

تشریح الاموال

اس رسالے میں اردو شریعی مسائل کی تشریح کیا گیا ہے
 لکھے گئے ہیں نیکے درپے سے آدمی کسی مال کا بطور حلال
 مالک ہو سکے اور غصب و دھرمی انتظام تجارت و ٹیکہ و نوکری وغیرہ
 تفصیل سے اردو زبان میں ہیں اسی کتاب کا کارکن شمس
 پر لازم ہے جس کا عنوان ہے اگر پیشہ ور کو تو واجب ہو کہ اس
 رہائے کے موافق اپنے کاروبار کرے تاکہ دنیا میں بہت
 اور آخرت میں تجارت حاصل ہو اور یا سائیں مفرحت
 پاک مال سے بسر و قیات کر سکے یہ سالہ محمدیہ ہمارے ہنگام

مطالعہ اور محمدی میں چھپا

محمد عثمان مسند محمدی

فهرست تفسیر الاموال

مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه
احکام سکيات	۴۱	کسیه	۴۱	بیع صرف	۲۳	تفاوت بین بیع و اجاره	۲
کتاب الایرون	۴۴	دلاله ادرار و کاجرت	۴۲	بیع مرزین و غیر مرزین	۲۴	تفاوت بین بیع و اجاره	۶
استامپ	۴۵	رشوت	۴۲	احکام مصادن	۲۵	اسباب ملک	۷
هندی و متی اردو	۴۶	وقت	۴۳	بیع مکروه	۲۵	محرمات اقسام اموال	۸
کتاب الایرون	۴۴	حیله	۴۴	جکبه و جکبه و بیع	۲۶	مال مردم کا طریق استعانت	۹
رهین	۴۹	مرز و ملوک و اراضی	۴۵	کسب و کسب و بیع	۲۷	حکم قضا و ردیانه	۱۰
مشافع مرهون	۵۰	وکالت	۴۶	بیع باطل	۲۸	عرفت	۱۱
مصارف مرهون	۵۱	ربو الیغی سود	۴۷	بیع فاسد	۲۹	تقرین و تقسیم بیع	۱۲
کن بیع لاجار است	۵۲	کلیات متعلق بر لوا	۴۸	بیع فاسد	۲۹	مستحق که بیع	۱۳
اقسام اجاره	۵۵	مباح و موال	۵۰	فنا و فساد احکام بیع	۳۰	ایجاب قبول مجلس	۱۴
جسمه و ملازمین	۵۶	رکاز و معدن	۵۱	شروط و مواعید	۳۱	مال و منفعت و قدر	۱۵
خدر یا سکنج یا	۵۷	حقوق محسنه	۵۲	میراث	۳۳	تقسیم بین	۱۶
اجارات مشروطه	۵۸	حق تعلیم	۵۳	وفاقت و انقضاء بیع	۳۴	درست آداشن قدر و تسلیم	۱۷
اجارات فاسد	۵۹	تقرقات جائز	۵۴	غنائم	۳۵	احکام بیوع	۱۸
مباح و محکاجاره	۶۰	قریب	۵۵	رد بالعیب	۳۶	بیع موقوف	۱۹
مشترکات و مسائل متفرقه	۶۱	کلیات و مسائل متفرقه	۵۶	خیار ردیت	۳۷	شرط خیار خیانت بین	۲۰
احکام و جوب تنخواه	۶۲	تبرعات	۵۷	حقیقه یعنی کمشت	۳۸	قبول و رد و بیع و بیع	۲۱
رغیلات ملازمین	۶۳	هبسه	۵۸	قبضه	۳۹	بیع بالوفاء و بیع فضولی	۲۲
سفر اک	۶۴	صدقه	۵۹	بیع بل و بیع یمنی	۴۰	بیع مجبور	۲۳
میراث و شراکت	۶۵	سوال	۶۰	استناع	۴۱	بیع سلم	۲۴
میراث و شراکت	۶۶	حاریت	۶۱	معاذ و بیع و شرط	۴۲	قولیه و مرابحه و مضیبه	۲۵
میراث و شراکت	۶۷	وصیت	۶۲	اقار	۴۳	بیع مقایضه	۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اشتری من المؤمنین انفسہم بان لحم الجنة والرضوان والصلوة علی بن ولنا علی
 تجارة بتجنیاس العذاب والخسران وعلی الذین بايعوه بالصدق وابعوه بالاحسان اما بعد فیا ایہا
 الاخوان ایاکم من الحرام وشتکبات الامور وعلیکم باصلاح الاعمال وتطهير الاموال وما حیوة الدنیا
 الاستماع الغرور فادوم المسلمین فتح فحیدرنا سبب کعرض کرتا ہے کہ وہ حقوق جسکا مواخذہ آدمی
 سے ہو گا وہ قسم کے ہیں حق اللہ حق العباد مگر اللہ تعالیٰ غنی و کریم ہے نہ امت اور توبہ سے
 معاف کرتا ہے اور بندگی کے حق ہے ادا کئی معاف نہیں ہوتے قرآن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتی ہیں مگر ذہن پس حق العباد کی رعایت زیادہ
 تر لازم ہے اور حق خواہ بدنی ہوتے ہیں خواہ مالی بدنی حقوق مختور ہو اور احکام انکے معلوم و
 مرقوم ہیں مگر حقوق مالی کثیر الشیوع اور مختلف الوقوع ہیں احکام انکے زمانے اور حال کے
 اعتبار سے بدلا کر سکتے ہیں اور مال باعث قوت و قیام جسم ہے ہر صلاح و فاسق اسکا محتاج
 ہر غریب و امیر اسکا خواستگار و آجب ہے کہ مالی مسائل نہایت تفصیل سے بیان کیے جائیں
 تاکہ عوام مسلمان ہی حلال و حرام سے مطلع ہو کر اپنی تدبیر معاش میں حکم خدا و رسول کے
 پابند رہیں اور دنیا میں آفات و ہلاک سے بچیں اور آخرت میں اجر عظیم پائیں خصوصاً
 اس زمانہ میں اسقدر سنے سنے صورتیں پیش آتی ہیں اور طرح طرح کے سواطات جائز

جس نے اپنے ہاں شریعت نفس لم یبارک فیہ وہ کان کاذباً ہی یا کل وہ لا یسبح (بخاری) اور فرمایا یا ماکل احد
 علیہ الخیر من ان یا کل من کل یہ (بخاری) اور ارشاد ہوا علی اللہ السبح اللہ سے فرمیں
 و فرخت للال کی اور فرمایا التاجر الصدوق الامین مع الیمین والعصیقین والشرہا یوم
 القیامۃ (ترمذی) تاجر سچا امانت دار قیامت میں پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کو
 ساتھ ہوگا پس ایسی عمدہ تجارت کی لئے جس کے فضائل مذکور ہوئے چند امور کا لحاظ ضرور ہے
 ۱۔ سرمایہ تجارت مال طلال سے ہوئے ایسی چیز کی تجارت نہ کرے جسکی زیادہ خریدار فاسق یا
 کفار یا اعداؤ متکبر یا حکام ظالم ہوں کیونکہ ان کی صحبت زہر ہے اور ان کا مال ہی اکثر حرام کا
 ثمر ہے ۲۔ ایسی چیزیں بھی نہوں جو بالذات منوع اور بقایا ضرورۃ حکم جواز میں ہیں
 جیسے افیون اور سمیات یا وہ قصورین جو کہ کپڑے یا ظرف یا کتاب میں بیٹھا ہوں و در شہی
 اور زربار کپڑے چاندی سونے کی چیزیں جو زاپا مرد و سنگہ استعمال میں آتی ہیں و کتب
 الخفیسہ مذہب باطلہ کے احکام یا تقویٰ ہو یا لچر بیچ فاسقانہ نفسی ہوں یا شریعت کے
 مخالف احکام ہوں کیونکہ یہ بھی اعانت باطل اور معاصی کے شہر سے خالی نہیں اور ارشاد
 ہوا است والا تعاونوا علی الاثم والعدوان با جو گناہ کی مدد کرے ایسی تجارت اور پیشے ہوں
 نہوں جنہیں سخت مشغولی اور کمال محویت کی ضرورت ہو اور تحصیل حیات و حضور میں جانت
 و وعظ و سعادت مشن و مستحبات سے محرومی رہے دشمن مکن منافع بہ تحصیل مال کہ ہم
 نزع گوہر نباشد سفال و اور اسطرف حق سبحانہ تعالیٰ نے ترغیب و تلافی ہے فیہم رجال لا ملیم
 تجارت و لا یسبح عن ذکر اللہ ان میں ایسے مرد خدا کے ہیں کہ نہیں کفیل میں ڈالتے اور گونا گوت
 اور یسبح اللہ کے یاد سے یعنی ان سب کاموں میں اللہ کو نہیں بھولتے لیکن یاد رکھنا اور وقت گز
 رہے کہ آدمی زیادہ بکثیر و نہیں نہ پڑے ایسا مال بھی نہ جو غالباً ناقص اور خراب ہے ہوا کرتا
 اور بد دن فریب اور عیب پوشی کے بکرا مثل ہے کیونکہ انسان بمقتضائے نفس و خوف
 نقصان ضرور ایسی صورت میں نیت بدل دیتا ہے مگر بوقت خرید و فروخت ایسی لفظ نکم
 کہ جس سے فریب کی بو آئے جیسے یشتی فلان موسم یا شہر یا قوم میں زیادہ تر مطلوب اور عزیز
 ہے یا اس میں ایسا وصف ہے یا اسکی صد ہا خریدار ہیں یا ضرور گواہین نفع ہوگا اگر نہ اسکی

۱۔ سرمایہ تجارت مال طلال سے ہوئے
 ۲۔ ایسی چیزیں بھی نہوں جو بالذات منوع
 ۳۔ جیسے افیون اور سمیات یا وہ قصورین
 ۴۔ اور زربار کپڑے چاندی سونے کی چیزیں
 ۵۔ جو زاپا مرد و سنگہ استعمال میں آتی ہیں
 ۶۔ کتب الخفیسہ مذہب باطلہ کے احکام یا تقویٰ
 ۷۔ ہو یا لچر بیچ فاسقانہ نفسی ہوں یا شریعت کے
 ۸۔ مخالف احکام ہوں کیونکہ یہ بھی اعانت باطل
 ۹۔ اور معاصی کے شہر سے خالی نہیں اور ارشاد
 ۱۰۔ ہوا است والا تعاونوا علی الاثم والعدوان
 ۱۱۔ با جو گناہ کی مدد کرے ایسی تجارت اور پیشے
 ۱۲۔ ہوں جنہیں سخت مشغولی اور کمال محویت کی
 ۱۳۔ ضرورت ہو اور تحصیل حیات و حضور میں
 ۱۴۔ جانت و وعظ و سعادت مشن و مستحبات سے
 ۱۵۔ محرومی رہے دشمن مکن منافع بہ تحصیل مال
 ۱۶۔ کہ ہم نزع گوہر نباشد سفال و اور اسطرف
 ۱۷۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے ترغیب و تلافی ہے
 ۱۸۔ فیہم رجال لا ملیم تجارت و لا یسبح عن
 ۱۹۔ ذکر اللہ ان میں ایسے مرد خدا کے ہیں کہ
 ۲۰۔ نہیں کفیل میں ڈالتے اور گونا گوت اور
 ۲۱۔ یسبح اللہ کے یاد سے یعنی ان سب کاموں
 ۲۲۔ میں اللہ کو نہیں بھولتے لیکن یاد رکھنا
 ۲۳۔ اور وقت گز رہے کہ آدمی زیادہ بکثیر
 ۲۴۔ و نہیں نہ پڑے ایسا مال بھی نہ جو غالباً
 ۲۵۔ ناقص اور خراب ہے ہوا کرتا اور بد دن
 ۲۶۔ فریب اور عیب پوشی کے بکرا مثل ہے
 ۲۷۔ کیونکہ انسان بمقتضائے نفس و خوف
 ۲۸۔ نقصان ضرور ایسی صورت میں نیت بدل
 ۲۹۔ دیتا ہے مگر بوقت خرید و فروخت ایسی
 ۳۰۔ لفظ نکم کہ جس سے فریب کی بو آئے جیسے
 ۳۱۔ یشتی فلان موسم یا شہر یا قوم میں
 ۳۲۔ زیادہ تر مطلوب اور عزیز ہے یا اس میں
 ۳۳۔ ایسا وصف ہے یا اسکی صد ہا خریدار
 ۳۴۔ ہیں یا ضرور گواہین نفع ہوگا اگر نہ اسکی

الطبرانی

اور فرمایا بستر وہ آدمی ہے کہ جو اداسی میں احسن ہے یعنی یا مقاصد دینی یا کپڑا زیادہ دمی
اور آنحضرت سے اداسی قریش میں زیادہ دنیا نایب ہوا ہے لہذا معاملات میں خوب تشبیل
کر لیا کرتے تاکہ انجام کار نزاع اور اختلاف کا ہتوال نہ رہے خصوصاً قریش کے معاملات میں
تقریر ضرور ہے اذائد ایشتم بین الی اہل سسی قالہ بود جب معاملہ کرو تم ساتھ قریش کے
ایک مدت کی لیے پس کہ وہ اس کو ملا حسابات ہمیشہ مرتب رکھا کرتے کیونکہ فرمایا آنحضرت نے
ما حق امر مسلم بحر علیہ لیال الا و عند ذہبہ کسی مسلمان کی یہ شان نہیں کہ او سپرین
رائین کہ ریچ او سکی پاس و محبت کسی ہو کی نہہ شایع اور اجارے میں نمونے اور وہ
کے خلاف کمری بلکہ وہ کام کرے جس سے اہل معاملہ خوش رہیں اور بکشاوہ پیشانی معاملہ
کو ختم کرے لکلا اگر جانب مقابل مجبور ہوا اسکا نقصان ہوتا ہو تو اقالہ کرے فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے من اقال مسلماً اقال اللہ عشرۃ جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کر لیا
اللہ اس کا بوجہ ہلکا کر دیتا ہے ہاجرت معاد اگر سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اخطوا الاجیر آخرہ قبل ان یحیف عرقہ (ابن ماجہ) لہذا معاملات میں نرمی اور عفو اور سخاوت
اختیار کرے جیسا کہ ارشاد ہوا ہے ان اللہ یحب سیم البیع و سح الشرا و سح القضاہ
دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ اور شرا اور حکم کر دین من التمر عشر او و سح کہ اطلاع اللہ
یوم القیامۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ جہنی ممانت دی تنگدست کو یا کپڑا کم کر دیا اپنا
حق اس کے ذمی سے سایہ دیکھا اوسی اللہ قیامت کیدن اپنے غرش کے نیچے ایسی دینیں
کہ نہیں سایہ او سدن مگر سایہ عرش کا اور خبر میں وارو ہے کہ ایک مروزی اسرائیل سے بعد
کے حساب کیا گیا پس کوئی نیکی نلی مگر یہ کہ وہ امیر تھا اور آویوٹھے سماعات میں اپنی خاوند
حکم کرنا تھا کہ تنگدست سے درگزر کریں پس فرمایا اللہ جل شانہ نے ہم متحق ترین اس
عفو اور تجاؤ زمین اس آدمی سے یعنی جس طرح اس نے تنگدستوں سے رحم اور نرمی کی جو
ہم اوہ اس سے زیادہ رحم کر نیکی پس داخل کیا او کو جنت میں اور فرمایا ہے امطل العفی
ظلم و او البیع احد کم علی سلع فاشیع یعنی امیر کیسے حق ادا کر نہیں اگر تساہل کرے تو یہ ظلم ہے
اور جب چھپا کر ہے کوئی تم میں کا صاحب مال چر پس چاہے کہ چھپا کر ہی یعنی مفاسد اگر

یہاں پر ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اپنے مال کو بیک وقت دو جگہ خریدتا ہے وہ ظالم ہے۔
اور دوسری حدیث ہے کہ جو آدمی اپنے مال کو بیک وقت دو جگہ بیچتا ہے وہ ظالم ہے۔
یہاں پر ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اپنے مال کو بیک وقت دو جگہ خریدتا ہے وہ ظالم ہے۔
اور دوسری حدیث ہے کہ جو آدمی اپنے مال کو بیک وقت دو جگہ بیچتا ہے وہ ظالم ہے۔
یہاں پر ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اپنے مال کو بیک وقت دو جگہ خریدتا ہے وہ ظالم ہے۔
اور دوسری حدیث ہے کہ جو آدمی اپنے مال کو بیک وقت دو جگہ بیچتا ہے وہ ظالم ہے۔

حیدر جو کہ کرے تو مجبور ہی اور جب کسی امیر پر پھسا راجع ہو تو اوپر قضا اور سنی گزشتہ
 کچھ ہرچ نہیں کہہ کر وہ ظالم اور شریر ہے ہاں منسلک و مجبور پر نظر مثبت چاہیے سنا
 بیشہ نیست خیر کے اور سبکی خیر خواہی کری اور یہ قدر ہو کہ بچی کو نفع ہو اور دوسری کو نقصان پہنچے
 یہاں معاملات میں ذلت و خواری و خوار شدہ نگرے کیونکہ رزاق اللہ ہو اور اختلاف نفس نہایت بری چیز ہے
 اور شرف اسلام اور فخر اور یقین بالہ کی منافی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یا معشر التجار
 ان الشیطان والاثم کثیران البیع فشو بود بالصدقہ یعنی شیطان اور گناہ بیع میں سو بود ہوتی ہیں یعنی
 کچھ بچہ بچہ اور سو بیاہی پس چاہی کہ بچہ خیرات کر دیا کر و تاکا اوسکا کفارہ ہو جائی شکسب سو زیادہ تر یہ ہے
 کہ جس قدر کام کرنا ہو اوسکی متعلق مسائل خوب یاد کری تاکہ مخالفت شرع سے بچی فرمایا حضرت عمر فی البیع
 فی سوقنا الا من یتلفق فی الدین یتبعی ہمارے بازار میں مگر وہی شخص کہ احکام دین سمجھتا اور جاننا ہو تاکہ
 جمیع شروط و قیود و فتویٰ کا جبکہ ذکر بالتفصیل آتا ہے لہذا رکھی اور یہ حدیث شریف جامع ضروریات تجارت ہے
 ان الطیب الکسب کسب التجار الذین اذا احدثوا الحکم ملکہ یروا اذا ائتمنوا الحکم یحوزوا اذا اؤدوا وہ یحکم یخلفوا اذا اؤشروا
 یہ سوا اؤا باعوا الحکم یحوزوا اذا اؤا ان علیہم الحکم یملوا و اذا کان لہم العسر و مرغیب التریب (یعنی سب سے زیادہ
 پاک کمائی اون ہو و گروں کی ہی کہ جب بولتی ہیں جھوٹے نہیں بولتی اور جب اونکی پاس و انت رکھی جائی
 خیانت نہ کریں اور جب وعدہ کریں خلاف نہ کریں اور جب مولدین تو اوسکی مال کو ہر گھم میں لٹا کہ
 بالغ قیمت کم کر دی یہ بھی ایسا قسم کا مغالطہ ہے اور جب بچیں تو اپنی مال کی تعریف یہی نہ کریں تاکہ
 خریدار دھوکے میں نہ گرے یہ بھی اور جب اونکی ذمی قرض ہو تو درنگ و سستی نہ کریں اور جب اونکو کسی سو
 لینا ہو تو اوپر سختی نہ کریں اوسکی طاقت سے زیادہ نہ مانگتے تمام مخلوقات حضرت سبحانہ تعالیٰ کی عین
 طرح ہیں وہ جو نہ مالک ہو سکتی ہیں نہ مالک جیسی فرتی ہو وہ جین مالک بنی کی صلاحیت عطا ہو
 جیسی انسان ہو و جبکو ملکیت کی استعداد و گیتی جیسی اور تمام اشیا گمراہ ملک اشیا سی بعض کو اپنی ملک
 میں داخل کر کے تمہارا اپنی بنا و پڑ بیاہ فرمایا جیسی دریا جنگل شکار وغیرہ اور بعض کو بند و کی ملک خاص میں
 کہ مالکین انسان ایسی طبیعت پر نہیں پیدا ہوا ہے کہ کسی وقت اون چیز و کی ملک ہو جائیگا خیال ہوا کہ
 قبضہ میں نہیں جو رومی یا ہر دم نئی قسم کی حاجت اوسے پیش نہ آئی اسلئے قسم قسم کی معاوضات
 اور ملک کی طریقے اسی تعلیم فرمائی اور طرح طرح کی حقوق باہمی معین کی تاکہ اونکی ذمہ داری سے اپنی حاجتوں

ہرچیز کے ایک حصہ کی مال اور کمال اور تہی اور گشت اور دانت وغیرہ کی کا استعمال جائز نہیں ہے
 اقسام اموال مال خواہ دوسری چیز کی حاصل کر کے لے لی ہو منوع ہے جیسی چاندی۔ سونا۔ خواہ
 بذات خود منسوب ہو جیسی چاندی سونے کی سواری۔ اور پتھر میں پس اول غیر متعین ہر اسلئے کہ جب بذات خود
 نہیں تو تعین بدست ہی ہو چکا ہوا ہوتا ہو یا کوئی مساعت کی جیسی زبور تو تعین ہر جائگہ اور ہر
 دوم متعین کی تعین ہر اسلئے کہ خواہ بتدریج ہو گا اسی مثالی کشتی میں جب تک کہ صنعت
 سی بیشی دے گی مستحق ہو جیسی غالی ہر قسم کی قیل۔ کاغذ۔ پتھر۔ نمک۔ و ہر۔ دود۔ وغیرہ خواہ عددی متعارف ہو
 جیسی کاغذ۔ ایک درجن کی چاقو ایک ہنر کی لچیرین خواہ قیمتی ہو گا یعنی جب عدد اور وزن اور کیل کا اعتبار
 نہ ہو تو قیمت کی اعتبار سی تمیز ہو گی جیسی حیوانات اور ہر قسم کی مصنوعات وغیرہ پس اگر کسینی کسی کا
 مال لی لیا اور بعد میں موجود ہی تو غیر متعین میں شمار ہے کہ وہی راہی یا دوسری دے گی اور متعینات میں
 وہی مال دنیا ہو گا اور اگر وہ مال موجود نہیں تو مثالی اور عدد میں قیمت واجب الادا ہو گی بلکہ ویسا ہی
 مال ادا کری اور قیمت میں قیمت ادا کری اور معاوضات یعنی شے یا اجرت وغیرہ میں قیمت کی تعین
 اشاری وغیرہ میں ضروری اور مثالی اور نقد میں میں وقعت وغیرہ کافی ہے ہر پر یہ سب اموال چارہ نوع کو
 ہیں۔ مال غیر ملک جیسی عمارت کی چیزیں محال و ملک یعنی وہ مال جو صورتاً حقیقتہً وجود شرعی جیسی
 حاصل ہوں اور اس کی تفصیل باب مالک اور تمام رسالی میں مذکور ہے ملک غیر محال وہ اموال جنہیں
 صرف صورتاً وجود شرعی پائی جاتی جیسی حاصل مسج و اجارہ فاسد یک غیر ملک وغیرہ مال جہیں کوئی وجود
 شرعی نہ ہو مالک راضی ہو یا نہ جیسی رہا۔ رشوت۔ غصب۔ سرقہ۔ بیع باطلہ وغیرہ پس جو مال ملک ہے
 اور مال نہیں وہ اگر دوسری شخص کی ملک میں جائز اور وہ یہ بچا تا سرکہ یہ مال حرام ہی تو اس پر حلال
 ہو گی جیسی کبرے زید سے غلام بطور بیع فاسد یا پھر اوسے بچا یا اوسکی زوجہ یا دوسری مستحقین نے اوس سے

مال غیر ملک جیسی عمارت کی چیزیں محال و ملک یعنی وہ مال جو صورتاً حقیقتہً وجود شرعی جیسی حاصل ہوں اور اس کی تفصیل باب مالک اور تمام رسالی میں مذکور ہے ملک غیر محال وہ اموال جنہیں صرف صورتاً وجود شرعی پائی جاتی جیسی حاصل مسج و اجارہ فاسد یک غیر ملک وغیرہ مال جہیں کوئی وجود شرعی نہ ہو مالک راضی ہو یا نہ جیسی رہا۔ رشوت۔ غصب۔ سرقہ۔ بیع باطلہ وغیرہ پس جو مال ملک ہے اور مال نہیں وہ اگر دوسری شخص کی ملک میں جائز اور وہ یہ بچا تا سرکہ یہ مال حرام ہی تو اس پر حلال ہو گی جیسی کبرے زید سے غلام بطور بیع فاسد یا پھر اوسے بچا یا اوسکی زوجہ یا دوسری مستحقین نے اوس سے

مال غیر ملک جیسی عمارت کی چیزیں محال و ملک یعنی وہ مال جو صورتاً حقیقتہً وجود شرعی جیسی حاصل ہوں اور اس کی تفصیل باب مالک اور تمام رسالی میں مذکور ہے ملک غیر محال وہ اموال جنہیں صرف صورتاً وجود شرعی پائی جاتی جیسی حاصل مسج و اجارہ فاسد یک غیر ملک وغیرہ مال جہیں کوئی وجود شرعی نہ ہو مالک راضی ہو یا نہ جیسی رہا۔ رشوت۔ غصب۔ سرقہ۔ بیع باطلہ وغیرہ پس جو مال ملک ہے اور مال نہیں وہ اگر دوسری شخص کی ملک میں جائز اور وہ یہ بچا تا سرکہ یہ مال حرام ہی تو اس پر حلال ہو گی جیسی کبرے زید سے غلام بطور بیع فاسد یا پھر اوسے بچا یا اوسکی زوجہ یا دوسری مستحقین نے اوس سے

مال غیر ملک جیسی عمارت کی چیزیں محال و ملک یعنی وہ مال جو صورتاً حقیقتہً وجود شرعی جیسی حاصل ہوں اور اس کی تفصیل باب مالک اور تمام رسالی میں مذکور ہے ملک غیر محال وہ اموال جنہیں صرف صورتاً وجود شرعی پائی جاتی جیسی حاصل مسج و اجارہ فاسد یک غیر ملک وغیرہ مال جہیں کوئی وجود شرعی نہ ہو مالک راضی ہو یا نہ جیسی رہا۔ رشوت۔ غصب۔ سرقہ۔ بیع باطلہ وغیرہ پس جو مال ملک ہے اور مال نہیں وہ اگر دوسری شخص کی ملک میں جائز اور وہ یہ بچا تا سرکہ یہ مال حرام ہی تو اس پر حلال ہو گی جیسی کبرے زید سے غلام بطور بیع فاسد یا پھر اوسے بچا یا اوسکی زوجہ یا دوسری مستحقین نے اوس سے

خلافت شریع ہو کر شرع طبع کامل ہونے سے سبب ہو کر محمد بن کریم اور مومن گناہ اور مومن میں
 امتزاجی اور دفعہ شریع کا اعتبار سے ملاقات میں بعض شرع طبع کی مخالفت یا کچھ شرع طبع کا لزوم
 ہو سکتا ہے۔ باطل جو شرع طبع نہ سمجھ جائے واضح رہی کہ یہ سورتین باہم جمع ہی ہو کر گئی ہیں شہد عاقلہ
 موقوفہ مسلم فاس۔ مگر کچھ باطل۔ اور عاقلہ میں سات قسم کی ہیں۔ ۱۔ اہل جوابدہی مال نہیں ہو
 پتی ہی الٹی خریدی۔ ۲۔ وکیل جو شرعی اجازت سے مختار نہ ہو مالک کر کے یا کسی نہ مستحق ہر نہ
 مستحق سے جلی جو ناجائز طور سے مالکانہ معاملہ کرے جیسی غاصب۔ چور اسکی ملکات ناجائز ہیں
 اور اگر مشتری معلوم نہ ہو تو معذور ہی اور بیع پر تصرف جائز مگر جب مالک دعویٰ کرے تو بیع اسکی
 حوالی کیا جائی فقط بائع پر دعویٰ رہیگا مکمل سکی یا نہ ہے فضولی جو مالک کی بی اجازت خرید
 تصرف کرے بیع اذن مالک پر موقوف اور قبل از استحقاق جائز ہی (مدایہ) ۳۔ مجبور جی یا گراہ
 معاملہ کرنا پڑی اس میں جب مجبور کو اختیار حاصل ہو جائے نہ کہ کسی کا اختیار ہی ہے مالک علم
 یعنی سلطان۔ یا قاضی۔ یا ولی جو بغرض تعمیل حکام شرعی تصرف مالکانہ کرے پس جو شخص
 شرعاً قاضی یا ولی ہو سکی یا بلا دلیل شرعی کہ تصرف کرے اسکی بیع جائز نہ ہوگی صحت بیع کی
 اہم شرطیں ہیں ۱۔ ایجاب یعنی پہلی درخواست جیسی خرید یا بیع دوم قبول یعنی منظور
 ایجاب قبول کیسے لیا جاتی ہے ذریعہ سی ہی ہو جاتا ہے (مدایہ) یعنی قیمت دیدی اور مال اور مال
 اور بایع کی کچھ مراحت نکلی اور محال سے محال ہی یعنی ایک مجلس میں ایجاب و قبول تمام ہو جا
 پس جب زید نے ایجاب کیا اور بعد مجلس بدلتی کی غرض سے قبول کیا تو زید کے ایجاب کا کچھ اثر باقی نہ رہا
 یا قبول ایجاب ابتدائی سمجھا جائیگا اور اگر مجلس نہ بدلتی یا زید انکار نہ کرے اور ع و قبول کر لیتا تو ہوا مال
 ختم اور بیع لازم ہو جاتی کیونکہ مجال انکار اور موقع انحراف نہ رہتا مگر ایسی صورتیں احتیاط پر ہے کہ
 بعد قبول کے نہ کرے کہ یا جائی کہ بیع تمام ہو گئی تاکہ بیع وجہ اتباع حدیث ہو جائی اور دوم مخالفت

[illegible]

نقدین بری تو انستیا رشتہ سے کا فہرستی اور اگر سب امور میں ہوگی تب ہی اسکی امتیاز و ابواب
کسین ہو تب ہی کسی شے نقد ثانی یا تبدیلی مقدار و غیرو کی ضرورت پیش آکر ہم مساوت سے بیچ لازم کرنا
تو شکل اول میں باطل یا فاسد ہوگی اور شکل ثانی میں رضائی مشتری یا مشتق ہوگی اگر باطل
اور ایسے امور کی ضرورت نہیں ہے ان جبکہ دونوں طرف مال ہو تو دونوں کو اختیار ہوگا پس اگر باطل و
مشترک دونوں استعمال ہو ابابانی کما کہ بیچ تمام ہوگی اور مشتری کہتا ہے کہ میں یہ قبول بطور مساوت
تو شکل اول میں مفق فاسد اور شکل ثانی میں اگر کوئی قرنیہ اور تعامل معین قول مشتری ہو تو
فقدان بیچ لازم ہوگی واللہ انعام سووم مال یعنی وہ شے جس محفوظ و مقبوض کر سکین پس منافع
اور حقوق مال نہیں اور اس میں بیچ چیزیں ضرور ہیں یا منفعہ ہو پس بیکار اور بڑی چیزیں اور وہ چیزیں
جو ہاؤنٹا پھینک دیا جاتی ہیں جیسے اکثر سیوونگن چٹائی لکڑی کو راکھ وغیرہ مال نہیں مگر جبکہ کسی شخص کے
لیے فراہم کی جائیں تو بک سکتی ہیں یا مستقیم ہو یعنی مشتری اسکی قیمت قرار دیتا منفعہ ہوا و بحیثیت
بیچ منصوص و مفروض بھی جانی پس ضرور مال مستقیم نہیں ہے مگر کو کسیت کی صلاحیت ہو پس آزاد آدمی
نہ کہ یکا ملوک ہو سکتا ہے نہ اسکا بیچ جائز اور غیر مال اگر بیچ چارسی ملک میں نہ ہو مگر کو کسیت کی قابل ہے
سے جائز الاستعمال ہو پس مردار اور پوست مردار قبل از دباغت اور خمر اور خمریہ اور سب حرام
اور نجس چیزیں نہیں بک سکتیں اسلیئے کہ نہ انھی نقد جائز ہیں نہ استعمال جلال از قبیلہ مال بیح یعنی کسی ملک
میں نہ ہو بلکہ ہر شخص اس سے نقد او ٹھانیکا حق رکھتا ہے جیسی شکار جنگل کی لباس دریا کا پانی پر
یہ چیزیں بعد قبضی کے ملک ہو کر اور بیچ ہو جاتی ہیں سے جائز البیچ ہو پس حشرۃ الارض اور بیوتوں کا
بیچ یا منہ ہی ان جیکہ اونشی کو کو خاص نقد جائز نہیں چار صوصت و مقدار مشتری یعنی اتنی اور
اونشی قسم کو روپی یا پیسے پس اگر نقد او بیان کو توسیع فاسد ہی اور اگر صفت بیان نکلیا اور کو طرح کو شکے
ایک طرح کی راجح ہیں پس اگر رواج برابر اور قیمت متفاوت ہی تو بیچ فاسد ہے اور ایک سکے

لو انی را حرم
نقدین بری تو انستیا رشتہ سے کا فہرستی اور اگر سب امور میں ہوگی تب ہی اسکی امتیاز و ابواب
کسین ہو تب ہی کسی شے نقد ثانی یا تبدیلی مقدار و غیرو کی ضرورت پیش آکر ہم مساوت سے بیچ لازم کرنا
تو شکل اول میں باطل یا فاسد ہوگی اور شکل ثانی میں رضائی مشتری یا مشتق ہوگی اگر باطل
اور ایسے امور کی ضرورت نہیں ہے ان جبکہ دونوں طرف مال ہو تو دونوں کو اختیار ہوگا پس اگر باطل و
مشترک دونوں استعمال ہو ابابانی کما کہ بیچ تمام ہوگی اور مشتری کہتا ہے کہ میں یہ قبول بطور مساوت
تو شکل اول میں مفق فاسد اور شکل ثانی میں اگر کوئی قرنیہ اور تعامل معین قول مشتری ہو تو
فقدان بیچ لازم ہوگی واللہ انعام سووم مال یعنی وہ شے جس محفوظ و مقبوض کر سکین پس منافع
اور حقوق مال نہیں اور اس میں بیچ چیزیں ضرور ہیں یا منفعہ ہو پس بیکار اور بڑی چیزیں اور وہ چیزیں
جو ہاؤنٹا پھینک دیا جاتی ہیں جیسے اکثر سیوونگن چٹائی لکڑی کو راکھ وغیرہ مال نہیں مگر جبکہ کسی شخص کے
لیے فراہم کی جائیں تو بک سکتی ہیں یا مستقیم ہو یعنی مشتری اسکی قیمت قرار دیتا منفعہ ہوا و بحیثیت
بیچ منصوص و مفروض بھی جانی پس ضرور مال مستقیم نہیں ہے مگر کو کسیت کی صلاحیت ہو پس آزاد آدمی
نہ کہ یکا ملوک ہو سکتا ہے نہ اسکا بیچ جائز اور غیر مال اگر بیچ چارسی ملک میں نہ ہو مگر کو کسیت کی قابل ہے
سے جائز الاستعمال ہو پس مردار اور پوست مردار قبل از دباغت اور خمر اور خمریہ اور سب حرام
اور نجس چیزیں نہیں بک سکتیں اسلیئے کہ نہ انھی نقد جائز ہیں نہ استعمال جلال از قبیلہ مال بیح یعنی کسی ملک
میں نہ ہو بلکہ ہر شخص اس سے نقد او ٹھانیکا حق رکھتا ہے جیسی شکار جنگل کی لباس دریا کا پانی پر
یہ چیزیں بعد قبضی کے ملک ہو کر اور بیچ ہو جاتی ہیں سے جائز البیچ ہو پس حشرۃ الارض اور بیوتوں کا
بیچ یا منہ ہی ان جیکہ اونشی کو کو خاص نقد جائز نہیں چار صوصت و مقدار مشتری یعنی اتنی اور
اونشی قسم کو روپی یا پیسے پس اگر نقد او بیان کو توسیع فاسد ہی اور اگر صفت بیان نکلیا اور کو طرح کو شکے
ایک طرح کی راجح ہیں پس اگر رواج برابر اور قیمت متفاوت ہی تو بیچ فاسد ہے اور ایک سکے

1990

کہ جس سے قطعاً ایسا ہی خواجہ مخبر و نہیں ہر ت اول میں قطع ممنوع اور دوم میں بیع ناجائز
 اگرچہ اگر غرض ہے کہ بیع میں مناعت و غیرہ پاتی ہی یا کہین سے منکر لکھی یا کسی کارندی یا دیگر کسی کے
 پاس ہی تو وہ بیع جو مابعد وقت مشتری سکی اسی اختیار ہی اور اگر یہ شرط لازمی قرار دیکھی
 اور مشتری در میان و مشتری قبض و اتماع سے روکا جائے تو بیع فاسد ہی ہستم قدرت علی التسلیم
 یعنی یہاں قدرین معاوضی کی سپرد کرنی پر قدرت رکھتی ہوں پس وہ چیزیں جو بعد دوم میں جیسی پہلے سے
 خطویہ اوٹتی ہوئی یا نور یا دیگر یا کی چھلایاں یا وہ چیز اپنی قبضہ میں نہ ہونیں بلکہ سب سے پہلے ان میں
 کافی الحال موجود ہونا شرط نہیں لیکن جب ایسی چیز میں شرط دی جائے جو دنیا میں ممکن نہیں یا بیع
 کی متاعا سے ہی ہو بیع صحیح نہیں مثلاً ایک بکری خریدی اور شش اس کی بچے قرار دی یا مالوہ خریدی
 اور اس کا قبضہ یا سامان میں قرار دیا اس کی کہ ان صورتوں میں بیع جزو بیع ہی اور در صورت ہلاک
 بیع ادا نہیں ممکن احکام بیع اول نافذ یہ فوراً لازم ہو جاتی ہی اور شرطیں اس کی بیا
 ہو کہیں و و ص موقوف جو فوراً لازم ہو بلکہ کسی شرط کی پائی جائے بلکہ بعد نافذ ہو اس کی چار قسمیں ہوں
 نہ اختیار شرط بیع بشرط الوقت بیع مجبور سے بیع فتنولی پس خیار امام صاحب کے نزدیک تین
 قسمی زیادہ نہیں اور صاحبین کی نزدیک جتنی مدت مقرر کی جائے بیع مشتری جو وقت اوجھا
 چاہے بیع تمام کر سکتا ہو مگر فتح کر نیکی ہی ضرور رہے کہ بائع کو خبر ہو جائے مسئلہ مشتری نے واپسی کا قصد
 کیا اور بائع مکان یا دوکان پر اپنی معمولی وقت نہیں غلایا اور سکا کوئی مکان معین و معلوم نہ تھا تو
 بہت اختیار کی گزرنے پر اختیار باطل ہو گا و مشتری بک خریدار ہیں اور ایک فی منظور کر لیا بیع تمام ہوئی

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

شرط یہ ہے کہ اگر تین قیمتوں میں سے کسی ایک کی توجہ نہ لیں اس صورت میں قبل از ادائیگی میں سے
میں سے کسی ایک کی توجہ نہ لیں اور اس کی مدت خیار کی طرح مختلف ہی ہو مگر منشی ابو یوسف اس قول میں اس
صاحب کی ساتھ ہیں بلکہ خود بائع میں سے اور اس کی توجہ نہ لیں کی بات نہ کوئی چیز بتا بلکہ میں نے یہی
کہتا اور کوئی شے نہیں اور قرار پایا کہ جب منشی سے لیا جاسیے ہی واپس ہو یہ معاملہ صحیح احکام میں ہے
اور دیکھو عالمگیری (شامی) اور اگر یہ شرط عطا و دفع کی بطور وعدہ قرار پائی تو بیع صحیح اور شرط کفایت
وعدہ ملحوظ ہوگی اور اگر یہ شرط داخل وقت ہو تو بیع فاسد ہوگی پس یہ نزدیک بھی قول اصح ہی پس اگر
زید نے عمر سے ایک مکان بطور بیع یا وفا خرید کر عمر کو بکرایہ دیا تو کو بکرایہ عمر کی ذمی ہوگا اور چارویں زمانہ میں
تو جب قدر معاملی بیع بشرط وفا کی ہوتی ہیں وہ محض ربوہ ہیں اور سود خوار کی جیلی اور بعض معاملی
یوں ہی ہوتی ہیں کہ جب چاہیں گی اس قدر نفع دیکر مال پھر لینگے یہ بھی سود ہی بیع فضولی یعنی
غیر کمال مال سے اجازت عینا یا غیر کے لئے خریدنا آگام شافعی اسی نا درست فرماتی ہیں مگر ہم ثابت کرتے
ہیں بلکہ حدیث خود ابی جعد جبکہ حضرت فی ایک دنیار بکری خریدنی کو دیا تھا اور انہوں نے دو بکریاں
خرید کر ایک بکری ایک دنیار کو بیچ کر ایک بکری سے دنیار لیکر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے
اور آپ نے ان کی ستین برکت کی دعا فرمائی کہ ہر ایک سے ہر ضرورت و حاجت بیسی مشتری یا راہین یا مالک
منفرد الخبر ہو گئے اور بیع یا مہربون یا مال حلال ہوتا ہی یا مہربون یا بیع کو روپیہ کی ضرورت ہو
ایسی حالتوں میں یہ قابض بطور فضولی کی جتنی کی مجاز نہ ہو تو بڑا ہرج ہوگا مگر بیع فضولی کو ضرور
ہی کہ بطور ناجائز قابض نہو تاکہ سرقہ و غصب سے فرق رہی ورنہ عاصی ہوگا اور خریدار اگر چاہے
تو گنہگار ہی یہ بیع مالک کی اجازت تک موقوف نہ ہی مگر مشتری کو حق تصرف حاصل ہو فضولی
مائع ہو یا مشتری مختار ہی کہ قبل از اجازت مالک بیع فتح کر ڈالے (عالمگیری) مالک بائع و
و مشتری دو قسمی دعوی کر سکتا ہی پس اگر فضولی کی پاس مال امانت تھا تو جب تک اصل مالک کی خواہش
تک یا جاسی نہ ہو اجازت کافی نہ ہوگی اور امانت نہ ہو تو اجازت کافی ہی اور من فضولی کی پاس امانت
ہو یا اجازت مل چکی ہو یا نہ اور اجازت تب صحیح ہوگی کہ مالک کو قدرت کاملہ حاصل ہو پس اگر
اور اگر مالک تین یا ایسا بیع جو قسم عرض سے ہو موجود نہ ہو تو مالک کا اجازت دنیا سفید نہوگا کیونکہ
اگر بیع فضولی میں ہے تو کسی ذریعہ سے اجازت نافذ ہوگی اور مشتری نہیں تو کسی حق

میں یہ بھی اور سوچ نہ تو کسی پر جازت ہوگی اور مالک مہربانی تو وارث ستمی سے کہ قبض قبض
ہو نہ تو انکی شہرت نہیں اور راسخ اور اجیر اور ساجر مال بہن یا مال کر گزشتہ فروخت کر گزشتہ گزشتہ
میں سو قوت میں کیونکہ راسخ جیتاک زر رہن نہ او اگر ملی اور رہن جیتاک گروی کو خرید نہ لی ایسی
گرافی کیا چیزیں جیتاک کر ایہ واسطی سے تاریخ نہو بائیں اور سو قوت تاک مالک شہرت نہیں ہو کر
ایسا ہی نہو ہم ہو تاسی عالمگیری سکے بیج سو قوت سی ایسی معاملہ کوئی نافر کر نیسی پہلی راسخ اور
مالک مال کو اختیار ہی کہ بیج اول فخر کے مرتیں یا کر ایہ دارکی بات ہی چالی شلار نہید کا مکان عمر کے
پاس رہن ہی پھر زیدی اوس بکر کے باتہ عیا اور لو جہد استحقاق مہون یہ بیج فسخ کر کی عمر کو باقت
بیچا لا یا عمرنی وہ مکان بکر کو باقتہ عیا مختار پزیدی کہ مالک مکان ہی اوس بیج کو فسخ کر کرانی ہوان
سی عمر کی استہ بیج کی اور یہی حکم ہے جبکہ زید مالک مکان اور عمر کر ایہ دار سو تاج مجبور مجبور وہ شخص ہے
جسی خوف والا یا جہاں کہ اگر ایسا کر گیا تو قتل یا قید ہو گا رہن پر ایسی ظن غالب ہو جاتا ہے کہ عیا
اس بات پر قادر ہی پس اگر قتل یا قطع اعضا کا خوف ہو تو کا کر کفر ہی باطنیان قلب بظاہر کر دیا
جائزہ اور عتہ دیا کھل غیر معتبر اور اگر سخت قید یا صرف دار کا دم تو فقط عتہ دنا شد ہو نکلے پس
شکل دوم میں جیس زیدی عمر کو کسی چیز یعنی یا خریدنی پر خرید کیا تو یہ مال اور سو قوت تاک نافذ ہو گا
جیتاک عمر کو اسن حاصل نہو اور اپنی رہن نامندی ظاہر کری ان صورتوں میں مجبور ہمیشہ بری اور جابر
خمدہ دار ہی اور بیج پر بعد قبض بطور بیج فاسد ملک آجاستہ ہریش اگر بیج مشتری دو نو مجبور
ہون تو قیمت جابر کو دمی ہی ست دو نو آخر کار راضی ہو گی تو بیج جائز ہوگی شہرت با بیع مجبور جابر
جابر مشتری دو نو سی قیمت لی سکتا ہو (شرح وقایہ) ست شرف مشتری مجبور ہی تو مختار دیا ہے
جابر سے سکتا ہو اور ان صورتوں میں مال اگر خود ضائع ہو تو قیمت جابر کی دمی ہو گی مجبور سے
کہ واسطہ نہیں اور حکم جبر کا مجبور کی اجبتار سے منشاء ہو تا کہ بہت امور ارزاں کی حق میں جبر

اور اگر مالک مال کو اختیار ہی کہ بیج اول فخر کے مرتیں یا کر ایہ دارکی بات ہی چالی شلار نہید کا مکان عمر کے
پاس رہن ہی پھر زیدی اوس بکر کے باتہ عیا اور لو جہد استحقاق مہون یہ بیج فسخ کر کی عمر کو باقت
بیچا لا یا عمرنی وہ مکان بکر کو باقتہ عیا مختار پزیدی کہ مالک مکان ہی اوس بیج کو فسخ کر کرانی ہوان
سی عمر کی استہ بیج کی اور یہی حکم ہے جبکہ زید مالک مکان اور عمر کر ایہ دار سو تاج مجبور مجبور وہ شخص ہے
جسی خوف والا یا جہاں کہ اگر ایسا کر گیا تو قتل یا قید ہو گا رہن پر ایسی ظن غالب ہو جاتا ہے کہ عیا
اس بات پر قادر ہی پس اگر قتل یا قطع اعضا کا خوف ہو تو کا کر کفر ہی باطنیان قلب بظاہر کر دیا
جائزہ اور عتہ دیا کھل غیر معتبر اور اگر سخت قید یا صرف دار کا دم تو فقط عتہ دنا شد ہو نکلے پس
شکل دوم میں جیس زیدی عمر کو کسی چیز یعنی یا خریدنی پر خرید کیا تو یہ مال اور سو قوت تاک نافذ ہو گا
جیتاک عمر کو اسن حاصل نہو اور اپنی رہن نامندی ظاہر کری ان صورتوں میں مجبور ہمیشہ بری اور جابر
خمدہ دار ہی اور بیج پر بعد قبض بطور بیج فاسد ملک آجاستہ ہریش اگر بیج مشتری دو نو مجبور
ہون تو قیمت جابر کو دمی ہی ست دو نو آخر کار راضی ہو گی تو بیج جائز ہوگی شہرت با بیع مجبور جابر
جابر مشتری دو نو سی قیمت لی سکتا ہو (شرح وقایہ) ست شرف مشتری مجبور ہی تو مختار دیا ہے
جابر سے سکتا ہو اور ان صورتوں میں مال اگر خود ضائع ہو تو قیمت جابر کی دمی ہو گی مجبور سے
کہ واسطہ نہیں اور حکم جبر کا مجبور کی اجبتار سے منشاء ہو تا کہ بہت امور ارزاں کی حق میں جبر

جن چیزوں کا قدر اور قیمت سب عرف مسلم و کافر و عجمین ہو سکتا جیسی حیوانات اور وہ تمام چیزیں جو وزن و پیمائش کی اعتبار سے ہمیں مگر حدودی متقارب یعنی وہ چیزیں جو عدد و اکتائی میں سب برابر سمجھی جاتی ہیں اگرچہ کچھ فرق ہی ہو جیسی ایک قسم کی انیشین ایک مٹائی کی کتابیں یا ایک بزرگ یا تو سولیاں وغیرہ آئینہ ہی کہ ہماری زبان میں جو چیزیں کا کارخانوں اور بزرگوں کی اعتبار سے ایک قیمت اور صورت کی ہوتی ہیں وہ سب حدودی متقارب میں داخل ہیں اور عجمین مسلم و کافر میں ہر شے کو اس الال یا سکہ میں اگر مسلم نہ پاندی سونا یا سکتا ہی نہ اشیاء غیر معینہ جن کا ذکر ہو گیا کیونکہ پاندی شہرت بصورت تا جمل سود اور بصورت تقابلت بیع و من ہوا یا کی اور اشیاء غیر معینہ میں جماعت مشغول اسے انقضای ہی اسکو جائز نہیں کسی خاص درخت یا کھیت کی اناج یا میوے عجمین مسلم نہ کہ شاید وہ پاک ہوں یا نہ پیدا ہوں۔ مسلم الیہ اگر مر جائے تو مدت ادا باطل اور ادائی مسلم فیہ فوراً واجب ہو جائیگی اس الال اور مسلم فیہ میں بقیہ بقضی سے پہلے منع ہے پس زیادتی عروسی سوئمان تخریب بطور مسلم خرید و پر قبضہ ہو گیا کہ نہ شریک کیا یا اسکی ہاتھ بچی تو قیفر جائز نہیں مسلم میں خیال رویت و خیال شرط جائز نہیں چارم قولیہ پنجم ہر کچھ شتم وضعیہ چونکہ اسکی بنا کمال دیانت پر ہر اسلمی کہ مشتری بائع پر اعتماد کرتا ہی اور شہد خیانت ہی انہیں ممنوع ہو لہذا اصلی لاگت کا علم صحیح شرط ہی نہیں ضرور ہے کہ وہ مال تقدین یا مثلی چیزوں کی عوض میں خرید کیا ہو کیونکہ اگر بخوض اسباب کو خرید اتوا اصل لاگت معین نہ ہو سکی گی ہاں جب وہ اسباب بازار میں بلا لاگت ایک معین قیمت پر لگا کر تا ہو جائیں خریدار کو پاس موجود ہو اور وہ دشمن قرار پا کر نہ کہ کو خرید کر نہ لگا کر لیکر عایت سی وہ ستر میں کے ویشی ہو جاتی ہے سے قرض خرید ہو کہ قرض کی قیمت اکثر گران ہوتی ہی سکہ کوئی بنا عیب اپنی طرف سے نہ پیدا کیا ہو اگر کوئی عیب پہلی سے تھا یا از خود ہو گیا او سکا بیان ہی لازم نہیں چوبی کا گنا عیب اختیاری نہیں ہوا وٹا سنے جٹا سنے میں خراب ہو جانا عیب اختیاری ہے ہر شے کوئی ایسا نفع نہ اوٹھایا ہو جس سے قیمت میں نقصان آوے جیسے کسے آب و تاب یا جزو اصلی میں کمی آجائے کچھ اچھا قیمت کم ہو گئی کتاب با حیات طیر ہی تو کچھ ہرج میں اگر ایک چیز دس کو خریدے پھر چند رو کو

بچکر اوسی شخص سے پانچ یا دس کو خرقہ کی اب ضرورت اول میں منت اور بچکر تالی
میں وہ اوسکے اصلی لاکت رہتے کے ایسے مصارف جسے مال یا قیمت میں یاد
ہو جائے جیسے رنگ یا نقش یا بار بار سے وغیرہ لاکت میں شامل ہیں اور محافل
اور بقاء مال کے مصارف داخل نہیں جیسے مکان کا کرایہ اور محافظ کی تنخواہ یا رانہ
کھاس وغیرہ اور بانی رضائے می سونہ قسم کی مصارف شامل کی جاویں یا نہ ہوں
یعنی فی روپیہ نفع کیسکی یا جتنی کو تھی خریدی ہو وہی قیمت یا اوسکی سوائی ڈیوٹ ہی دیکھی ایسی
صورثوں میں اگر نقد و متن مجلس میں معلوم ہو کہ فی توبیع صحیح ورنہ فاسد ہو مثلاً یہ دو مثالہ فی روپیہ
دس روپیہ پر بعد ازان بیان کر دیا گیا کہ عیس کا خریدیہ اب بیش قیمت آئی تھن معلوم ہو اور اگر یہ قرار پایا
کہ جو یہی کہلاتی تھن تحریر ہو یا ہمارا کارند بیان کری یا بازار میں قرار پایا اوسکا حساب ہو گا تو ضرور
کہ ان سب باتوں کو تصریح اوس مجلس میں ہو جائے ورنہ بیع فاسد ہو اکثر ہمارے زانیہ میں ایچ ہر کس مال کو خرید
بازار میں اوس سی فی روپیہ کم یا زیادہ ہم دیکھے پس یہ منہین اگر بطور وعدہ ہی تو بعد تحقیق
قیمت بازار دونوں کو از سر نو اختیار ہو کہ معاملہ کریں یا کریں اور جو قیمت چاہیں قرار دیں وہ وعدہ والا
نہین اور اگر وہ شرط لازم اور مثال محاب و قبول کی متصور ہو تو بیع فاسد ہو مشتری کو جب معلوم ہو
کہ کسی شرط میں مخالفت کی گئی تو توبیہ میں واپسی بیع اور مراہجی میں کمی قیمت کا اختیار ہے اور
امام محمد کے نزدیک دونوں اختیار اور مفتی ابویوسف کی نزدیک و دونوں سقوط قیمت ہو مگر قاض
اور عیب میں قیمت کم ہونگی اختیار کافی ہے جب بیع ہلاک ہو جائی یا کسی تصرف کی وجہ سے قابل ورنہ
نہ ہے تو خریدار کو کوئی حق واپسی وغیرہ نہ ہا مال منسوب بین ملک و مراہجہ وغیرہ جائز ہے
نہ المکیر (مثلاً زید نے عرو کا چا تو غضب کیا جب عرو نے دعوی کیا چا تو کم ہو گیا اور قیمت
کے بعد ازان پھر ملک یا اب زید با عتبار قیمت ادا کر وہ

چونکہ مالک ہوا اور فسخ کی سکتا ہے جو چیز نہایت گران خریدی ہو پس نہایت اہم ہے اور
اوپر بیان فرمائی ہیں ان کیلئے اسکی کیفیت بیان کر دی (عالمگیری) ہفت قسم ہے متعلقہ بیعت
اسباب سے اسباب کا مبادلہ اگر ہو اور صورتیں بائع اول مستحق قبضہ کا ہو تاہی مگر متعلقہ
ہیں دو نو کو برابر قبضہ پانچ کا حق ہے کیونکہ دو نو بائع اور دو نو مشتری ہیں مثلاً تھانی ایک تھان
لیکر کی ہاتھ پانچ روپیہ کو بیچا اب زید کو حق ہے کہ پہلی روپیہ لیکر تھان دے اور اگر یہ تھان بٹا لیکر کتاب
لی بیچا تو دو نو برابر مستحق قبضہ پانچ کی ہیں بیچ متعلقہ میں تعین نہیں شرط ہے مثلاً ہفت گھنٹہ بمقام
دس درمی کی اب دو نو بیچ میں تعین اور معلوم ہیں اور اس طرح کہ ایک بیعت کی عوض یہ درمی تھی
جائز نہیں اگر دوزنی یا کیلی چیزیں ہوں تو احکام ربوہ کی رعایت لازم ہوگی ہفت بیع صرف بیعت
سونا چاندی یا ہر بیچنا اس میں شرط ہے کہ ایک ہی مجلس میں بیع تمام اور میں اور بیع مقبوض
ہو جائیں ورنہ بیع قاسد ہے کسی اشرفی بعوض روپیہ خریدی اور کہا کہ گھر سے روپیہ لائی دیتا ہوں
یا جا کر لیتا ہوں اور قبل اسکی کہ بائع اور مشتری علیحدہ ہو جائیں روپیہ دیدیا بیع تمام کر دی تو
بہتر ورنہ بیع قاسد ہوگی مگر روپیہ و اشرفی بعوض انمان حکم یعنی خلوس - نوٹ وغیرہ خرید یا یا
خلوس و نوٹ بمقابلہ خلوس و نوٹ بھی تو صرف ایک ہر جانب سے نقد دنیا کافی ہوگا (عالمگیری) چاندی
سونے کے بیچ بمقابلہ انمان حکم قرضہ پاک سکتی ہیں کیونکہ یہ بیع صرف نہیں (عالمگیری) اگرچہ
سونا قرض یا بطور خیاریا دوسری ملکوفہ خرید یا ہو تو اسکی چار صورتیں ہیں ۱۔ بعوض

بیعت سبکدوش
بیعت سبکدوش
بیعت سبکدوش

۱۔ بیعت سبکدوش
۲۔ بیعت سبکدوش
۳۔ بیعت سبکدوش
۴۔ بیعت سبکدوش
۵۔ بیعت سبکدوش
۶۔ بیعت سبکدوش
۷۔ بیعت سبکدوش
۸۔ بیعت سبکدوش
۹۔ بیعت سبکدوش
۱۰۔ بیعت سبکدوش
۱۱۔ بیعت سبکدوش
۱۲۔ بیعت سبکدوش
۱۳۔ بیعت سبکدوش
۱۴۔ بیعت سبکدوش
۱۵۔ بیعت سبکدوش
۱۶۔ بیعت سبکدوش
۱۷۔ بیعت سبکدوش
۱۸۔ بیعت سبکدوش
۱۹۔ بیعت سبکدوش
۲۰۔ بیعت سبکدوش
۲۱۔ بیعت سبکدوش
۲۲۔ بیعت سبکدوش
۲۳۔ بیعت سبکدوش
۲۴۔ بیعت سبکدوش
۲۵۔ بیعت سبکدوش
۲۶۔ بیعت سبکدوش
۲۷۔ بیعت سبکدوش
۲۸۔ بیعت سبکدوش
۲۹۔ بیعت سبکدوش
۳۰۔ بیعت سبکدوش
۳۱۔ بیعت سبکدوش
۳۲۔ بیعت سبکدوش
۳۳۔ بیعت سبکدوش
۳۴۔ بیعت سبکدوش
۳۵۔ بیعت سبکدوش
۳۶۔ بیعت سبکدوش
۳۷۔ بیعت سبکدوش
۳۸۔ بیعت سبکدوش
۳۹۔ بیعت سبکدوش
۴۰۔ بیعت سبکدوش
۴۱۔ بیعت سبکدوش
۴۲۔ بیعت سبکدوش
۴۳۔ بیعت سبکدوش
۴۴۔ بیعت سبکدوش
۴۵۔ بیعت سبکدوش
۴۶۔ بیعت سبکدوش
۴۷۔ بیعت سبکدوش
۴۸۔ بیعت سبکدوش
۴۹۔ بیعت سبکدوش
۵۰۔ بیعت سبکدوش
۵۱۔ بیعت سبکدوش
۵۲۔ بیعت سبکدوش
۵۳۔ بیعت سبکدوش
۵۴۔ بیعت سبکدوش
۵۵۔ بیعت سبکدوش
۵۶۔ بیعت سبکدوش
۵۷۔ بیعت سبکدوش
۵۸۔ بیعت سبکدوش
۵۹۔ بیعت سبکدوش
۶۰۔ بیعت سبکدوش
۶۱۔ بیعت سبکدوش
۶۲۔ بیعت سبکدوش
۶۳۔ بیعت سبکدوش
۶۴۔ بیعت سبکدوش
۶۵۔ بیعت سبکدوش
۶۶۔ بیعت سبکدوش
۶۷۔ بیعت سبکدوش
۶۸۔ بیعت سبکدوش
۶۹۔ بیعت سبکدوش
۷۰۔ بیعت سبکدوش
۷۱۔ بیعت سبکدوش
۷۲۔ بیعت سبکدوش
۷۳۔ بیعت سبکدوش
۷۴۔ بیعت سبکدوش
۷۵۔ بیعت سبکدوش
۷۶۔ بیعت سبکدوش
۷۷۔ بیعت سبکدوش
۷۸۔ بیعت سبکدوش
۷۹۔ بیعت سبکدوش
۸۰۔ بیعت سبکدوش
۸۱۔ بیعت سبکدوش
۸۲۔ بیعت سبکدوش
۸۳۔ بیعت سبکدوش
۸۴۔ بیعت سبکدوش
۸۵۔ بیعت سبکدوش
۸۶۔ بیعت سبکدوش
۸۷۔ بیعت سبکدوش
۸۸۔ بیعت سبکدوش
۸۹۔ بیعت سبکدوش
۹۰۔ بیعت سبکدوش
۹۱۔ بیعت سبکدوش
۹۲۔ بیعت سبکدوش
۹۳۔ بیعت سبکدوش
۹۴۔ بیعت سبکدوش
۹۵۔ بیعت سبکدوش
۹۶۔ بیعت سبکدوش
۹۷۔ بیعت سبکدوش
۹۸۔ بیعت سبکدوش
۹۹۔ بیعت سبکدوش
۱۰۰۔ بیعت سبکدوش

یا فلوس وغیرہ اسمیں قرض جائز ہی اسلی کہ اثمان حکمی میں تقاضا بنس البیہین شرط نہیں ہے
 بعض بٹمنے یا نہ بٹمنے آڈر وغیرہ کے مقایسہ میں اسمیں مجاہد وصول
 اور ادائیگی اور مجلس ایجاب و قبول کا متحد ہونا شرط ہی ہے جا کر اسکی لکھ لازم ہی کہ بائع یا وکیل
 دکیل جواب دہی تک ہمارا رہی ہے اور اگر دوسری ملک سی منگایا اور یہ کہ اگر روپیہ بوقت
 وصول مال طلب کیا بعد کیونکہ پسند نہ پسند کرنا اختیار ہی تو ضرور ہی کہ بائع کا وکیل مال لیجاسی
 یا مسرت ڈاک بشرط ادائی زرقند بیچین تاکہ مشتری مجلس و اندرین روپیہ دہی اور مال لی اور
 الی ان ڈاک تسلیم بیچ اور قبض ہن میں بائع کی وکیل متصور ہوئی اور مشتری کسی نقصان
 سے غرض نہ ہوگی مسئلہ اگر مال ریل میں بھیجا اور بائی بشرط ادائی زرقند بعد ڈاک الی تو معا بعد
 نہ پایا جائیگا اسلی کہ بوقت ادائی شرف بلٹی ملگی مال نہیں ملے گا اور اگر روپیہ نقد بیکر مال منگایا
 اور جملہ امور متعلقہ بیچ کی تصحیح کردی اور طریقہ ارسال مال بھی معین کر دیا تو بائع کو چاہیے کہ بشرط منظر
 اوسی مجلس میں اوسی صفت کا مال اوس روپیہ وغیرہ دے کہ حوالی کرے یا اوسکو چراہ کردی یا جسکی ضرورت
 مشتری نے طلب کیا یا اوس اوسی مجلس میں دید و رت بیچ فاسد ہوگی اور یہ روانگی اور روپیہ کی
 روانگی بندہ داری خریدار ہوگی گویا اوسکی وکیل یا سفیر نے روپیہ دیا اور مال لیا اور ایسی صورت میں
 جائز ہی کہ خریدار یا بائع اپنا کی وکیل کردی اور قرض کی تدبیر یہی کہ بائع سی روپیہ قرض لیکر تمیز ادائی
 کردی فصل نہ اگر ایسی خبرین ہوں جنہیں سونا یا چاندی شریک ہو جیسی نوڈی مع زیور یا تانوار
 ہندوق وغیرہ جنہیں جا بجا سونے چاندی کی کڑیاں یا زنجیر ہوں یا منضم جیسی کچھ اب یا دہ طبع
 جو کہ چینی سونے یا تانوار یا بالکل چھوٹی چھوٹی نقش و نگار ہوں جیسی وہ کتابیں جنہیں جا بجا کچھ سونا ہوتا
 ہی یا تانوار جنکی کنار و پیر کچھ چاندی کے تار ہوتی ہیں یا سونے چاندی کا ہلکا پانی تو شکل اول صوم
 میں ضرور ہے کہ بمقدار چاندی یا سونے کی قیمت نقد دے جائے اور یہ کہ قیمت اوس چاندی یا
 سونے جو اسمیں ہرگز زیادہ ہو (۱۰۰ روپیہ) اور شکل سوم میں نظر کریں کہ آیا وہ نقش یا طبع بیچ میں ملے
 ہے یا نہیں اور ملحوظ رہے کہ اگر وہ نہ ہو تو خواہ خریدار اوس چیز کو نہ لیتا یا قیمت کم دیتا پس اگر
 عہ اگر اوسطور سے روانہ کیا ہے جیسا کہ اوپر ملے گا تاہم در نہ نہ

دیکھو کہ اگر خریدار یا بائع نے اوس چیز کو نہ لیتا یا قیمت کم دیتا پس اگر عہ اگر اوسطور سے روانہ کیا ہے جیسا کہ اوپر ملے گا تاہم در نہ نہ

موجودہ کسی اور رعایت نہ کر کے لازم ہو ورنہ بتما سب جائز ہو و انھوں نے از شاهی کے اعتبار سے یہی کہ بلحاظ حدیث نہ
 ہو جو و منکر قیمت نقدی و یکجائی اور صورت اسکی مثل اعتبار و غیرہ منکر ہو و اللہ اعلم سوائے اسکی ہر شے میر
 بقدر پانندی یا سونیکے (جو ہوں) احکام سے صحت باقی رہے اور کوئی چاندیکے اسکی اگر روزنامہ صحت ہوں
 تو روزنامہ اور عدد و اصرار ہوں تو عدد و اکبر کی لیکن جبکہ اپنی بچس سے بھی بائیں تو مساوات و
 رعایت احکام سے صحت لازم ہو بخلاف غلوں وغیرہ کی کہ وہ جب عددی ہو جاتے ہیں ہر وزن کا
 ملا نہیں رہتا اسلیٰ کہ غلوں میں قیمت محض اصطلاحی ہو اور ان میں خالص ایک ڈبل کو ایک سو دو
 بیسی سے چنانچہ وزن تفاوت ہو جائے نہ مساوی اور چاندی سو سے کسی شے میں شرط لکھو ایک سو
 ہی اول وہ شے جو او میں سے نکالے اسوال ربو یہی ہو تو اپنی جنس کے ساتھ نہ بھی جائے مثلاً تانبے کو کان
 بعض تانبے کی اور بوسے کو کان بعض بوسے کی اور اگر ایسا کیا تو اور کوئی شے اس کے ساتھ کر دی اور یہ
 بھی خوب سمجھئے کہ ضبط و دوسری چیز ملی ہو اصل شے کم ہو مثلاً سونیکے مٹی سونیسے پتے اب اگر اس
 شے کے ساتھ کچھ لوہا بھی شریک کر لیا تو ضرور ہو کہ جو سونا مٹی سے نکلی وہ اس سونیسے کم ہو جو خالص ہے
 اور اگر اسطرح مٹی سونا اور لوہا دیا گیا تو یہ خالص سونا اس سونیسے کم ہو جو اس مٹی میں جو دھم کر چاندی
 کی کان یا مٹی بعض سونیکے یا سونیکے مٹی جو وزن چاندی کی بھی تو قیمت نقد و بچہ و صوم اس مٹی یا
 کان میں چاندی یا سونا یا جبکہ اگر کیا گیا ہو ضرور نکال ورنہ بیع معدوم اور بیع باطل ہوگی کیونکہ
 بیان مٹی نہ بیع ہو نہ مقصود اسلیٰ کہ بائیں اگر شرط کرے کہ بچہ چاندی نکال لینے کے مٹو واپس لیجاو
 تو جائز ہی جیسو جو اس صندوق میں ہی بیجا مگر صندوق میں ہی بیجا اختیار ویت اس میں حاصل ہو (عالمگیری)
 چونکہ ان معاملات میں اختیار ویت محلی مقصود ہے بہترین ہے کہ مٹو مٹی مٹی ویت کر کے دکاویا جائے یا
 کوئی اور چیز ساتھ کر دی تاکہ اختیار ویت کا خدشہ نہ ہو اور اگر باقی مٹی سے کچھ نکال کر بھی بیع بیع نقصان
 نہ ہو اور تا یہ کہ یہ بیجا لیا ضرور ہے کہ اس میں کچھ مال میرا ہی ہے اور معاف کر دینے کے چار شرطیں ہیں
 یہ کہ مقام معین کر کی اس کے مٹی یا جو اس میں سے نکلی پھیلے ہے وہ مقام اس کے مالک ہو سکتا ہے
 بیان کر دی کہ کتنا اگر اکودا چائیکہ تا کہ مقدار معمول نہ ہے اگر زمین جنگل یا کہستان وغیرہ کہ ہے بیتر
 ملک نہیں تو او میں جس دمی جیسا کہ ہم آئیدہ ذکر کر چکی نہ ہم بیع کر دے لیکن ایسا مالہ کرنا
 جیسے کسی قسم کی شرعی کراہت ہو اور اس کے پانچ صورتیں ہیں ۱۔ باعتبار بیع جیسی آلات لہو و

ملکہ و اس کے اگر بعض کا فرق نہیں ملاست سہری را و بیل ہونی بر این نقیض لیس منکر یا جو تو بچہ چاندی سونا کا لکھو اس میں کچھ نکال کر بھی بیع بیع نقصان
 نہ ہو اور تا یہ کہ یہ بیجا لیا ضرور ہے کہ اس میں کچھ مال میرا ہی ہے اور معاف کر دینے کے چار شرطیں ہیں
 یہ کہ مقام معین کر کی اس کے مٹی یا جو اس میں سے نکلی پھیلے ہے وہ مقام اس کے مالک ہو سکتا ہے
 بیان کر دی کہ کتنا اگر اکودا چائیکہ تا کہ مقدار معمول نہ ہے اگر زمین جنگل یا کہستان وغیرہ کہ ہے بیتر
 ملک نہیں تو او میں جس دمی جیسا کہ ہم آئیدہ ذکر کر چکی نہ ہم بیع کر دے لیکن ایسا مالہ کرنا
 جیسے کسی قسم کی شرعی کراہت ہو اور اس کے پانچ صورتیں ہیں ۱۔ باعتبار بیع جیسی آلات لہو و

مسوچین کوئی چیز ناکرود جو کیندلا اس میں فریب ہی کرسی زیریاد و رسالت کہتے معائنہ نہیں لیا گیا
 کہ کسی جاندار کی تصور چنیا یا خریدنا یا نہایت کہ نہ سستی و بیرونی (کوئی کی مٹو خریدنا کرود جو عاقل کی
 شے جو کات میں دیکھ کر پوچھ کر خریدنا نہ ہو بلکہ انکو شے چنیا کرود جو عاقل کی ہی اور پتلی جو نہ خود کرود
 کا ہی ہو حکم جو سلا ایسوی چیز چنیا جس کو گناہ ہر عانت ہو جو شے شر و حرام و لباس تاثر کو درخت لکھو و
 کی چیز میں مزا میر کر چکا یعنی اونسی معیت پر اعانت نہ ہو کی جیسی سکڑ یا انور کہ جیب او کی شربت تین
 تو پنی واسے گناہ ہوں ورنہ شہو ظاہر و محال ہے یا کسی فاعل مختار کے فعل پر او کی تہائی بدلائی
 موقوف ہو جیسی تاثر کو درخت کہ او کی لکڑی اور پتوں سی جائز نفع بھی لے سکتی ہیں یا فیوں ورنہ ہر
 پارچہ ریشمی و زیور طلا و نقد اگرچہ بعض محل پر منسوع ہیں مگر استعمال انکا خریدار کی فعل اختیار سی پر
 موقوف ہو ممکن ہے کہ وہ اور غور تو کنی لباس میں خرچ ہوں اور ممکن ہے کہ ممنوع استعمال میں آئیں اگر
 ہی دکان یا مکان ملو الفت یا شراہ فروش کو بکرایہ دنیا بشاہر و اسپتہ اور زر کا کرایہ حلال مگر ان معاملہ میں
 دیا نہا دیکھو کہ بیع با اعتبار رواج و مقام و قصد و عادت خریدار کی ممنوع استعمال میں آتا ہو یا نہیں
 اور ظن غالب پر عمل کری اور باوجود غالب ظن اگر معاملہ کیا تو بظاہر و اسپتہ اور عند اللہ موافقہ ہی
 وائے اعلام ہم کہہ سکتی ہیں کہ جو چیزیں اکثر ممنوعات میں خرف ہوتی ہیں او میں سمجھا چاہی کہ گو با
 فعل فاعل مختار در میان میں نہیں کیونکہ عادت و رواج کو بہت اثر ہو جیسی طوافت یا کابل
 کو مکان کرانے پر دنیا یا غیر محتاط آدمیوں کی ہاتھ خصوصاً جو تاڑ می پتی یا چینی میں پاک نہیں کرتے
 تاثر کو درخت چنیا ہمارے شہر میں افیون چنانچہ کیا یقین ہے کہ ضرور ممنوع عاتق استعمال ہوگا
 پس احتیاط شرط ہی ہے جب علت کراہت بیع کسی وجہ شے غیر مقبوضہ یا مغلوب ہو یا اس سے سفر نہ تو
 صرف کراہت تنزیہی یا محالیت احتیاطی باقی رہی مثال رفع علت جیسی آلات حرب کفار اور
 یا خونی احمق چنیا اس وجہ سی منع ہو کہ بخلاف مسلمانوں کی احادی دینی اعانت ہوگی لکھیکہ اس

مسوچین کوئی چیز ناکرود جو کیندلا اس میں فریب ہی کرسی زیریاد و رسالت کہتے معائنہ نہیں لیا گیا
 کہ کسی جاندار کی تصور چنیا یا خریدنا یا نہایت کہ نہ سستی و بیرونی (کوئی کی مٹو خریدنا کرود جو عاقل کی
 شے جو کات میں دیکھ کر پوچھ کر خریدنا نہ ہو بلکہ انکو شے چنیا کرود جو عاقل کی ہی اور پتلی جو نہ خود کرود
 کا ہی ہو حکم جو سلا ایسوی چیز چنیا جس کو گناہ ہر عانت ہو جو شے شر و حرام و لباس تاثر کو درخت لکھو و
 کی چیز میں مزا میر کر چکا یعنی اونسی معیت پر اعانت نہ ہو کی جیسی سکڑ یا انور کہ جیب او کی شربت تین
 تو پنی واسے گناہ ہوں ورنہ شہو ظاہر و محال ہے یا کسی فاعل مختار کے فعل پر او کی تہائی بدلائی
 موقوف ہو جیسی تاثر کو درخت کہ او کی لکڑی اور پتوں سی جائز نفع بھی لے سکتی ہیں یا فیوں ورنہ ہر
 پارچہ ریشمی و زیور طلا و نقد اگرچہ بعض محل پر منسوع ہیں مگر استعمال انکا خریدار کی فعل اختیار سی پر
 موقوف ہو ممکن ہے کہ وہ اور غور تو کنی لباس میں خرچ ہوں اور ممکن ہے کہ ممنوع استعمال میں آئیں اگر
 ہی دکان یا مکان ملو الفت یا شراہ فروش کو بکرایہ دنیا بشاہر و اسپتہ اور زر کا کرایہ حلال مگر ان معاملہ میں
 دیا نہا دیکھو کہ بیع با اعتبار رواج و مقام و قصد و عادت خریدار کی ممنوع استعمال میں آتا ہو یا نہیں
 اور ظن غالب پر عمل کری اور باوجود غالب ظن اگر معاملہ کیا تو بظاہر و اسپتہ اور عند اللہ موافقہ ہی
 وائے اعلام ہم کہہ سکتی ہیں کہ جو چیزیں اکثر ممنوعات میں خرف ہوتی ہیں او میں سمجھا چاہی کہ گو با
 فعل فاعل مختار در میان میں نہیں کیونکہ عادت و رواج کو بہت اثر ہو جیسی طوافت یا کابل
 کو مکان کرانے پر دنیا یا غیر محتاط آدمیوں کی ہاتھ خصوصاً جو تاڑ می پتی یا چینی میں پاک نہیں کرتے
 تاثر کو درخت چنیا ہمارے شہر میں افیون چنانچہ کیا یقین ہے کہ ضرور ممنوع عاتق استعمال ہوگا
 پس احتیاط شرط ہی ہے جب علت کراہت بیع کسی وجہ شے غیر مقبوضہ یا مغلوب ہو یا اس سے سفر نہ تو
 صرف کراہت تنزیہی یا محالیت احتیاطی باقی رہی مثال رفع علت جیسی آلات حرب کفار اور
 یا خونی احمق چنیا اس وجہ سی منع ہو کہ بخلاف مسلمانوں کی احادی دینی اعانت ہوگی لکھیکہ اس

مسوچین کوئی چیز ناکرود جو کیندلا اس میں فریب ہی کرسی زیریاد و رسالت کہتے معائنہ نہیں لیا گیا
 کہ کسی جاندار کی تصور چنیا یا خریدنا یا نہایت کہ نہ سستی و بیرونی (کوئی کی مٹو خریدنا کرود جو عاقل کی
 شے جو کات میں دیکھ کر پوچھ کر خریدنا نہ ہو بلکہ انکو شے چنیا کرود جو عاقل کی ہی اور پتلی جو نہ خود کرود
 کا ہی ہو حکم جو سلا ایسوی چیز چنیا جس کو گناہ ہر عانت ہو جو شے شر و حرام و لباس تاثر کو درخت لکھو و
 کی چیز میں مزا میر کر چکا یعنی اونسی معیت پر اعانت نہ ہو کی جیسی سکڑ یا انور کہ جیب او کی شربت تین
 تو پنی واسے گناہ ہوں ورنہ شہو ظاہر و محال ہے یا کسی فاعل مختار کے فعل پر او کی تہائی بدلائی
 موقوف ہو جیسی تاثر کو درخت کہ او کی لکڑی اور پتوں سی جائز نفع بھی لے سکتی ہیں یا فیوں ورنہ ہر
 پارچہ ریشمی و زیور طلا و نقد اگرچہ بعض محل پر منسوع ہیں مگر استعمال انکا خریدار کی فعل اختیار سی پر
 موقوف ہو ممکن ہے کہ وہ اور غور تو کنی لباس میں خرچ ہوں اور ممکن ہے کہ ممنوع استعمال میں آئیں اگر
 ہی دکان یا مکان ملو الفت یا شراہ فروش کو بکرایہ دنیا بشاہر و اسپتہ اور زر کا کرایہ حلال مگر ان معاملہ میں
 دیا نہا دیکھو کہ بیع با اعتبار رواج و مقام و قصد و عادت خریدار کی ممنوع استعمال میں آتا ہو یا نہیں
 اور ظن غالب پر عمل کری اور باوجود غالب ظن اگر معاملہ کیا تو بظاہر و اسپتہ اور عند اللہ موافقہ ہی
 وائے اعلام ہم کہہ سکتی ہیں کہ جو چیزیں اکثر ممنوعات میں خرف ہوتی ہیں او میں سمجھا چاہی کہ گو با
 فعل فاعل مختار در میان میں نہیں کیونکہ عادت و رواج کو بہت اثر ہو جیسی طوافت یا کابل
 کو مکان کرانے پر دنیا یا غیر محتاط آدمیوں کی ہاتھ خصوصاً جو تاڑ می پتی یا چینی میں پاک نہیں کرتے
 تاثر کو درخت چنیا ہمارے شہر میں افیون چنانچہ کیا یقین ہے کہ ضرور ممنوع عاتق استعمال ہوگا
 پس احتیاط شرط ہی ہے جب علت کراہت بیع کسی وجہ شے غیر مقبوضہ یا مغلوب ہو یا اس سے سفر نہ تو
 صرف کراہت تنزیہی یا محالیت احتیاطی باقی رہی مثال رفع علت جیسی آلات حرب کفار اور
 یا خونی احمق چنیا اس وجہ سی منع ہو کہ بخلاف مسلمانوں کی احادی دینی اعانت ہوگی لکھیکہ اس

دوم بیع و شرط یا سیکو منفصله عقد کہ درین نیز ایک مستحقین و دو معاملی اور او سکو چار صورتیں بین
جسمین با بیع یا شتر می یا بیع مستحق یا نفع ہو جس پر یہ مکان بین شتر یا بیع یا شتر می او سکو ایک مستحق
کرائی پر یا منت رہد دی یا بیع او سکو منتز یا اگر کسی یا یہ غلام فرست سی صحت رکھا جائی یا بیع
غیر کو حق قائم ہو جس پر یہ بیع بدین شرط کہ زید کو یا یا یا اسکا بیع یا شتر کو زید کو رکھ لو سکو و شتر چنانچہ
یکس کا نفع ہو نہ کوئی دوسرے اور نہ متعارف ہوں یا یہ کہ کسی فروخ نہ کیا جائی یہ مکان نہ کوئی دوا جائی سکو
متعارف ہوں یعنی ہوں جن امور کو بیع یا شتر کہ منتز کہ منتز کے متعلق ہو جس پر یہ مکان یا بیع یا شتر یا
تہ کو زید یا دویہ وغیرہ چر یا بین یا نہ دو یا کتاب کو برق بیعہ کرد و سوم فساد نقصان یعنی بعض ضرر یا
بیع کا ترک کرنا جس پر مال کا غیر مقدور تسلیم ہونا یعنی دو مال جس پر وہ یا او سکو قائم مقام یا بیع یا شتر
و سوم فساد و نقصان اور بیع قبل از قبضہ اور دین اور مرہون کو بیع فاسد ہے اسلئے کہ اسلئے قابض مال کو
قائم مقام نہیں بن۔ یا مدت ادائیگی میں مجبور ہو جس پر جب کسیت کئے یا نخواہی یا زید سفر سے
آئی یا پانی برسی میں او اگر کسی یا کسی اور امر کی تصریح نہ کی گئی جو اخراج بیع میں داخل ہے جس کو گشت یا
کیر الیا اور منع قطع نہ میں کیا الغرض جو امور اقتضای بیع کو خلاف ہیں یا کسی قسم کو شائع پیدا کرنا
والی ہیں وہ سب موجب فساد ہیں اور اقتضای بیع یہ کہ شتر می بیع کا اور بیع میں کا پورا مالک
ہو جائی پس جو امر اس کمال مالک کو ساقط یا کسی دوسرے امر کو ثابت کرے وہ مفسد بیع ہے اسکا نام
بیع فاسد یا فساد اصل کی بیع مرفوع نہیں ہو سکتا شرط اول فساد نقصان اگر قبل از منع بیع ضابطہ
مرفوع ہو جائی تو بیع صحیح ہو جائی ہے جس پر وہ شرط زائد جو لازم کیے گئے تھو ترک کردی جائی یا مدت
مجبور بیان کردی جائی یا متن نقد دید یا جا یا مال مقدور و مرہون قبضہ میں آجائے سکو شرط
دوم و سوم اگر لازم و ضرور سے نہ متصور ہو تو خود بخود ساقط ہو جائیگی اور بیع ثابت ہوگی اسکو
کہ جن شرط امر جو خلاف شرط اول ہے کہ او میں ایک مستحق مدعیت اور او سکو اس پر غرض نہ سما یا کیا
اور شرط دوم و سوم ایسی نہیں اور شرط چارم موافق مقتضای عقد و قائم بیع ہے اس سے کہ ضرر نہیں

بیع یا شتر می یا بیع مستحق یا نفع ہو جس پر یہ مکان بین شتر یا بیع یا شتر می او سکو ایک مستحق
کرائی پر یا منت رہد دی یا بیع او سکو منتز یا اگر کسی یا یہ غلام فرست سی صحت رکھا جائی یا بیع
غیر کو حق قائم ہو جس پر یہ بیع بدین شرط کہ زید کو یا یا یا اسکا بیع یا شتر کو زید کو رکھ لو سکو و شتر چنانچہ
یکس کا نفع ہو نہ کوئی دوسرے اور نہ متعارف ہوں یا یہ کہ کسی فروخ نہ کیا جائی یہ مکان نہ کوئی دوا جائی سکو
متعارف ہوں یعنی ہوں جن امور کو بیع یا شتر کہ منتز کہ منتز کے متعلق ہو جس پر یہ مکان یا بیع یا شتر یا
تہ کو زید یا دویہ وغیرہ چر یا بین یا نہ دو یا کتاب کو برق بیعہ کرد و سوم فساد نقصان یعنی بعض ضرر یا
بیع کا ترک کرنا جس پر مال کا غیر مقدور تسلیم ہونا یعنی دو مال جس پر وہ یا او سکو قائم مقام یا بیع یا شتر
و سوم فساد و نقصان اور بیع قبل از قبضہ اور دین اور مرہون کو بیع فاسد ہے اسلئے کہ اسلئے قابض مال کو
قائم مقام نہیں بن۔ یا مدت ادائیگی میں مجبور ہو جس پر جب کسیت کئے یا نخواہی یا زید سفر سے
آئی یا پانی برسی میں او اگر کسی یا کسی اور امر کی تصریح نہ کی گئی جو اخراج بیع میں داخل ہے جس کو گشت یا
کیر الیا اور منع قطع نہ میں کیا الغرض جو امور اقتضای بیع کو خلاف ہیں یا کسی قسم کو شائع پیدا کرنا
والی ہیں وہ سب موجب فساد ہیں اور اقتضای بیع یہ کہ شتر می بیع کا اور بیع میں کا پورا مالک
ہو جائی پس جو امر اس کمال مالک کو ساقط یا کسی دوسرے امر کو ثابت کرے وہ مفسد بیع ہے اسکا نام
بیع فاسد یا فساد اصل کی بیع مرفوع نہیں ہو سکتا شرط اول فساد نقصان اگر قبل از منع بیع ضابطہ
مرفوع ہو جائی تو بیع صحیح ہو جائی ہے جس پر وہ شرط زائد جو لازم کیے گئے تھو ترک کردی جائی یا مدت
مجبور بیان کردی جائی یا متن نقد دید یا جا یا مال مقدور و مرہون قبضہ میں آجائے سکو شرط
دوم و سوم اگر لازم و ضرور سے نہ متصور ہو تو خود بخود ساقط ہو جائیگی اور بیع ثابت ہوگی اسکو
کہ جن شرط امر جو خلاف شرط اول ہے کہ او میں ایک مستحق مدعیت اور او سکو اس پر غرض نہ سما یا کیا
اور شرط دوم و سوم ایسی نہیں اور شرط چارم موافق مقتضای عقد و قائم بیع ہے اس سے کہ ضرر نہیں

ہوگی اور ماضی بدولت خصوصیت و قیام مدعی کی حکم نہیں کر سکتا مثل جہم کو ایک کتاب دینگی مستحق
 کہ اگر لیکھ کر لکیر لکیر لکیر دوسرے اسباق یعنی وہ دوسرے جو کسی فعل یا مساو فی پر معلق ہوں اس میں
 دوسری طرف سے قبول شرط پر اور جب شرط بالی جاست تو تخیل دینا تو قضا لازم کہ لکیر لکیر کا یہ عقد
 ہو اور ایک مساو فی کہ یہ جو مستحق و فانیسی زید و عمر کو لکیر لکیر دیا اور بشروط صحت و ستر
 و شکی یا میرے مقدمین و کالت کرو و بشرط کا سیالی سو روپیہ کو دیکر یا ہمارا مال بطور ہاکر لکیر لکیر
 اپنا مال میرے دست بردار ہو یا یہ مال تم نے بیچنا ہم اس قیمت پر خریدیں تو لکیر لکیر اس آمد و رفت کا نقصان
 ہے اس قیمت پر بیچنا یا اپنا مال ہمارے ساتھ لکیر لکیر اگر ہم خریدیں تو لکیر لکیر اس آمد و رفت کا نقصان
 دین الغرض جو شرط مشروط کہ قبول کرے پر موقوف ہو وہ لازم ہے یہ وہ عقد کہ ہمارا فلاح کام ہو جائے
 تو اس قدر دیکر نہ محتاج قبول ہے نہ قضا لازم زید نے ایک طبیب سے علاج کرایا کسی کو اپنے
 مقدمین وکیل کیا اور یہ قرار پایا کہ زید جملہ مصارف علاج و مقدمہ سے بری ہو البتہ بشرط
 کا سیالی اس قدر دیا جائے گا اب اگر مجموعہ معاوضہ محنت و مصارف ایک رقم ہے جس پر ہمارا حق
 بالصف یا ثلث مال تو شرط صحیح اور معاوضہ مذکور لازم ہے اور جملہ مصارف و مواضع ہمیں
 جائے اور اگر معاوضہ کم مصارف علیہ اور محتانہ علیہ قرار پایا جیسے سو روپیہ بابت دو کو اور دو سو
 حق معاوضہ تو یہ شرط فاسد غیر معتبر ہے اور قیمت و مصارف بطور بیع فاسد لازم اسلام کہ اگر وہ
 مال ہے تو شرط ادا کیسی اور اگر قرض ہے تو شرط عید ادا کیسی اور دوا وغیرہ میں قرض ہے صحیح نہیں
 جیسا کہ باب القرض میں معلوم ہو گا اگر کوئی نظیر معاہدہ نہ رعایت ہو جیکہ زمین بدین شرط لکیر لکیر
 کہ جب قدر پیرا ہو گا اس کا نصف یا ثلث مالک زمین کا ہو اور مصارف مزارع کے ذمی ہیں
 واضح ہو کہ یہ ایک بڑی اصل جامع اور واسع ہے جو ایک عمدہ الغامات سبحانیہ و فیضان الہی
 سے اس رسالہ میں ہے اس سے ہر قسم کی معاملات کا جواز نکل سکتا ہے چاہے کہ جو معاملہ ہو اور سو
 پہلو دوسری حق و کفر و دیکھیں اگر کسی عقد مشروع کو موقوف ہے تو اس کو احکام کی پابندی
 کریں ورنہ منحور کریں کہ اصول شرعی مخالفت ہے یا نہ اگر مخالفت ہے تو مشرک و مردود و ورثہ
 اسباب سے متعلق و معدوم ہو گا اس کو فروغ و تفرقات میں مذکور ہو گا میراث بعد تہذیب و تہذیب

ملک یا مال مثلاً قرض یا صلحت ایسی کہ مزارع یا بوم و درخت و صورت و پیدار اس حق ہو یا نہ ہو یا عقد یا اس حق نہ ہو یا نہ ہو

اولیٰ فی تاریخ اول بر نقشان عیب و سکتا هرگز ثابت کرد و هر که عیب سابق بر او در هر دو ان نقش
 قانع و یا همی مساند که زیا تو تاریخ اول ملازم منو کا عیب و در هر چکی درجه و ترا جرمیت که هر کس عیب خرد
 عیب سزاگاه بود و هر که بی ایسا لغت کیا و منظور سی اور ملک پر دالت کرمی خیار عیب باطل بود
 شلا که پیر ایمن لیا سوار و پر سوار بوز نیست آید چاقو که وید و کو خرد اید و دو ماد که عیب سزاگاه
 بود و او قیمت با زار بر لغت و رگبر تو که قیمت عیب حادث منین اگر چه موز ایام سر قیمت که هر کس
 مگر شتری کا امین که اختیار نه تنها بر لغت یا عیب ایسی بین جنیر تسلیم بیع یا معرفت عیب بود
 جوده عیب بین مشلا که اتمانسر علی که الیا یا گوشت کتو الیا یا بنود جلوانی سر شتری تلوار لالی
 یا نر بوز - تر بوز کا نکر و یکا اب عیب سلام بود و تو که سر یا گوشت کا نکره بود جانا یا نکره الیا یا
 یا حق بین آجانا یا خربوزی تر بوز کا تر شنا هر چند موجب نقصان می مگر عیب حادث تنصو منو کا
 اسلکی که عیب حادث و هر چه قبض پیدا بود در یقه قبض سی پهلای پیدا بودی اور شتری کا امین
 کوئی قصور بین کیونکه بدون ان صورتی که با بیع تسلیم بیع بر قمار بود و نکره خربوزی تر بوز
 بین اگر چه عیب بعد قبضه بود اگر شتری خبیه تراشی اوس عیب کو نجان سکتا بان و ده امور
 جنیر تسلیم بیع موقوف بود معرفت عیب اگر شتری کا کاسه هر کس تو قبل قبض بیع شتری
 ملازم هر شلا گوشت کا قیوم بنو انکه کرمی مگر که از اتمانالی لیکر طپنا یا سب عیب حادث بین اور
 سیبی مقوم بود تا بر فقیه اولیث روح کی رای سیو خیار رویت بین مذکور بود البته به سبب جنیر
 خیار رویت که مستطین - و عیب بین بر لث (یا المکیری) خیار رویت جو شخص سبب و کرم
 موئی خیر خرید اوسی اختیار بود که یکینی سبب پهلای و یکینی سبب و ایسی کرمی اور دیکر سبب به عرض
 بود که جملا علم بود و اوسی علم بین طرح حاصل بود تا بر فقیه خرد و یکیا بود یا نمونه و یکیا بود

هر که عیب سابق بر او در هر دو ان نقش قانع و یا همی مساند که زیا تو تاریخ اول ملازم منو کا عیب و در هر چکی درجه و ترا جرمیت که هر کس عیب خرد عیب سزاگاه بود و هر که بی ایسا لغت کیا و منظور سی اور ملک پر دالت کرمی خیار عیب باطل بود

شلا که پیر ایمن لیا سوار و پر سوار بوز نیست آید چاقو که وید و کو خرد اید و دو ماد که عیب سزاگاه بود و او قیمت با زار بر لغت و رگبر تو که قیمت عیب حادث منین اگر چه موز ایام سر قیمت که هر کس مگر شتری کا امین که اختیار نه تنها بر لغت یا عیب ایسی بین جنیر تسلیم بیع یا معرفت عیب بود

اس میں شرط کو کبھی میں کہ تبدیل وغیرہ پایا یا بائیں سے تفصیل بیان سن کر اور دوسری ہوا تو حق پائی
فقط غرض میں جائز ہو چکر مشتری نابینا ہو یا بیع سلم کو جائز نہ دیکھی یا استحان کو کہ حسب عام دین
سے نہ حاصل ہو جو مشتری غریب وغیرہ وہیں استحان شرط نہیں ہو سکتا لہذا یا جائز اور غاکس کے
دیکھ کر فیہ رما قاضیین ہوتا (عالمگیری) پس غلام یا لونڈی یا اور چیز کی تصویر عکسی اور زمین و
مکان وغیرہ کا نقشہ دیکھ لینا کافی نہیں اور صرف رضائے خیار رویت ساقط نہیں ہوتا یعنی اگر
بے دیکھی مشتری نے لکھ یا کہ جو خیار نہیں ہو تو اس سے کہ نہیں ہوتا البتہ اگر کوئی ایسا تصرف کرے
جس سے بیع قابل رد نہ ہے یا مشتری مرجائی یا بیع حبیب دار یا پاک ہو جا تو خیار رویت
نہیں گنا یعنی بعد دیکھنی کے اوسے واپسی کا اختیار نہیں پس شک حسب نامی سر حال ڈال گیا خیار
رویت نہ باقی رہتا اسی کا دیکھنا مشتریین بان وکیل کا دیکھنا کافی ہے نہ خیار رویت کی مدت کو ایسے
امر پر موقوف کرنا جبکہ ہونا نونا ضروری ہو جائز نہیں جیسی جب تک زید آئی یا جب تک پانی پر
آوے کہ عید فطر یا رمضان تک خیار ہو جائز ہے اسلئے کہ پانی برسا یا زید کا آنا ضروری نہیں سچا
عید اور رمضان کہ مسئلہ زید نے ایک صندوق عمر فسی مول لیا اور کہا کہ اسی فلان مقام پر چوڑی
پس جب صندوق اس مقام پر پہنچ گیا خیار رویت ساقط ہوا اور یہ فقہیہ بولیت کا قول ہے اسلئے
کہ یہ محل نہ غرضت حادث ہو اگرچہ صندوق مقام معین پر نہ پہنچ بلکہ راہ میں ہو تب بھی خیار
ساقط ہو جائیگا صفت و واضح رہے کہ تفریق صفت جائز نہیں مثلاً چار برتن یکشت بیچے یا
خرید کر کہ یہ اختیار نہیں کہ بعض برتن خریدے اور بعض خریدی اگرچہ قیمت ہر ایک کی علیہ
ہو ہو لیکن جب بیع پر قبضہ ہو گیا صفتی کا حکم نہ رہا پس جب تک بیع قبضہ میں نہ آئے اور
چار ونسی ایک معیوب یا مستحق نکلا تو خواہ چاروں پر سے جائیں یا چاروں خریدار کے
پاس رہیں اور قبضہ کے بعد البتہ وہی حبیب دار یا مستحق چیرہ چائیک کیونکہ قبضہ سے صفت تمام
ہو گیا البتہ اگر قیمت علیہ علیہ نہ بیان کی جائے یا ایسی چیز ہو جسکی تفریق میں نقصان ہے جیسے
دری - تھان - گوڑی - کدو کا بین - دوسوزی وغیرہ تو تفریق نہ ہوگی کیونکہ یہ حکم استحان
مگر خیار شرط یا خیار رویت وغیرہ جب تک ساقط نہ ہو نہ قبضہ کامل ہوتا ہے نہ صفت تمام
کیونکہ جب تک خیار باقی ہے بیع لازم نہ ہوگے قبضہ راس المال سلم اور بیع منقولہ میں

ورنہ وزن کرنا لازم ہوگا ایک لکڑی کی تانویا ٹوک چکر ازیر سے لکر کے اکتھ بیچا پر کر سٹ بدخواست
 چنانچہ شروع کیا اور جب سب بک گیا تو جتنے رجسٹریات مجموعہ وزن ہوا وہی قیمت
 ہر مشین سے اپنی بائع کو دی اب ناویا چکر اگر بائع کا ہے تو اجارہ اور کرائی کا ہے تو کرا
 زمرہ خریدار کر دینا یا بکاسے تبصر کے ہے اور یہ بار اولت پائت کرنا ضرور نہیں کیونکہ اس میں سخت
 نقصان ہے مگر یہ اجازت وغیرہ مناسب سخت میں داخل کر سٹ سے بیچ فاسد ہوگی اور ایک دن
 جو آخر میں ہو اسب کی طرف سے کافی ہوگا اگر بوقت وزن وہ سب بیچنی والیا اذکی قائم مقام ہو جو
 وزن ورنہ نہ بیچ بل من نیز میری نیلام و بکرت سب اور جب بولی ختم ہو بائع بیچنے نہ بیچنے کا حکم
 ہے کیونکہ یہ بولی بائع کی طرف سے نہیں ہوتی بلکہ خریدار کی طرف سے ہے یاں جبکہ بائع نے اولاً
 اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ یہ چیز ایک روپے کو سب پر خریدار نے قبول کر لیا بیچ تمام ہوئی اور بیچ دیکھا گیا
 تو خریدار رویت باقی ہے آج کل نیلام میں اکثر چیزیں امر ہو سکتی ہیں آخر بولی پر ضرورتاً ہم بیکار
 رہا نہ کہ اگر قیمت بحسب رضای بائع ہو تو بحیثیت خریدار اپنے نام چتر کے لکر بیچ ضرورتاً ہم
 یہ شرط لغو ہے اور حوال اس شرط کے ساتھ بیچا جائے اسکی بیچ صحیح نہیں۔ نیلام کرنا والا
 اجرت ضرور لے لیا گیا نیلام ہو یا نہ یہ شرط بیکار نہ ہو سکتی ہے اسلئے کہ وہ اجرت ہے اگر مرتب ہو یا نہ اور
 اگر اجرت بشرط نیلام قرار پائی تب ہی جائز ہے کہ اگر بائع نے خود خرید لیا تو اجرت نقص ورنہ
 اصل یہ شرط لغو ہے جیسا کہ احکام اجازت میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ہاں بطور وعدہ پیش
 کی کا اختیار ہے اور بائع کا خود چتر الیا اور نیلام نہ ہونا ایک ہی شرط ہے یہ کہ اگر بائع نقد خریدے
 تو اجرت نیلام فی صدی عہ اور بیکار پائت کر کے تو اجرت فی صدی عہ ہر یہ شرط تب درست
 ہے کہ بائع قبل نیلام لیکس ورت اختیار کرے جیسا کہ بیچ میں ہے کہ نقد میں یہ چیز و کو اور فرض
 میں عہ کو اور ایک امر طر ہو گیا تو جائز ہے ورنہ اجرت مجبول اور معادلہ فاسد ہو جا لیا
 پس اگر نیلام کرنے والی نے یہ شرط مشتر کر دی ہو تو قبل نیلام کرائی امر قرار چکا
 ہو تو اجرت مجبول اور یہ اجارہ فاسد ہوگا اور اجرت بل جو اشتہار سے زائد نہ ہو جائے ہوگا قیمت
 بڑا نیلے غرض سے بائع کا یا کسی دوسرے شخص کا بولنا نہیں اور عہ و اور عہ و اس شخص
 کوئی چیز ہونا اس میں ہال منسلک کار گیر کا جو دوسرے متاعل پایا جائے یعنی آدمی اور چیز کو

اگر بائع نے
 خود خرید لیا
 تو اجرت نقص
 ورنہ اصل یہ
 شرط لغو ہے
 جیسا کہ احکام
 اجازت میں مذکور
 ہوگا انشاء اللہ
 تعالیٰ ہاں بطور
 وعدہ پیش کی کا
 اختیار ہے اور بائع
 کا خود چتر الیا
 اور نیلام نہ ہونا
 ایک ہی شرط ہے
 یہ کہ اگر بائع نقد
 خریدے تو اجرت
 نیلام فی صدی عہ
 اور بیکار پائت
 کر کے تو اجرت فی
 صدی عہ ہر یہ
 شرط تب درست ہے
 کہ بائع قبل نیلام
 لیکس ورت اختیار
 کرے جیسا کہ بیچ
 میں ہے کہ نقد میں
 یہ چیز و کو اور
 فرض میں عہ کو اور
 ایک امر طر ہو گیا
 تو جائز ہے ورنہ
 اجرت مجبول اور
 معادلہ فاسد ہو جا
 لیا پس اگر نیلام
 کرنے والی نے یہ
 شرط مشتر کر دی
 ہو تو قبل نیلام
 کرائی امر قرار چکا
 ہو تو اجرت مجبول
 اور یہ اجارہ فاسد
 ہوگا اور اجرت بل
 جو اشتہار سے زائد
 نہ ہو جائے ہوگا
 قیمت بڑا نیلے
 غرض سے بائع کا یا
 کسی دوسرے شخص کا
 بولنا نہیں اور عہ و
 اور عہ و اس شخص کو
 کوئی چیز ہونا اس
 میں ہال منسلک کار
 گیر کا جو دوسرے
 متاعل پایا جائے
 یعنی آدمی اور چیز کو

بنویسند کہ میں جیسے چاہوں تو پیسہ وغیرہ سے صرف مٹاؤں یہاں نہ ہوتی کہ مسلم ہو جائے درست ہے
 چہرہ امر میں کہ سکتا ہے نہ مامور غرض یہ قبول ابو یوسف کا ہے اور امام صاحب کے نزدیک وہ تو
 مختار ہیں جیسا کہ مستند ہے کہ اگر کسی کو کسی اور کو باریک بینی کا اختیار نہ دے کر چاہے اس سے سب
 اختیار تھا کہ اوسے ہی چیز لے کر دے اور سب باریک بینی کو فرضی لازم ہے بنو اسے وہ اسے کہ چار رویت دال
 ہے (۱) اور مختار ہوا منع ہے کہ اگرچہ استعناع بہت مروج ہے اور بہت سی چیزیں بنو اسے چاہتے ہیں
 کیونکہ کیا یہ چیزوں کا بنو انہمازی رسمی امر ہے اور جو چیزیں بکثرت پائی جائیں اور نین ہو کسی کوئی
 صنعت خاص یا طرز مطلوب یا منافع مقصود ہوتا ہے اس بنا پر ان سب کا استعناع داخل ضرورت
 و شامل تھا بلکہ چہ نہیں میں منتقل ہے کہ اگرچہ نہ منہ جو بنی بنویا جو کہ اس زمانہ میں صرف
 کیا شاید کسی کو معلوم ہی ہوگا بقدر ضرورت و کثرت معاملات استعناع میں تعین مدت کی بھی
 چارہ نہیں اسلئے کہ اگر مدت معین نہ ہو تو وقت وصول معلوم نہ ہوگی و کس قدر خرابیاں ہوں گی اور
 اگر مدت قیصر شرط ہو تو ایسی چیزیں جو جلد رسیدیں یا مطلوب نہیں وقت ہوگی لہذا
 تجارت و عدم تعین مدت شرط ضروری نہیں ہے اور معنوعانگی و تعیین میں بل جسکی لینے
 لینے ہی مصالح کا نقصان قابل اعتبار نہیں کیونکہ وہ شوک بکثرت مستعمل و فروخت ہوتی ہے
 اوسمیں کوئی چیز تہی یا خاص طور کی نہیں بنوائی کہ اور کارگیر بدون فرمایش ہی اوسی بنایا اور
 بھی کرتا تھا اس میں مشتری کو خیال رویت حاصل ہے جسکی واپسی سے کارگیر کا کمال نقصان
 ہو کہ خواہ ہرکے نہیں سکتا ہے خواہ قیمت کم یا کی سزا خواہ اس قدر روپیہ اوسمیں صرف ہوا کہ
 فی الحال نہ وصول ہو تو بیخ ثانی کے انتشار تک اسکی دوسرے کاروبار میں نقصان و بربط ہوگا
 خواہ یہ بدون فرمایش ایسا مال کہ جو نہ بنانا تھا علی بن القیاس ایسی شکوک میں بدون حجت بنوائے
 والیکو خیال رویت و بنیاد باب استعناع ہے اور اسی پر اقوال فقہاء دالمت کرتے ہیں کیونکہ وہ
 استعناع میں تعامل کو شرط فرماتے ہیں اور تعامل سیطرہ جاری ہے ہاں یہ امر کہ تعامل اس
 زمانہ کا حجت نہیں تب ہی کہ اسے خلاف قیاس یا مثبت امر دیدہ ہو اور یہ اولی چیز نہیں ہے
 چنانچہ منہ نہ کیا گیا یا ممکن نہ ہو اور اگر منہ نہ پر فیصلہ ہو یا تو خیال رویت ساقط ہوگا ایسے
 معاملہ میں جلد شرط لیا کا طر کر لیا بلکہ لکھ لیا ضروری ہے مگر اکثر جہ سے کارخانوں یا سرکار و بین یہ شرط

کہ بعض چیزیں کوئی نسبت ایک معاہدہ ہو جاتا ہے کہ اس قدر مال یا قسط وادعا صرف قیمت معلوم مقامات معلوم ہو جو دیکھا جائے پس اس کے کل قیمت فوراً نقد دیدی گئی اور بیع بائع کے پاس یا بازار میں موجود ہو اور نقد ار اور دست و غیرہ ممکن ہے تو بیع سلم ہر سال کے بیع بنوایا جاسکتا ہے اگرچہ مدت طویل بھی ہو سکتا ہے اگر بیع نہ سبیل ہے نہ بنوایا گیا ہو بلکہ صرف ہونے اور غیرہ پر فیصد ہو جو قیود معاہدہ کے بیع وشرایط اور قضا لازم مثل ازید نے بکر سے کہا کہ ہم پر ہندوؤں کے خرید و بیع اور بکر نے بیچ کا وعدہ کر لیا اب اگر ضروریات بیع کی رعایت اور تفصیل کر دی گئی ہو اور سولہ اور پندرہ سالہ ہو تو اس معاہدہ کی تکمیل دو نوہ لازم ہے اور اگر باہم کسی خوش و صلح کی گئی تو حق ساقط اور عوض عائد ہو گا پس حیب منظور ہو کہ مال مزبور یا معصوب یا غیر مقبوض یا ناقار یا غیر میں بھی جیسے تو بیع انکی جائز نہیں اسلئے کہ بیع کا معین کرنا شرط ہے مگر خرید و فروخت کا معاہدہ صحیح ہے اسلئے کہ نہ انہیں کسی اصل شرعی کی مخالفت ہے نہ بے ایسی معاہدہ وکی کا رد وائی ممکن اور ولائیں اس کے شرط سلفہ میں گذر گئے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بہت مال مطلوب ہے اور اس کا ملنا بدولت ایک مدت دراز کر ممکن نہیں یا ایک بار خرید لینا یا کل قیمت دیدینا اور انتظام و نگرانے کرنا دشوار ہے خصوصاً سلاطین اور احرار اور بڑے بڑے تاجروں کے ایسے معاہدہ وکی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے جو لوگ ملکی انتظامات اور تجارتی وسعت اور جنگی ضرورت اور محاق کی حاجت سے واقف ہیں وہ کہیں ایسے معاہدات کی قیمت میں شک نہیں کر سکتے اگر اس معاہدہ میں تعداد کل بیع کی معین نہ ہو بلکہ یوں قرار پائے کہ جب تک زید بجا رہے ہم تو لی شربت انار روز دیا کرو یا جس قدر اس تقریب میں صرف ہو اس صورت میں ہر روز بیع جدید ہو جائے یا اگر بکلی اور زید بطور وعدہ دیا جاتا ہے تو قضا و مجبور نہیں ہو سکتا اور عقد بیع اور معاہدہ بیع میں یہ فرق ہے کہ بیع بعد بیع کر ملک مشتری ہو جاتا ہے قبضہ پر یا نہ مشتری جو قضا اسکے پیش و دیگر ہو سکتا ہے یا بیع سو و زائد ہو یا نہ اور ان حقوق میں جو بائع کو ذمی پہلے سے تھے یا اب ثابت ہوئے اس بیع کو کچھ تعلق نہیں اور اس سے نفع حرام ہے اور مشتری کو نفع حلال اور معاہدہ بیع میں عدل نہ بیع قرار دیا جائیگا نہ مشتری کو اس سے کچھ تعلق نہ ہو سکے مرنے کے بعد وراثت پر نہ ہو یا اور نہ در صورت قبضہ یا نیک تقریف جائز ہے مسئلہ زید نے ایک جزیرہ سے خریدی

کہ جس میں بیانیہ قبضہ پایا پر کسی وقت کیس طرح سے خریدنا نہیں ہوگا اور اسی مسئلہ میں یہ بات تو یہ
 ہے کہ جو چیز پر سوال ہے اور اگر کوئی سوداگر اس کے واپس کاغذ نہیں اور معاہدہ بیع کی صورت میں یہ تصرف کرنا
 ہے اور اگر کوئی واپس حاصل کرے معاہدہ کنزوالہ و فاسی احمد کرے تو وہ دست اسکاں سے قدرت تکمیل کر لے
 جائیگی اور یہ صورت مجبوری سے خواہ مارے انتشار کرے یا معاہدہ کرے و گزری کسی اور قسم کا مال و مال کا
 خریدا اور نشیہ اسکی بیع مسلم ہے جبکہ مسلم الی مجبور ہو اقالہ یعنی بیع تمام و صحیح ہو جانے کی بعد ایک دن تو
 در خواست سے برضا مندی سے بیع و کس واپس کرنا جو کس میں اس سے بیش کنی نہ ہوگی مگر جبکہ
 بیع ناقص یا کم یا زیادہ ہو جائیگی کس میں باقی نہ ہو یا نہ مگر بیع کا بعینہ موجود ہو یا نہ اور یہ مگر بیع ناقص
 میں ایک طرف سوال کا باقی رہنا کافی نہیں اسلیکے کہ دونوں طرف مال پر ستر قیمت بیش و کم ہوئے
 یا بیع ہلکا ہو یا قابل رد نہ یا تو یہ بیع جاریہ ہر اقالہ نہیں کلیہ جن معاملہ میں مالی معاوضہ ہے جیسو
 بیع - اجارہ - عمارت - بیع فضولی کی اجازت - ویشی بری کرنا - عمارت کی وکیل وقت پنچایت
 تقسیم - یہ سب معاملی تعلیق و شرط فاسدہ سے فاسد ہو جاتے ہیں اور جن میں معاوضہ مالی نہیں
 بلکہ محض احسان ہے جیسی قرض - ہبہ - وصیت - شریعت - مضاربت - اقالہ بشرط اور تعلیقات
 فاسدہ سے فاسد نہیں ہوتے (کنز) مسئلہ جب بیع بک گیا اور قبضہ میں آئیے پہلے کہ زیادہ ہوا
 مثلاً درخت میں ہلکی یا جانور کے بچ پیدا ہوئے وہ ایک خریدار سے ہلکے مسئلہ مالک بعد ثبوت کے
 اگرچہ رفع ہو جائے مگر بقدر تصرفات کسی وہ باقی رہیگی اور جو منافع اوٹھائی وہ مٹال ہوگی جیسو
 بیع مستحق نکالایا اقالہ کیا گیا تو جو فائدہ اس سے حاصل کیے گئے وہ سب حلال ہیں پس جبکہ زید
 نے ایک گھوڑا خریدا اور چند ہی اوپر سوار ہوا کیا پہر بک کر دیا مگر کے پاس وہ گھوڑا خریدا
 بعد از ان خالہ نے دعویٰ کیا کہ میں اس مالک ہوں اور عمر نے فریب یا لا علی سے بیچا تھا اب زید کو
 وہ منافع جو حاصل کیے حلال ہیں اور وہ تصرف یعنی ہبہ وغیرہ جائز اور قیمت گھوڑا کو عمر کے ذمہ
 عائد ہوگی اور گھوڑا زندہ ہو تو باوجود جواز تصرف وہ گھوڑا مالک کو ملا یا جاتا اور عمر سے قیمت
 بیجائی دلائی اور اسکی اجرت جائز نہیں (در مختار) مگر شرط یہ ہے کہ دلال جس سے اجرت نہ
 اسکا طرفدار و خیر خواہ ہو اور دونوں اجرت ملنا یا فریب ہی خریدار کی طرف ہو کر درپردہ یا بیع
 کی خیر خواہی کرنا مفاد اور ممنوع ہر دلال پر تقاضا ہو سکتا ہے کہ کس میں یا بیع وصول کرادے

بشری اگر سب واپس کرے تو بائع دلالی پھر سکتا ہے اور اگر خود بائع مال واپس لے یا کسی اور
وجہ شرت ہو تو دلالی واپس نہیں ہو سکتا (عقد الدار) رشوت خواہ محض ظلم و حق تلفی کے
لیو و بجائی ہو یا اپنے غلامی اور مخالفت حق کے واسطی یا صرف اپنا نفع بدون ضرر غیر مقصود ہو
اور یعنی دالا خواہ خود حاکم ہے خواہ ایسا ذلیل کا جس کو اس معاملہ خاص میں بوجہ اپنے منصب یا
کے مداخلت ہو خواہ محض اجنبی یعنی اس امر خاص میں کہ بدخلت نہیں ہے جیسی دلال وکیل مزدور
پس ظلم کرنے یا ظلم کرانے پر رشوت لینا جیسے زید نے عوس رشوت لے کر کہ بکر کے دعویٰ میں بکر
برمی کرونگا یا پانی آقا کو اسکی ترغیب دلاؤنگا یا ایسی کوئی بات کرونگا کہ جس سے میرا آقا کو تیری
طرف داری لازم ہو یا تیرے دعویٰ کو حقیقت یا دعویٰ کو دروغ گوئیا یقین آجای یا ایسا عہد و یا کام
جسمین میرے آقا کا نقصان یا کسی دوسرے شخص کا ضرر ہے دلاؤنگا یا اپنے آقا کے حقوق و اجز
کے مطابق اور مخالفت میں تجھے اعراض کرونگا یا ایسا کام جو میں کسی مقام پر سعی کرونگا
یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے و دینے والی دو تو ماعون ہیں اسلیو کہ یہ محض ظلم ہے اور
میں اور قریب ان کا ظلم نہ اوں حقوق کے ادا کرنا پر رشوت لینا جو اس پر اصالۃ التا یا تبتا ہے
الاداہین جیسے زید نے عوس رشوت لی کہ تیری خواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا حقوق
و اجز جو میرے ذمہ ہیں یا ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے مجھ کو ان امور کا انتظام اور نگرانی پر میں
اور ذیل کیا ہوں دلاؤنگا اس صورت میں جو مظلوم اور بری ہو اور زید یا خود ماعون ہو اور
اگر یہ حقوق ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے زید کو اس امر خاص میں بدخلت نہیں دی ہوں
زید پر اوکا دارا دنیا شرعاً واجب نہیں ہوتا تو جو لیا دیا جائیگا وہ اجرت اور حلال ہے بلکہ
ایسے امور میں حق اسے جو اسکو ذمی واجب نہیں جیسے وکالت دلالی سفارت اجرت و غیر
پس یہ اگر فریب اور اثبات باطل اور ظلم کے بنا پر ہے تو اسکی نصبت اور ممنوع ہو نہیں
کیا شک ہے جیسے جان بوجہ کسی کی جوئی دعویٰ کو ثابت کرانے کے کوشش یا کسی ظلم کو

بشری اگر سب واپس کرے تو بائع دلالی پھر سکتا ہے اور اگر خود بائع مال واپس لے یا کسی اور
وجہ شرت ہو تو دلالی واپس نہیں ہو سکتا (عقد الدار) رشوت خواہ محض ظلم و حق تلفی کے
لیو و بجائی ہو یا اپنے غلامی اور مخالفت حق کے واسطی یا صرف اپنا نفع بدون ضرر غیر مقصود ہو
اور یعنی دالا خواہ خود حاکم ہے خواہ ایسا ذلیل کا جس کو اس معاملہ خاص میں بوجہ اپنے منصب یا
کے مداخلت ہو خواہ محض اجنبی یعنی اس امر خاص میں کہ بدخلت نہیں ہے جیسی دلال وکیل مزدور
پس ظلم کرنے یا ظلم کرانے پر رشوت لینا جیسے زید نے عوس رشوت لے کر کہ بکر کے دعویٰ میں بکر
برمی کرونگا یا پانی آقا کو اسکی ترغیب دلاؤنگا یا ایسی کوئی بات کرونگا کہ جس سے میرا آقا کو تیری
طرف داری لازم ہو یا تیرے دعویٰ کو حقیقت یا دعویٰ کو دروغ گوئیا یقین آجای یا ایسا عہد و یا کام
جسمین میرے آقا کا نقصان یا کسی دوسرے شخص کا ضرر ہے دلاؤنگا یا اپنے آقا کے حقوق و اجز
کے مطابق اور مخالفت میں تجھے اعراض کرونگا یا ایسا کام جو میں کسی مقام پر سعی کرونگا
یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے و دینے والی دو تو ماعون ہیں اسلیو کہ یہ محض ظلم ہے اور
میں اور قریب ان کا ظلم نہ اوں حقوق کے ادا کرنا پر رشوت لینا جو اس پر اصالۃ التا یا تبتا ہے
الاداہین جیسے زید نے عوس رشوت لی کہ تیری خواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا حقوق
و اجز جو میرے ذمہ ہیں یا ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے مجھ کو ان امور کا انتظام اور نگرانی پر میں
اور ذیل کیا ہوں دلاؤنگا اس صورت میں جو مظلوم اور بری ہو اور زید یا خود ماعون ہو اور
اگر یہ حقوق ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے زید کو اس امر خاص میں بدخلت نہیں دی ہوں
زید پر اوکا دارا دنیا شرعاً واجب نہیں ہوتا تو جو لیا دیا جائیگا وہ اجرت اور حلال ہے بلکہ
ایسے امور میں حق اسے جو اسکو ذمی واجب نہیں جیسے وکالت دلالی سفارت اجرت و غیر
پس یہ اگر فریب اور اثبات باطل اور ظلم کے بنا پر ہے تو اسکی نصبت اور ممنوع ہو نہیں
کیا شک ہے جیسے جان بوجہ کسی کی جوئی دعویٰ کو ثابت کرانے کے کوشش یا کسی ظلم کو

بشری اگر سب واپس کرے تو بائع دلالی پھر سکتا ہے اور اگر خود بائع مال واپس لے یا کسی اور
وجہ شرت ہو تو دلالی واپس نہیں ہو سکتا (عقد الدار) رشوت خواہ محض ظلم و حق تلفی کے
لیو و بجائی ہو یا اپنے غلامی اور مخالفت حق کے واسطی یا صرف اپنا نفع بدون ضرر غیر مقصود ہو
اور یعنی دالا خواہ خود حاکم ہے خواہ ایسا ذلیل کا جس کو اس معاملہ خاص میں بوجہ اپنے منصب یا
کے مداخلت ہو خواہ محض اجنبی یعنی اس امر خاص میں کہ بدخلت نہیں ہے جیسی دلال وکیل مزدور
پس ظلم کرنے یا ظلم کرانے پر رشوت لینا جیسے زید نے عوس رشوت لے کر کہ بکر کے دعویٰ میں بکر
برمی کرونگا یا پانی آقا کو اسکی ترغیب دلاؤنگا یا ایسی کوئی بات کرونگا کہ جس سے میرا آقا کو تیری
طرف داری لازم ہو یا تیرے دعویٰ کو حقیقت یا دعویٰ کو دروغ گوئیا یقین آجای یا ایسا عہد و یا کام
جسمین میرے آقا کا نقصان یا کسی دوسرے شخص کا ضرر ہے دلاؤنگا یا اپنے آقا کے حقوق و اجز
کے مطابق اور مخالفت میں تجھے اعراض کرونگا یا ایسا کام جو میں کسی مقام پر سعی کرونگا
یہ سب امور ممنوع اور رشوت لینے و دینے والی دو تو ماعون ہیں اسلیو کہ یہ محض ظلم ہے اور
میں اور قریب ان کا ظلم نہ اوں حقوق کے ادا کرنا پر رشوت لینا جو اس پر اصالۃ التا یا تبتا ہے
الاداہین جیسے زید نے عوس رشوت لی کہ تیری خواہ یا اجرت یا قیمت یا قرض یا حقوق
و اجز جو میرے ذمہ ہیں یا ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے مجھ کو ان امور کا انتظام اور نگرانی پر میں
اور ذیل کیا ہوں دلاؤنگا اس صورت میں جو مظلوم اور بری ہو اور زید یا خود ماعون ہو اور
اگر یہ حقوق ایسے شخص کے ذمہ ہیں جسے زید کو اس امر خاص میں بدخلت نہیں دی ہوں
زید پر اوکا دارا دنیا شرعاً واجب نہیں ہوتا تو جو لیا دیا جائیگا وہ اجرت اور حلال ہے بلکہ
ایسے امور میں حق اسے جو اسکو ذمی واجب نہیں جیسے وکالت دلالی سفارت اجرت و غیر
پس یہ اگر فریب اور اثبات باطل اور ظلم کے بنا پر ہے تو اسکی نصبت اور ممنوع ہو نہیں
کیا شک ہے جیسے جان بوجہ کسی کی جوئی دعویٰ کو ثابت کرانے کے کوشش یا کسی ظلم کو

تقریب یا ایسی تہذیب جس سے کوئی امر ممنوع مقصود اور مرتب ہو کر دو سکواس امر کے
 اطلاق نہ ہو اور نہ ظن غالب ہو کہ خواہ مخواہ نزدیک کا ذب و ظالم ہے اور نہ یہ سوچیں کوئی امر
 خلاف شرع نکلیا ہو بلکہ محض و کالت یا دلال کو خیر و عذر تفسیر میں اور عاقلانہ کوششوں
 اور مستحکم تہذیبوں کی ہو تو اس اجرت کو حلال بنائیں کہ شبہ نہیں اگرچہ زید با عتبات نیست
 اور واقعہ کے عاصی ہو مسئلہ کسی فریق یا گولہ یا وکیل کو اپنے چہر بیان کے یقین طلاق یا ثابت
 کرے یا مخالفت کرے اس امر میں یا حکم سے شبہ کی اوٹھانے یا گھر سے ہو عنوان کے بتانے کے لیے اگر
 تفسیر کو الفاظ مفید اور عنوان شایعہ و ظاہر کرنا جتنک کذب محض ہو جائز جائز ہے اس لیے کہ
 اثبات حق میں کوئی شخص ملزم نہیں ہو سکتا اور امر حق کہیں بحسب ظاہر و الفاظ باطل اور شک
 نظر آتا ہو اس وقت ایسی الفاظ اور عبارتیں جو اس حق کو ثابت کریں تفسیر کرنا اگر ممنوع
 ہو تو بنا و کالت اور جملہ علوم استدلالیہ لغو ہو جائیں وقت اسکی تعریف میں فقہاء مختلف
 ہیں امام صاحب کو نزدیک جو مال وقف کیا و اسے وہ وقت کو ملک سے نہیں نکلتا اور صاحب کے
 نزدیک جناب باری تعالیٰ کے ملک میں آجاتا ہے لیکن بالفاق منافع اس مال کو حق اقتدہ وقت
 اگر کسی خاص چیز کا لیے وقت کرے تو دوسرے کام میں ہر منون و نہ عموماً خیرات میں صرفت ہوں اور
 وقت خاص میں جب مصارف وقف باقی زمین تو عام فقر مستحق ہو جائیں اور اگر کہ متولی وقت
 کا فاسق و غیر متدین ہو وقت کا مال کا باقی رکھنا لازم اور اس سے ایسے منافع جو اصل مال کو
 ہلاک نہ کریں اور نہ لوگوں کو جائز بنیں جتنکے حق میں وقف کیا گیا پس وقف کر جائز و لگا دوں اور مال
 وقف کر درختوں کو پھیل پھول خشک لکڑیاں بچکر بحسب وصیت وقف کرنا جائز ہے بلکہ
 متولی وقف کو ایسی وقت تک بلا عذر تو وقف و تساہل کرنا کہ یہ چیزیں خراب یا کم قیمت ہوں
 یا اونٹنوں کو خریدار نہ رہے روا نہیں ہے اور وہ اصل مال ہو جو بالکل خراب یا بیکار ہو گیا ہو چنانچہ
 جائز ہے جب کہ سوکے درخت یا مسجد کی پرانی چٹائی چونا لکڑی اینٹ جیکے ضرورتیں نہ ہوں (یعنی اگر کسی
 عقود الدرس) اصل مال وقف بضرورت و مصلحت بیکسکتا ہے جیسے لکڑی یا مکان و غیرہ
 منافع اسکا اسکا مرمت کو کافی ہے اور نہ بے ضرورت اسکا باقی ہونا مگر اس وقت میں ایک
 ضرورت کے بانی کے حفظ و بقا میں صرف کرنا و باقی مسئلہ جیکے مسجد شکستہ ہو اور کوئی اسکا مرمت

تقریب یا ایسی تہذیب جس سے کوئی امر ممنوع مقصود اور مرتب ہو کر دو سکواس امر کے

1940

[illegible]

کا متکفل نہ تو لڑا وہ پیر میں جو ناسیج مسیح میں جسے جو سرے و شیر اور آخر کو بعض صحرانویں اور سر
میں جو لوگوں کو بقاء و خوشحالی کے لیے ضروری ہوں صرف کسی بانی یا پیغمبر اور انکی قیمت سے مرست کی جائے
مسئلہ ایک شکستہ مسیح کو دوسرے شکستہ مسیح سے مرست کرنا یا ایک درست مسیح میں دوسرے شکستہ
کی چیز میں بوقت حاجت سخت صرف کرنا اسپسین علماء مختلف ہیں سنا میں جناب استاد غفر
کہ اگر ایک شکستہ غیر آباد ہو اور اسکی حفاظت نہ ہو سکے تو دوسری مسجد آباد میں بوقت حاجت
صرف کرنا بضرورت و مصلحت بہتر ہے جیلہ عقل و نقل ثابت ہے اور ہمارا اسکی دو صورتیں ہیں
اول منوع جبکہ ظاہریت کی نیت ہو اور حقیقت میں حق اللہ راجع العباد کا کچھ خیال نہ کیا جاوے
مشرع جب معاملہ جائز کی سہولت یا وسعت منظور ہو یا حرام سے بچنی کا قصد کیا جاوے یا
یا اضطراب یا ابتلا سے عام یا اور کوئی بڑا نفع یا یا حرامی اور حلالی دو قسم کے ہوتی ہیں ۱۔ تفسیر حنفیہ
جیسے گیسوں اور جو ملا کر بمقابلہ گیسوں یا جو کو پیش و کر پینا یا دوسرے شر سے زبردیا چاہے سو یا سنگار
بغرض مستحوط یا یا ناقض البدلین یا بیع کے کسوت معتبر کو وکیل کر دیا ہے مجتہد حقہ جیسے
کامرٹن کو معاف کر دیا یا بعد بیع اثمار وخت کو اکیرت تک بطور ہبہ یا اجارہ دیا پس ۲۔
مکان رہن کے کمر رہن سے صفت رہن کی اجازت سے لی یا نہایت سخت کر یا یہ مقرر کر الیا
نے ہے رہن پر سے قرض لیکر ایک اشرفی قیمتی عسکی دی یا شرہ تولی چاندی اور تین گنا
پسی اثمارہ روپی کو یکجا باہم مقاصد کر لیا تو یہ معاملہ بلحاظ درعایت اداریہ و اداریہ و اداریہ
ہیں اور اگر کسینی اتفاقیہ یا کسی سخت ضرورت میں علانیہ حرام سے بچنی کے لیے ایسا کیا تو کوئی
نہیں کیلکہ زید نہایت بیمار ہے یا دوسرے قرض خرابوں نے تنگ کیا ہے یا مصارف ضروریہ
سخت تکلیف ہے اور کوئی صورت نہیں مگر ایک مکان رکنا ہو جسکا بیچنا خواہ نہایت
یا تمت پوری نہیں ملتی اور کوئی شخص بیوہ اور یتیمہ گرو نہیں رکنا ایسی اضطراب کی حالت
پہلے مکان رہن رکنا بعد از ان حق سکونت ہبہ کیا یا پہلے حق سکونت معاف کر دیا بعد از ان
تو عند اللہ ہوا امید محفوظ ہے کہ زید کو پاس ہزار کمال بیوع فاسدہ یا ربو یا رشوت وغیرہ
پر اوسنی الیز از قرض لیکر اس مال سے اوکر دیا پس اگر نہایت دفع اتمام و طعن ظاہر ہے
ماخوذ ہوگا اور اگر قرض ختم ہوا اور کوئی صورت ادائیگی ممکن تھی یا کسی امیر خیرین اور سکوا عا

اگر کسی نے کسی کو بھروسہ دیا ہے اور اس مال کے کچھ بہتین سے یا کوئی کچھ فرمایا ہے اس سے تو یہ کی اور ابھی
 غرضتہ ایسی ہی نہیں کہ مال سے دست بردار ہو یا کسی سخت و محنت کی اعانت مقصود ہے
 یا اس مال کی زکوٰۃ اور اگر تاجرانہ سود تو نہیں بچھوڑی اس حیل سے اجازت دے سکتی ہے تو اگر
 امر برائے حق ہے یا وصیام میں سے کسی کو روزمرہ کے خرچین یا عام سرعامین بدقصدات قضا کر لے کر یا
 بیشک گنہگار پروردگار زبردست واقع ہو یا بحسب اتفاق یا بطور تسخیر سفر کرے مگر نہایت
 تہیہ تو منشاء اللہ نہیں ہے بخلاف وجوب زکوٰۃ مال تجارت میں بہ تجارت کی نیت کی یا دو ایک غیر
 لینے سے نیت فسخ کر دیا یا دونوں مال تمام قریب ختم سال زرخیز نہاں کسی مقصد کو مدد کر دیا
 یا کوئی مال خرید لیا ان سب صورتوں میں اگر ضروری یا اتفاقاً مستعمل ہو تو بڑی در نہ مضر و ہونکہ
 و مکر و ایما کر اللہ و اللہ خیر الکریم ہر قسم الموت یعنی جس منہیں بدون محنت و انتقال کرے
 پس اگر زید یا ریا زخمی ہو کر اپنا چوگیا پہر بہت جلد کسی اور وجہ سے مر گیا ہے بعد محنت پہر فی زمین
 خور کر آیا تو ہمارے مرض الموت نہیں اگر مرض کے چند وارث ہیں اور ایک کے ہاتھ کوئی شے چھو
 پہنچے دوسرے ورثہ کی اجازت پر موقوف رہے گی اور خیر وارث کی ہاتھ پہنچے تو اس کا حکم حکم و میت
 کا ہے پس جس قدر ثلث سے زیادہ ہو خریدار اور کرے یا بیع فسخ کر دے مثلاً زید مرضی ہو اور ایک
 مکان جس کی قیمت یا سو سو روپیہ ہو اس کے ہاتھ بچ کر گیا اور بعد تجزیہ و تکفین کل خیمہ شوکا مال
 زید کا مندر کہ بچا لگ کر قیمت مکان چوبیس سو روپیہ ہو مگر نو سو سو روپیہ اب عمر کو وہ مکان اوسے دوسرے
 و یا یا ایک اسلم کہ کل مشرکہ زید نو سو روپیہ جس کی تہائی تین سو سو روپیہ او ثلث مال تک و قیمت جائز
 اور اگر اس میں تین سو سو روپیہ مکان ایک سو روپیہ کو لگا تو کل مشرکہ نو سو ساٹھ سو روپیہ یا سی ترکہ چھ سو
 اور کی قیمت تین سو ساٹھ کل نو سو ساٹھ اس کی تہائی تین سو بیس روپیہ عمر کو بطور وصیت چھ
 دیے جائیگی باقی چالیس روپیہ یا مکان پہر پڑا ایسی ہی اگر باقی قرضدار ہے اور مال مشرکہ
 اور قرض کو کافی نہیں تو وہ روپیہ جو عمر نے قیمت مکان سے کم کیا ہے اگر باقیات قرض سے کم یا
 مساوی ہو تو مال کل اور اگر زیادہ ہو تو اس زیادتی کی ایک تہائی چھوٹ جائیگی مثلاً
 زید مرضی نے ایک باغ عمر کے ہاتھ میں روپیہ کو بچا اور قیمت اس کی چالیس تھی کی قیمت
 بیس سو روپیہ اور کل قرض بیس یا تیس زید کے ذمے اور کل مال مشرکہ سے فاضل ہے اب عمر کو

اگر کسی نے کسی کو بھروسہ دیا ہے اور اس مال کے کچھ بہتین سے یا کوئی کچھ فرمایا ہے اس سے تو یہ کی اور ابھی
 غرضتہ ایسی ہی نہیں کہ مال سے دست بردار ہو یا کسی سخت و محنت کی اعانت مقصود ہے
 یا اس مال کی زکوٰۃ اور اگر تاجرانہ سود تو نہیں بچھوڑی اس حیل سے اجازت دے سکتی ہے تو اگر
 امر برائے حق ہے یا وصیام میں سے کسی کو روزمرہ کے خرچین یا عام سرعامین بدقصدات قضا کر لے کر یا
 بیشک گنہگار پروردگار زبردست واقع ہو یا بحسب اتفاق یا بطور تسخیر سفر کرے مگر نہایت
 تہیہ تو منشاء اللہ نہیں ہے بخلاف وجوب زکوٰۃ مال تجارت میں بہ تجارت کی نیت کی یا دو ایک غیر
 لینے سے نیت فسخ کر دیا یا دونوں مال تمام قریب ختم سال زرخیز نہاں کسی مقصد کو مدد کر دیا
 یا کوئی مال خرید لیا ان سب صورتوں میں اگر ضروری یا اتفاقاً مستعمل ہو تو بڑی در نہ مضر و ہونکہ
 و مکر و ایما کر اللہ و اللہ خیر الکریم ہر قسم الموت یعنی جس منہیں بدون محنت و انتقال کرے
 پس اگر زید یا ریا زخمی ہو کر اپنا چوگیا پہر بہت جلد کسی اور وجہ سے مر گیا ہے بعد محنت پہر فی زمین
 خور کر آیا تو ہمارے مرض الموت نہیں اگر مرض کے چند وارث ہیں اور ایک کے ہاتھ کوئی شے چھو
 پہنچے دوسرے ورثہ کی اجازت پر موقوف رہے گی اور خیر وارث کی ہاتھ پہنچے تو اس کا حکم حکم و میت
 کا ہے پس جس قدر ثلث سے زیادہ ہو خریدار اور کرے یا بیع فسخ کر دے مثلاً زید مرضی ہو اور ایک
 مکان جس کی قیمت یا سو سو روپیہ ہو اس کے ہاتھ بچ کر گیا اور بعد تجزیہ و تکفین کل خیمہ شوکا مال
 زید کا مندر کہ بچا لگ کر قیمت مکان چوبیس سو روپیہ ہو مگر نو سو سو روپیہ اب عمر کو وہ مکان اوسے دوسرے
 و یا یا ایک اسلم کہ کل مشرکہ زید نو سو روپیہ جس کی تہائی تین سو سو روپیہ او ثلث مال تک و قیمت جائز
 اور اگر اس میں تین سو سو روپیہ مکان ایک سو روپیہ کو لگا تو کل مشرکہ نو سو ساٹھ سو روپیہ یا سی ترکہ چھ سو
 اور کی قیمت تین سو ساٹھ کل نو سو ساٹھ اس کی تہائی تین سو بیس روپیہ عمر کو بطور وصیت چھ
 دیے جائیگی باقی چالیس روپیہ یا مکان پہر پڑا ایسی ہی اگر باقی قرضدار ہے اور مال مشرکہ
 اور قرض کو کافی نہیں تو وہ روپیہ جو عمر نے قیمت مکان سے کم کیا ہے اگر باقیات قرض سے کم یا
 مساوی ہو تو مال کل اور اگر زیادہ ہو تو اس زیادتی کی ایک تہائی چھوٹ جائیگی مثلاً
 زید مرضی نے ایک باغ عمر کے ہاتھ میں روپیہ کو بچا اور قیمت اس کی چالیس تھی کی قیمت
 بیس سو روپیہ اور کل قرض بیس یا تیس زید کے ذمے اور کل مال مشرکہ سے فاضل ہے اب عمر کو

تو کہلا ہوا ہے کہ کسی کو نقد کیسے مال کو ضرورت ہوتی ہے اور نفع بھی مسلم ہے کیونکہ وہ مختلف
 چیز دینے پر بھی دیکھی و برابر ہی معلوم نہیں ہو سکتی ہیں ہر شخص اپنی رعیت و حاجت کو اعتبار
 سے اپنے معاش کو فائدہ مند سمجھتا ہے اور جب یہ اور معلوم ہو گیا اور ربوہ میں دو نو شرطیں ہوتی
 ہیں پس عین نقد کا باطل ہوتی اور عقل الیہ میں وہ پاک محل تصور و عقو کو کسی طرح نہیں
 پسند کر سکتی غنت ربوہ اگر دوسری چیزیں ہیں۔ اتحاد قرار ہے اتحاد جنس یعنی ذات اس اعتبار سے
 کل مالون کی چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ متحدہ القدر و الجنس جیسے گندم بمقابلہ گندم یا آبن بمقابلہ آبن
 ۲۔ متحدہ القدر فقط جیسے چاندی سونا آبن منس۔ سرخی چونا۔ ۳۔ متحدہ الجنس فقط جیسے
 تنزیب بمقابلہ تنزیب یا کتاب بمقابلہ کتاب جبکہ دو ایک ہر قسم اور قیمت کی ہوں سے مختلف
 الجنس و القدر جیسے زعفران کیون یا لہوہ اور انیسٹ وغیرہ پس شکل اول میں فضل و نسا دو نو
 حرام میں اسلیو کہ جو زیادتی ہے عرصہ میں ہو رہے اور نقد میں تو زیادتی حقیقتہ موجود ہے
 اور قرض میں حکماً زیادتی ہے اسلیو کہ نقد کو قرض پر تفوق ہے دیکھو تاجر جو شہر قرض آکر دیکھ
 کوئی شے ہیں نقد میں (۵) اس کو بخوشی دیتی ہیں اور شکل دوم و سوم میں فضل حلال ہے کہ
 بدون قدر و جنس کے کسی جیسی معلوم نہیں ہو سکتا اور نسا حرام ہے اسلیو کہ تقدیریت کے شہ
 زیادتی کا قرض پر ثابت ہے اور باب ربوہ میں شہ بمنزکہ حقیقت ہر خلاف فضل کر کہ اسکا شہ تقدیریت
 سے ضعیف ہو کر ساقط ہو گیا اور یہ خیال کہ قرض لینے والا کہ زیادہ دے تاکہ زیادتی نقد کی ایسے عرص
 مقصور ہو لہوہ ہے کیونکہ زیادتی نقد کی حکمی اور شہ ہے اور یہ زیادتی حقیقی و متعین ہے شکل چہارم
 میں فضل و نسا دو نو حلال ہیں اور احکام ربوہ ایسی مالونہ و متعلق ہی نہیں کہ کیا است استحوا
 جنس الیکہ ہر کم کی چیزیں مراد ہیں جیسے گندم بمقابلہ گندم اور جو بمقابلہ جو پس مختلف جانور و سنگے گوشت
 کھالین مختلف درختوں کو پھل پھول۔ لکڑیاں۔ مختلف جواہرات جیسی الاس۔ یا قوت۔ زمرہ۔ سونے
 یا لوہ۔ تابنا پتیل۔ رائگا گاربا۔ تنزیب۔ یمن سکہ۔ گلبند۔ اطلس۔ یا مختلف کتابیں گلابان
 بوستان۔ مینار۔ شہب۔ مختلف عطر۔ اور تیل وغیرہ باہم غیر جنس ہیں مگر وہ چیزیں جو واحد
 استقرار ہیں شکیلی نہ ہونی اس حکم میں داخل نہیں باب او کا قرض باہم پادوسرے وجہ سے منع ہے
 جسکا ذکر پہچ متناقضہ میں کیا گیا اعتبار او صاف واضح رہے کہ ہم جنس اشیاء میں جو فرق اور

مستند اور اعتبار کے اعتبار سے اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر کسی سے علم جو مقامات

یا فصل وغیرہ کے اعتبار سے مختلف واقعات یا قیمت یا صورت کی ہوتی ہیں انہیں دھن کے اعتبار سے باہم بشی و کمی منوع ہے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جید باور و دیا سوار کے کسی بے زور و دھن جو چاروں سمت خاص سوچا ہو ہی ہوں پس اگر وہ دھن اصل و مادہ یعنی باقی رہے اور کوئی شے سواری صنعت کو ایسی زیادہ ہو ہی ہو جسکی بلانیش کو یہ اثر پیدا ہو جسکو سوت اور کٹر یا ریشم اور اٹھاس یا لکٹری اور لوہے اور تانبے اور چھڑی وغیرہ کے اشیاء یا تیل اور تلی یہ سب ہم جنس ہیں اسلیک کہ اصل و مادہ یعنی موجودہ اور سو صنعت کو کچھ زیادتی نہیں ہے اور اگر اصل و مادی پر کوئی شے زیادہ کر گئی جیسے کاجل اور روشنائی یا روکی اور سوت اور کٹر یا یارس اور شکر اور شنائی یا انار سیب بھی لکڑی اور انکی شربت اور مربے وغیرہ یہ سب غیر جنس ہیں اسلیک کہ انکی اصل یعنی باقی نہیں رہی مگر سونا چاندی اگر کسی دوسری چیز میں مل جا تو بھی اسکا اعتبار ہوگا اسلیک کہ سونا چاندی قلیل ہو یا کثیر مقصود و مقبر ہوتا ہے۔ اجمالت اور انکی یہ غنیمت کسی حال میں باطل نہیں ہو سکتی بخلاف اور اشیاء کے کہ وہ حالت کتب میں دوسرا کہ پیدا کرتی ہیں پس جائز نہیں کہ کھوٹی اور کمری چاندی یا سونکی یا ہم بیج و شتر میں بیشی و کمی کریں مگر یہ کہ چاندی ایک حصہ ہو اور تیل دو حصہ و دم قدر اس میں اتحاد شرط ہے یعنی جو دو چیزیں ایسا چائی یا باشت سی تولی جائیں باہم تھی القدر میں پس چاندی سونا۔ سویت۔ تانبہ کا ہم قدر نہیں ایسی پر کیلی و زنی میں اتحاد نہیں ہو و اخصر رہے کہ ہر شے میں ایک ادنی مقدار ہوتی ہے جسکا معاملہ ان میں لیا و حساب ہوتا ہے او اس سے کم کا حساب نہیں ہوتا اور اسی ادنی مقدار کو اعتبار سے اتحاد قدر ہوتا ہے پس ہوسا۔ لکڑی۔ کانپ۔ کوئلہ وغیرہ ہوں۔ بین۔ اور ہر قسم کے الراج جو توڑ جاتی ہیں ہوزن میں ہر قسم کے شہدایان سوخن زرد شہد بالائی ہوزن ہیں۔ لوبہ۔ تانبہ۔ سیبہ۔ پستل۔ لاکا۔ وغیرہ ہوزن میں چاندی سونا ہوتا ہے ہر روغن جو شبو ہوزن ہے۔ عطر۔ مشک۔ عیند خفران۔ وغیرہ ہوزن ہے الماس یا قوت ایک میزان ہے ایسی ہی کہ دو چیزیں بھی مختلف و متن ہیں اور صرف نیز انکا متی ہونا کافی نہیں اسلیک کہ بعض ٹکی بالکل میٹر نہیں شریک جنسین جیسے لوہا چاندی اور بعض الیاء

ایک ہی ترازو اور بانٹوسے کتنی چین مگر انکی مقدار بطور ظہین اختلاف ہے بڑا جودانی مقدار کو تو بڑا ہی
 میں غلط و محسوب ہوتی ہے وہ شیرینی میں غیر محسوب ہے اور جو شیرینی میں محسوب ہے وہ غلامین
 غیر معتبر ہے اور جو مقدار الماس میں بطور ہر دو چاندی سوئین ہون انکی جھل و مشک میں جو
 معتبر تر و روشن خوشبو میں نہیں ہے دیکھو عطر وغیرہ کا ائمہ نہ مفت دیا جاتا ہے اور امتحان انا ایک
 مقدار مستعمل ہو جاتی ہے کسی چاندی سوئین ایسا نہیں ہوتا اور جو مقدار چاندی سوئیاں امتحان
 کسوٹی یا لکڑی میں ضائع ہوتا ہے الماس میں ایسا نہیں ہے مگر تمیز و فرق ایسا شیا کا جو
 غور اور کمال تفقہ سے متقی ہو موم کو مقدار شرے نہیں کیونکہ گرسے طول و عرض میں ہوتا ہے
 مساوات ذاتی حاصل نہیں ہوتی چہاں ہم جب عمدہ اور بڑی چیز نکالیاں ہم سپاہ نہ منظور ہو تو وہ جھل
 جو حدیث سے مخصوص ہے یہ ہر اشیا کے گندم سے بدلیں گندم کو بیش و کم کہ جڑی بلی میں ہون
 ہو منظور بیش و کم کا طور یہ سائے گندم کو تو لاکھ اور ہزار تا واقعہ پھر یہ ہو معیوب ہو دوسرے کو جو جنین
 ہو محسوب ہو سیم و زرین جو غش زیادہ ہو یا بیج حسب طور سے ارادہ ہو یا ایسی مالوئین جب سادہ
 ہو یا اور تخمینہ معاملہ ہونا یہ تلجی سے تیری اگر طہاشم یا ایسی مع و شہ این تھہر حرام مسئلہ عالمگیر
 ایک چیز کے دو تیل ایک خوشبو دار دوسرا ان خوشبو کا ہم برابر نہ کہیں بلکہ کہ خوشبو ایک میں زیادتی اگر اموال
 مباح یعنی جنگا کوئی مالک نہیں اور ہر شخص کو نفع اور ٹھانی کا حق ہے انہیں بعض و در بین
 جنگا و دام اور لقا اور صرف انتفاع مقصود ہے جیسے شارح عام جنگل دریا مسجد تیل متقابل مالک
 اور قبض نہیں اور بعض و جن قبضہ و ملک مقصود ہے جیسے سبیل یا دریا کا پانی خشک کر گاس وغیرہ
 انہیں سے تقدیم و ترتیب کا لحاظ کرنا چاہیے مثلاً ایک شخص مسجد میں بیٹھ گیا یا راہ میں چلا جاتا ہے یا
 طرف وضو و نماز یا سبیل یا دریا کا پانی اپنی برتن میں کر لیا یا خشک کر پڑ لیا یا گاس کو ملی یا پڑھ
 حماقت و مراحت کا حق نہیں ہے۔ پہلا آدمی مستحق اور قابض ہو گیا ایسی ہر خرمی یا شکر وغیرہ کہ

ایک ایک چیز کے دو تیل ایک خوشبو دار دوسرا ان خوشبو کا ہم برابر نہ کہیں بلکہ کہ خوشبو ایک میں زیادتی اگر اموال
 مباح یعنی جنگا کوئی مالک نہیں اور ہر شخص کو نفع اور ٹھانی کا حق ہے انہیں بعض و در بین
 جنگا و دام اور لقا اور صرف انتفاع مقصود ہے جیسے شارح عام جنگل دریا مسجد تیل متقابل مالک
 اور قبض نہیں اور بعض و جن قبضہ و ملک مقصود ہے جیسے سبیل یا دریا کا پانی خشک کر گاس وغیرہ
 انہیں سے تقدیم و ترتیب کا لحاظ کرنا چاہیے مثلاً ایک شخص مسجد میں بیٹھ گیا یا راہ میں چلا جاتا ہے یا
 طرف وضو و نماز یا سبیل یا دریا کا پانی اپنی برتن میں کر لیا یا خشک کر پڑ لیا یا گاس کو ملی یا پڑھ
 حماقت و مراحت کا حق نہیں ہے۔ پہلا آدمی مستحق اور قابض ہو گیا ایسی ہر خرمی یا شکر وغیرہ کہ

ایک ایک چیز کے دو تیل ایک خوشبو دار دوسرا ان خوشبو کا ہم برابر نہ کہیں بلکہ کہ خوشبو ایک میں زیادتی اگر اموال
 مباح یعنی جنگا کوئی مالک نہیں اور ہر شخص کو نفع اور ٹھانی کا حق ہے انہیں بعض و در بین
 جنگا و دام اور لقا اور صرف انتفاع مقصود ہے جیسے شارح عام جنگل دریا مسجد تیل متقابل مالک
 اور قبض نہیں اور بعض و جن قبضہ و ملک مقصود ہے جیسے سبیل یا دریا کا پانی خشک کر گاس وغیرہ
 انہیں سے تقدیم و ترتیب کا لحاظ کرنا چاہیے مثلاً ایک شخص مسجد میں بیٹھ گیا یا راہ میں چلا جاتا ہے یا
 طرف وضو و نماز یا سبیل یا دریا کا پانی اپنی برتن میں کر لیا یا خشک کر پڑ لیا یا گاس کو ملی یا پڑھ
 حماقت و مراحت کا حق نہیں ہے۔ پہلا آدمی مستحق اور قابض ہو گیا ایسی ہر خرمی یا شکر وغیرہ کہ

۴۰ اور نہ سبب غلب زمین کے حرام مگر جربانی بارش یا کڑوئین یا دریا کا برتن یا حوض وغیرہ میں محفوظ کیا جائے اور

[illegible]

جیسے کہ بوترکی چھتری تو ممالک بودیگا اکثر لو تاقی (کرکارو مال جو زمین یا دریا یا پیر
 است انکار پس اگر خلقی ہے پس جو ابر - موقی - لوباب - سید - یازمی - سوزا - وغیرہ اسی اصول
 اکثرین اور اگر وضعی ہے یعنی کینو دفن کیا ہے تو کثرت نہ اور کثرت کی تین قسمیں ہیں ۱۔ اسلامی جیسے
 کہ کی علامت اسلامیہ ہو جیسو کسی مسلمان بادشاہ کا سکرایا ہے مخصوصہ اہل اسلام سے کثرت کثرت جیسے
 کہ فی نشان کثرت کی ہر سے مستحب یعنی کوئی ایسی علامت نہو جس سے تمیز و تفسیر ہو سکے اور یہ
 بعضو کو نزدیک کثرت اسلام کی حکم میں ہے اور بعض کے نزدیک کثرت کفر کے حکم میں ہے اور وہ مقام
 جہاں کثرت یا معدن نکو چار قسم کے ہوتے ہیں ۱۔ مباح جیسے پھاڑ جنگل ویرانہ و حشری خراجی یعنی
 وہ زمین جس پر حقوق سلطنت خراج یا عشر واجب ہوئے مملوک کیست یا باغ وغیرہ کا محفوظ
 جیسو کہ اور اطراف وغیرہ پس مباح و حشری و خراجی میں معدن ہو یا کثرت کفر یا نیوالی کا حق ہے اور
 خمس حق بیت المال ہے اور مملوک و محفوظ میں معدن مالک کا ہے اور خمس واجب نہیں
 ہاں ایک روایت میں ارض مملوک میں بھی خمس ہے اور کثرت کفر و سنی ملیگا جسی اول فتح میں
 سلطان نے مالک بنایا ہو یا او سک و رثہ لین ورنہ وہ مسلمان مالک مشہور جس سے پہلو کوڑا ایک
 معروف نہو گیا اور وہ موجود یا مسلمان نہو تو وہ حقان قابض ہے ورنہ حق بیت المال ہے اور کثرت
 اسلام ہر حال میں لفظ ہے یعنی وہ پڑا ہو مال جسے پانیوالا ایک وقت تک مشہور کر کے اگر غنی ہو تو
 تصدق کر دی اور فقیر ہو تو چاہے خود خرچ کرے چاہے تصدق کرے اور جب مالک مطلع ہو تو
 او سے اختیار ہو گا کہ مال کے یا ثواب خمس او میں چیر و چین ہے جو گیل سکتی ہیں جیسے چاند و سوزا
 لوبانیا وغیرہ اور کسی میں نہیں اور حر و مستاسن اگر باذن امام زمین کہو ہو اور کچ پاسے تو

الاصول ہر حال میں مشہور کر کے پانیوالا ایک وقت تک مشہور کر کے اگر غنی ہو تو تصدق کر دی اور فقیر ہو تو چاہے خود خرچ کرے چاہے تصدق کرے اور جب مالک مطلع ہو تو او سے اختیار ہو گا کہ مال کے یا ثواب خمس او میں چیر و چین ہے جو گیل سکتی ہیں جیسے چاند و سوزا لوبانیا وغیرہ اور کسی میں نہیں اور حر و مستاسن اگر باذن امام زمین کہو ہو اور کچ پاسے تو

عفو و عود باطل ہو سیکر کہ ان سے کیا مدار سب اور قنوت پر تو رو و غیر منتقل ہوا و قنوت و قنوت
 اور معاوضہ لازم اور جب مال معین و مقرر ثابت ہو یا تو اس مال کا منتقل کردنیہا جہاں شہری
 جائز ہو و قنوت سلطانیت اور تخت و تاج میں جو بلا قدرت رعایا ملال کرتی ہیں نہ حق انہا کے حق
 خطیہ خوانی کے حق و سوزنی کے حق و کج خوانی و غیرہ انکا انتقال اور معاوضہ بھی بشرط رضا و سلطان
 و مقتدرین و غیرہ جائز ہے جیسا کہ تصریح کی اسکی شامی نے مسئلہ نزول و طائف میں اسناد حسنہ
 اور دلائل مرجمہ سے حق تفتیش یہ مسئلہ دنیا اور کثیر الشیوعہ ہو اور قول سید اسمین بابا بنین جانا
 فرمائیے نزدیک اسکا معاوضہ و انتقال صحیح ہے اور یہ شبہ کہ جب مصنف نے کتاب جمع یا بہ
 کی تو مالک کو ہر قسم کے تصرف کا اختیار پر مرتفع ہو بدین طور کہ مشتری کو اصل کتاب اور اسکی ہر جزو
 پر ہر انداز سے بیچنے پر کمال اختیار ہو اور چاہتا امر آخر ہے کہ کتاب کی منافع و نقل منتفی ہو گئی اور قابل
 عفو و عود نا سلیقہ ہے کہ جب ہر حق منع مسلم ہے پس اجازت دنیا اس حشاکا انتقال ہے
 اور نقل مستغرق ہر غرض کو پس جب زید نے عمر و مصنف سے کہا کہ اگر تم سو اعرہ ہمارے تمام عالم
 کو اس کتاب کی چاہیے تو منع کرو تو ہم اسقدر مال دینگے اب یہ اجازت عمر و کی مخصوص زید کی نسبت
 اور مخالفت اسکی تمام عالم کی نسبت کیا ایسا فعل نہیں ہے جو مستحق معاوضہ سمجھا جائے اور یہ شبہ کہ
 اس اجازت سے زید کو حق منع و اجازت کا فائدہ پیدا ہوا صحیح نہیں اسلئے کہ جب عمر و نے زید کو
 اجازت اور اختیار تمام دیا تو زید اپنے حق کو محافظت پر مختار ہے اور اسکی طرح اوسے اپنے حق کو
 جو طور دنیا بعض یا کمال میں اختیار ہے اور ظاہر ہے کہ حاجت اور ضرورت اسکی مخصوص کتاب
 عنیم کہ اسکا شائع ہوا اور تعامل اسکا شائع اسلئے کہ ہر مصنف یا کسی امر کے سوجدہ کو دو دقتیں پیش
 آتی ہیں پہلی اگر نہ چھپائی اور شائع نہ کرے تو بالکل محنت ضائع ہو اور خلق کو نفع نہ مل سکے
 بخلاف سلف اگر کفایت نقل و کتابت کی رکت نہ تھی لے اگر چھپو اگر اور غیر مقبول ہوتی تو نقصان
 ظاہر ہوتا اور مقبول ہوتی تو دوسرے تاجر فوراً چھاپ لیتے اور وقت کا رجا نہ توہین کرے مصنف
 طبع اول بطبع آخر کہیں زیادہ ہو اگر تہمین پس اس بچار کیونکہ نقصان ہوگا اور منافع اسکی
 ہی روئے آخرت و عفو و عود میں برکات اسدرجہ کہ نہیں جنکو حکمت شرعی سرسری نظر سے دیکھو
 اگر کہ شبہ ہم جو زید ابھی ہو سکی تو دلیل جو انکی حاجت اور انتفاع خلق اور نظر حقین

لکھنؤ سے پتھر آج تک پانی پینا حق اصل پانی پینا حق لکھنؤ کی برکات ہوئے ہائے اور رہے گا حق

اور اس وقت ملک و ملت سے شغل و سب سے سب کو بن نہ پہنچ سکیگی یہ نعمات و احسانات کہ
 دوسری یہ قبل و بعد موجود اور نہ قبل قبض ملک میں اس ملک پر اگر ناخوش اور دنیا دار نہ ہو
 نہ قنار اور حب و غش و غش کوئی شرمین تو انتقال و عین کیسی اس طرح شمال بنیت جو دار السلام
 میں نہیں آیا حکم عدم زمین جو واجب دار الاسلام میں لایا گیا نہ قبل تقسیم ملک نہیں ملک جو دار
 و شکیل ملک شریعت اس ملک کو ملک خودست و ملازمی کے حقوق زمین داری ہی سے جو دار نہیں
 اسلم کہ اگر ملک حق حاصل ہو اور ملک دوسرے شخص کی ہے تو حق جو دار ملک جو دار میں نہیں
 (شام) اور اگر ملک بھی ہے تو یہ نافع ہی اجاریں محسوب ہو گا وہاں بے غایہ پر جو دار نہ ہو جائیے
 کہ اصول لیا اب اوس بلایا لایا اب پر جو دار ملک میں اور اوس گھر کے رہنے والا اور دوسرے چاہے تو پانی
 اوس ملک بہت آبادان سوزانی لیتے تھے اس ملک کو بھی ہی حقوق حاصل ہو گا یا ملک گھر چاہے اور اور کچھ
 ہوا جو دار اور کچھ استقامت حق علو جائز ہے اور اگر اور کچھ نہیں تو نہ استقامت جو دار نہ ہو چھ عدم جواز
 یہ طلب نہیں کہ یہ معاوضات حرام ہیں بلکہ اگر باہم ایسی معاوضات قرار پا جائیں تو معاوضہ حلال اور
 فضا و غیر لازم ہو گا اسلم کہ حق وعدہ ہر تحقیق ان مسائل میں یہ کہ جو فقہانے حقوق مجرہ کے معاوضہ
 نا جائز قرار دی ہیں اوس سے وہ حقوق مراد ہیں جو مجرہ ملک سے اور لوگ کے احکام کی تفصیل مذکور
 ہوئے مگر یہ مسائل مشکل التاویل اور مختلف فیہ ہیں اور ارفی و اولی یہ ہے جو عاجز نے منصب کیا اسلم
 کہ عرف و حاجت و مطالبات اصول اس میں زیادہ ہے و آقا حکم صلح میں وجہ ہر اسلم کہ اب
 انفاق و صلح دعوی ساقط اور عوض لازم ہو جاتا ہے اور عوض اگر مستحق تھا تو بقدر استحقاق دینے
 والے کے ذمہ عائد ہو گا مثلاً زیادہ صلح میں دو مکان دیے ایک مستحق تھا اوس کو قیمت ادا کرے اور
 بدل میں رنجیب اور قسین اور تسلیم کے قدرت شرط ہے اور یہ کہ انوال ممنوعہ محرم سے نہ ہو مگر سب
 منہ میں کوئی شرط نہیں اسلم کہ وہ ساقط کیا جا تا ہے اور جب حقوق کو مقدار یا ثبوت میں اضافہ میں ہو تو
 جب قدر کم یا زیادہ دیا جائے عقود احسان ہے مگر سب واپسی کا حق نہیں اسلم کہ دعوی گویا بنا حق کم
 کرتا ہے اور مدعا علیہ مال خرچ کر کے ذمہ پاک کرتا ہے اس صورت میں واپسی کیونکر ہو سکتی ہے مسئلہ
 حق مالی جس قسم کا ہو اوس قسم کا عوض لینا چاہیے تاکہ شہر ہو اسے بچر مثلاً زید و عمر و نے ایک کھیت
 کیوں کا ہو یا اور صرف زید نے اوس کا لیا اب ایک مقدار غلہ پر صلح ہوئی تو کیوں نقد ہوں یا نقد

اور بیشی حسن خلاف ارادہ ہوا اور اگر یوں کہنا کہ یہ چیز اس قدر راس قیمت پر پہنچی تو بصورت کی مشتری
 بخیر اور بقدر بیشی بائع کو اختیار نہیں اور قیمت بیش و کم نہ ہوگی کیونکہ بیان و صفت بعد مقدار
 مستفود نہیں پس اسکی وجہ سے حسن بیش و کم نہ ہوگا البتہ ایک غلام بیجا اور کماہ کا تب ہر باب
 ارادہ کا تب نہیں تو خریدار واپس کا حق رکھتا ہے اور اگر کا تب ہی ہے اور شاعر ہو تو بائع کا حق کوئی ہے
 نہ ہوگا اسے ایسی بانٹ اور پیمائش چاہیہ موجود ہوں اور مقدار معلوم نہ ہو اور بیع فی الفور دیا تو
 تو جائز ہے جیسو ایک آنی کے جو اس بچہ کے برابر یا گھڑی بہر نیچے کیونکہ گو مقدار معلوم نہیں
 مگر بیع اشارہ سے معین ہو گیا خلاف سلم کہ اگر اوسین بیع قرض ہوتا ہے پس اگر یہ پیمانے یا
 وزن ضائع یا ناقص ہو تو اثر از بیع کا غیر ممکن ہو گا اور جامع صیغہ بیع قاضی یا سلطان کو نرخ
 کوئی حق نہیں ہے مگر جبکہ فرعام اور عین فاحش ہوتا ہو اور قاضی مسلمانوں کو حق فکلی محاطت
 عاجز ہو جائے مثلاً نرخ مقرر کر نہیں کہ مضائقہ نہیں بلکہ اجرت وزن وکیل شہادت بیع
 وغیرہ دوسرے بائع ہر اور وچر کا کنا پر کھنا اور تحریر پیمانہ وغیرہ بندہ مشتری ہر وچر جو شہدائیں ہوں
 دوسکا چہنا منع ہے دوسرے جنس مال جیسے گندم بغوض گندم یا جو بمقابلہ جو اس طرح نہ بیچے
 جائیں جس سے اونکی مساوات کا یقین نہ ہو سکے جیسو اشارۃ تخمیناً وغیرہ کے بائع و مشتری کو طرہ
 ہر وچر وکیل نہیں ہو سکتا مگر خارج میں جائز ہے پس ولی یا وصی یا وکیل اپنے لیے اپنی توسط اور
 ولایت سے نہ بائع یا وکیل کا مال نہ خرید سکتا ہے نہ اپنا مال اونسکے ہاتھ بیع سکتا ہے مگر صیغہ کے
 باپ کو یہ سب اختیارات حاصل ہیں (بہر ایہ کتاب الرہن) مسئلہ زیر کو مکر نے ایک مکان
 خرید لیا وکیل کیا اور عرصہ ایک مکان بیچ کر وکیل کیا اسب زیر عرصہ کا مکان مکر کے لیے نہیں لے
 چلتی و النبا تمہارے اور بیع اسکو فریعی سے باطل ہے ضرور ہے کہ بائع مال کا مالک یا وکیل
 ہو ورنہ بیع موقوف رہے گا جو مال بوجہ خیاری عیب یا خیار روت یا خیار پسند کی واپس کیا جائے
 اسکو بار بار یکبار مصارف مشتری کے ذمی ہو گئے (عالمگیری) مگر جبکہ بائع سے تھرا کر لیا ہوا اور
 جبکہ مال بائع یا اسکو گماشتہ کو نہ لیا و مشتری ذمہ دار ہے اور جس چیز کے لیے بار بار واری
 ضرور ہے وہ اوسے مقام پر پہنچی جائے جو جان خریدی تھی (شامی) یا جس مقام کا تھرا کر لیا گیا ہے
 الاہم محمد کے نزدیک نہ مشتری جہل کے بیع جائز ہے نہ اونکی ہلاک کر سوائے ہر ضمان (عالمگیری)

۱۲۰ شرح نام با کچھ کتبیں بیجا جائز ہے اور اسکی تین صورتیں ہیں اول قبل ظہور ایسی بات کہ بزرگوار یا صاحب
 کلمہ سے پہلے مستجاب کیا مشرع ہو پس شکل اول میں باتفاق بیجا جائز ہے جو دیگر کتب معہ ہم ہرگز نہیں
 پہل بیجا ہو تو کتب بعض محدثین یا بارگاہیہ اور مدت وہ میں کہتے ہیں غائب پہل کب جائز ہے اور کب
 میں کوئی مشاکہ نہ ہو بلکہ شکل دوم میں اگر کتب ایسی کا وعدہ کیا تو باتفاق جائز ہوا اگر یہ شرط نہ ہو کہ خستہ
 پر پہل رہی ہو تو اس میں جو رد و جواب کا حکم دیتے ہیں مگر حوالہ اور فضیلت سے جو ان پر فتویٰ دیا ہوا ہے
 یہ استحسان مروی ہے جو شرط ہے اور ترجیح دی اسو شامی نے اور فتویٰ نقل کیا عالمگیری نے اور ہر ایسی بات
 میں ہرگز کہ اگرچہ حد تک پہنچ گئی ہوں تو امام محمد رحمہ کے نزدیک شرط ترک جائز ہے اور یہ اصل ہے
 کہ تحلیل و سدوم کثیر و موجود کی تالیف سمجھ جائینگے اور یہی حکم ہے کہ اب کا اگر چاہو اسکے پتے تو قافلاً نکالو
 کرتے ہیں گناہ شامی نے کہ ہمارے مذہب میں سخت مندرج ہوا اسکی اور رد و کنا آدھو نکالو عادت سے مشکل
 ہے لیکن ہمارے ملک میں یہ صورتیں کہ صرف پہل آیا اور پہل کب گئے تک نہایت چھوٹے
 چھوٹے پہل بشرط ترک اسکی عدم جواب میں کوئی مشابہ نہیں ہاں اگر چہ پہل پہل بجکر باقی بخوشی یکہ کہ
 جو پہل اور پیدا ہوں یا جو نمونہ ان میں آئے وہ چھوٹے کلمہ غلو کیا یا تا بہ پہنچ گئی آثار قطع نہ کرو تو باتفاق جائز
 اور اگر بعد ظہور تا مہر واقع ہوئے اور باقرار صریح یا بمقتضا عرف یہ قرار پایا کہ بزرگوار پہل خستہ
 رہینگے اور مشتری پہلوں کی محافظت وغیرہ کے لیے درختہ بر قبضہ رکھینگا تو اسکے جائز میں اختلاف ہر
 جیسا کہ ابھی مذکور ہوا اور شکل سوم میں باتفاق بیجا جائز ہر مسئلہ از بد لڑا ایک شو خریدی اور قبضہ کر لیا
 اور قبل از امر قبضہ کر گیا اور سوا اس شو کے اور مال نہیں تو باقی اور دوسرے قرض خواہ برابر ہیں
 (مخبر) اور اگر باقی نے مبیع نہیں دیا اور دشمن وصول کر لیا اور مر گیا تو بیع مخصوص حق مشتری ہو دوسرے
 قرض خواہ اس میں شریک نہیں ہو سکتے کیونکہ مبیع معین و موجود ہوا دشمن غیر معین ہوا اور رضی بہ ثابت
 (مخبر) ۱۲۱ ایجاب و قبول کسی خاص طریقہ سے قرار دینا موجب مناسبت ہے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں
 تھا کہ مال چکا یا سپر باقی تو بیجا و قبول کو مال مشتری کی طرف پسند آیا مشتری نے اس پر لکھی
 پسندیدہ یا ہاتھ رکھ دیا ایسے ہوا اس زمانہ میں در امور بھی جاری ہیں سبب منع ہیں اسلیو کہ ان میں الحاکم
 یا نزاع کا احتمال باقی ہو لہذا جو مال ریل یا ڈاک وغیرہ پر بھیجا جاسے وہ مرسل الیہ کے قبضے میں
 نہیں آتا اور در صورت ہلاک پہنچنے والا ضرر وار ہو جیسے حوالہ کہ محال نقص حوالہ نہیں کر سکتا

۱۲۰ شرح نام با کچھ کتبیں بیجا جائز ہے اور اسکی تین صورتیں ہیں اول قبل ظہور ایسی بات کہ بزرگوار یا صاحب کلمہ سے پہلے مستجاب کیا مشرع ہو پس شکل اول میں باتفاق بیجا جائز ہے جو دیگر کتب معہ ہم ہرگز نہیں پہل بیجا ہو تو کتب بعض محدثین یا بارگاہیہ اور مدت وہ میں کہتے ہیں غائب پہل کب جائز ہے اور کب میں کوئی مشاکہ نہ ہو بلکہ شکل دوم میں اگر کتب ایسی کا وعدہ کیا تو باتفاق جائز ہوا اگر یہ شرط نہ ہو کہ خستہ پر پہل رہی ہو تو اس میں جو رد و جواب کا حکم دیتے ہیں مگر حوالہ اور فضیلت سے جو ان پر فتویٰ دیا ہوا ہے یہ استحسان مروی ہے جو شرط ہے اور ترجیح دی اسو شامی نے اور فتویٰ نقل کیا عالمگیری نے اور ہر ایسی بات میں ہرگز کہ اگرچہ حد تک پہنچ گئی ہوں تو امام محمد رحمہ کے نزدیک شرط ترک جائز ہے اور یہ اصل ہے کہ تحلیل و سدوم کثیر و موجود کی تالیف سمجھ جائینگے اور یہی حکم ہے کہ اب کا اگر چاہو اسکے پتے تو قافلاً نکالو کرتے ہیں گناہ شامی نے کہ ہمارے مذہب میں سخت مندرج ہوا اسکی اور رد و کنا آدھو نکالو عادت سے مشکل ہے لیکن ہمارے ملک میں یہ صورتیں کہ صرف پہل آیا اور پہل کب گئے تک نہایت چھوٹے چھوٹے پہل بشرط ترک اسکی عدم جواب میں کوئی مشابہ نہیں ہاں اگر چہ پہل پہل بجکر باقی بخوشی یکہ کہ جو پہل اور پیدا ہوں یا جو نمونہ ان میں آئے وہ چھوٹے کلمہ غلو کیا یا تا بہ پہنچ گئی آثار قطع نہ کرو تو باتفاق جائز اور اگر بعد ظہور تا مہر واقع ہوئے اور باقرار صریح یا بمقتضا عرف یہ قرار پایا کہ بزرگوار پہل خستہ رہینگے اور مشتری پہلوں کی محافظت وغیرہ کے لیے درختہ بر قبضہ رکھینگا تو اسکے جائز میں اختلاف ہر جیسا کہ ابھی مذکور ہوا اور شکل سوم میں باتفاق بیجا جائز ہر مسئلہ از بد لڑا ایک شو خریدی اور قبضہ کر لیا اور قبل از امر قبضہ کر گیا اور سوا اس شو کے اور مال نہیں تو باقی اور دوسرے قرض خواہ برابر ہیں (مخبر) اور اگر باقی نے مبیع نہیں دیا اور دشمن وصول کر لیا اور مر گیا تو بیع مخصوص حق مشتری ہو دوسرے قرض خواہ اس میں شریک نہیں ہو سکتے کیونکہ مبیع معین و موجود ہوا دشمن غیر معین ہوا اور رضی بہ ثابت (مخبر) ۱۲۱ ایجاب و قبول کسی خاص طریقہ سے قرار دینا موجب مناسبت ہے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں تھا کہ مال چکا یا سپر باقی تو بیجا و قبول کو مال مشتری کی طرف پسند آیا مشتری نے اس پر لکھی پسندیدہ یا ہاتھ رکھ دیا ایسے ہوا اس زمانہ میں در امور بھی جاری ہیں سبب منع ہیں اسلیو کہ ان میں الحاکم یا نزاع کا احتمال باقی ہو لہذا جو مال ریل یا ڈاک وغیرہ پر بھیجا جاسے وہ مرسل الیہ کے قبضے میں نہیں آتا اور در صورت ہلاک پہنچنے والا ضرر وار ہو جیسے حوالہ کہ محال نقص حوالہ نہیں کر سکتا

بیع نامہ خرید و مالگیری اگر نقد اور دین کی قیمت میں تفاوت جائز ہے مگر اس طرح بیچنا کہ اگر نقد و دیگر تو دین و دیگر دین کو خرید و دین کو قیمت ہو اور خرید اگر کچھ تصفیہ نہیں کیا اور مالہ قسم ہو گیا جائز نہیں اور اگر ایک قیمت معین ہو گئی تو جائز ہر زید (بکرے کا نقد ایک مال و سکویہ چا اور قبل و بعد و من مال کا بکرے کو مالہ خرید و دین کو تو اس وقت ویدون یہ کمی ابرا ہو اور صحیح ایسی ہر زید بکرے کا ایک کتاب کی خرید کا فی جرد ۲۴ اجرت پر فیہ بکرے لیا ہر بکرے سے اجرت قبل وقت مال کی بکرے کو مال اگر ۳۰ ہر بکرے کے حساب سے راضی ہو تو کیا مستافقہ اور مستی راضی ہو گیا یہ بھی جائز ہے ۳۱ اکثہ غلہ فروش چکر سے غلے کے بین شرط مول البیروین کہ غلہ آخر بازار تک بکرے اور آخر قیمت مول سے ہر مول اور سپر مشتری اول کا قطع و شب کیا جائز مثلاً زید ایک چکر غلہ کا لایا اور عرو سے کہ مال پر چکر ساہوکار اس شرط پر مول لیا کہ جس منٹ سے غلہ تمہارا بازار میں بکے گا اس سے آوید سیر پا پاؤہ ہر روپیہ ہم زیادہ لینے اور جس قدر شام تک بیکے گا وہی وزن خریدار تکو و منع دیا جائیگا اور باقی ماندہ بھی تو لکر حساب مذکورہ لینے یہ بیع بوجہ جمل بیع و من ناجائز ہے اور اگر نرخ معین کر لیں و وزن کے وقت بائع و مشتری اول یا او کو وکیل موجود رہیں تاکہ ایک ہر وزن و قبضہ ہو پس بیعت مشتری اول پس مشتری ثانی ثابت و منتقل ہوتا جائی تو متناقص نہیں البتہ اگر بائع اول نے مقدار غلے کے بیان نکی تو بیع کل کی لازم نہ ہوگی ۳۲ جس چیز میں ذمہ داری نہیں اس کا قطع حرام ہے لایع مالا یضمن ۳۳ قیمتیں کرنے سے پہلے بائع کو یا اس بیع ہلاک ہو تو بیع منسوخ ہو جائیگی (عقود الدریہ) اور اگر بائع خود ہلاک کر ڈالے تو قیمت عائد ہوگی ۳۴ مشتری کی موت سے مدت اور و من باطل ہو جاتی ہے اور بائع کے موت سے باطل نہیں ہوتی سسکہ زید نے عمر و سے ایک مکان بوجہ دو ماہ خرید کر ایک عینے کے بعد مر گیا اب عمر و زید کے ورثا سے روپیہ نو آلا سکتا ہو اور اگر عمر مر گیا تو اس کے ورثا زید سے نہیں مانگ سکتے عقود الدریہ ۳۵ زید نے زمین بیچ کر اپنا درخت کاٹ لیا مگر کچھ جڑ باقی رہ گئی بعد چند سال وہ جڑ زمین ہوئی یہ مال مشتری کا ہو اس لیے کہ جڑ بحسب رفا سے بائع رہی تھی ورنہ تسلیم کامل و تفریع مبیع نہوتی ۳۶ زید نے کسی تاجر سے ایک درجن چاقو کسی خاص قسم کی خریدیہ اور قیمت کا ذکر نہیں کیا اگر اس قسم و نمبر کے قیمت عاقدین کو خوب معلوم ہے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے فریکے قدر بھی نہیں کر سکتا تو بیع جائز ورنہ فاسد ہر ۳۷ زید نے بکرے سے ایک بارے کر لیا کہ غلام غلام

۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

شرط ہو تو وہ عدم ہو اور کسی وجہ سے شرط ہو تو شرط معلق ہو اور واجب التعمیل اور شکل سوم
 میں بہر حال ہر عدد ہر اسلیو کہ شرط ہو تو واجب العمل ہے اور امر محض یا تحصیل خیر ممکن اور
 وجوب امر مشکوک الوجہ کو نہ کیفت مال الایلاق ہو اور نہ کیفت مرتفع ہو اگر کسی معاملہ میں کو جان
 کہ اول قیمت و قسم و مقدار میں منہجین ہو جائے تو ہر مشتری مدت معین میں باقساط معینہ
 لیا کرے تو بجب معاہدہ بیع منقطع نہیں ہوتا زید نے دوسرے ایک کتاب کی ہزار جلد خریدی
 جو بالفعل تیار نہیں ہیں بعد تیار ہی یہ بیع بطور شرط معاق لازم ہوگی لکن عادت ہر کہ
 مبتذل چیز نہیں کہتا تا دینے بعد قبضہ کیچہ زیادہ لینا اور عمدہ سوال میں دستوری لیا کرے تو
 پس یہ اگر عاقلین میں شرط یا فروغ معلوم ہو تو دینے میں ہو تو اگر بیع ہو اور دستوری جزو شرط
 ہو یعنی خریدی ہو یا ایک آنہ دستوری تھری تو بجب زید نے سولہ روپہ کا مال لیا یہ سب لیا کہ پندرہ
 کا من قرار پایا تھا اور اگر نہ کہ قرار پایا نہ دوسرے معمولی قرائن سے معلوم ہے تو اگر بیع نہ
 برضا و یا بطور افزونی بیع و نمکی من جائے ہر زید نے جبر و ظلم ہو مگر بدون شرط ایسی گفتگو نہ ہوتی
 سوال یا شاید ظلم سو خالی نہیں لیکن جبکہ بیع و مشتری میں جبکہ آہو تو بیع صحیح و لازم ہو
 اسلیو کہ بعد ایجاب و قبضہ کی گئی نہ نزع اور شرط کا اثر مرتب نہیں ہوتا شبہ جن چیز و نمکی ناب یا
 تیل یا شمار میں زیادتی یا اصل طلاح عام معروف ہو وہ چیز میں اوسے حساب ہو کہ بین کی شہاد
 خبر نہ جسکی پیسیری چہ پیسیری بھی جاتی ہے یا آم جبکہ اسلیو کہ بین اٹھائیں پنجو کا کہیں چہ
 پنجو کا سمجھا جاتا ہو لیکن جبکہ مقدار افزونی معین نہ ہو جبکہ گوشت جو عموماً بہت جگتا ہوا لگتا
 یا ایسی اور چیز میں تو بیشک زیادتی کہ نسبت مشتری کو دعویٰ کرنا خواہ ظلم ہے خواہ سوال اور
 یا مع اگر اپنی رضا سے دے تو اوسے اختیار ہو لیکن عالی ہمت محتاط انسان کو کیا ضرور ہے
 کہ مقدار قرار دادہ سے زیادہ لے اور یہ گمان کہ بیع کی کم تو لے ہیں اسلیو زیادہ لیا جاتا ہو
 جو بیع اسلیو کہ اول اقلین کی کا کہ نہ کو قوم مقدار کی کے معلوم نہیں ہے یا نور حرام ہو یا
 اوسکی ہدی اور اسکا چٹرا اور فروغ کیا گیا ہو تو اسکا گوشت چرے بیچا جائے نہ سوا
 آدمے اور خنزیر کے لے زید نے گوشت ۲ سیر منی لیا اور صنعت قطع
 معین لگیا تو بیع فاسد ہے مگر جبکہ قبل قطع معین ہو جائے تو صحیح ہوگی اور بعد قطع از سر نو

میں معائنہ نہیں اور اگر شہر میں جا یک ہمالین پر خریدی ہو تو ہم معین کریں یا اگر کسی صبیح صبح پر اسلیم
 کو شہر میں سب ایک قسم کی ہوتی ہے اور گشت مشافہات اگر کچھ الیاد جانب قطع نہ معین کیا تو
 بیع باعتبار عرف صحیح ہوئی اسلیم کہ تھان کو دو کنارہ ہوتی ہیں ایک نہایت عمدہ اور دوسرا دوسرے
 اسلیم عرفا اس طرف سے کچھ اوتار جاتا ہے پس جانب قطع معلوم ہوئے نزدیک تھان یا ایک کچھ
 پورا زونہ حساب سے سولہ یا ایک کنارہ تھان کا بلانیت نزدیک لیا چاہو اسلیم کہ عرف یہ ہے کہ تھان
 اگر کنارہ کی قیمت نہیں ہوتی اگرچہ کچھ دھنیں الیاد عرف ہوا دینیں بایع کو مذنیہ اور قیمت زیادہ
 لینے کا اختیار ہے باب اور بعد اسکو دادا یا وہ شخص جو نابالغ کا ولی قرار دیا جائے اسکی
 طرف سے خرید و فروخت کر سکتا ہے جبکہ نابالغ کو حاجت ہو یا کہ اگر لالہ نفع ہو اور خود بھی یہ لوگ
 یتیم کا مال خرید سکتے ہیں جبکہ غین فاحش نہ ہو اور اپنا مال ہی یتیم کے لیے خریدا سکتے ہیں جبکہ غیر کی
 حاجت یا منتفعت ہو البتہ اگر باب، چلن اور فاسق ہو تو بخوف اضرار و خیانت نہیں جائز ہے
 (مالگیری) یتیم کے مال اور ذات کی نگرانی اور خیر خواہی اولیاء پر لازم اور حبلہ مسلمانوں کو کے لیے
 بموجب حسنات ہو جب آدمی کسی یتیم کا ولی ہو تو نہایت احتیاط و انصاف و خدا متبتہ معاملہ کرے
 اور اسکا مال ناحق نہ خود کھائے نہ حنا لے ہو ورنہ ۵۰۰ جب کوئی چیز مثلی واجب الادا ہو قیمت
 دنیا جاکر نہیں مثلاً زمین سے عروس ایک گھر سو روپے کو یا بعض دس من گھیسو کو خرید یا لگی یا شکر
 یا غلہ اسکا حسب کر لیا اب روپے یا گھیسو یا لگی یا شکر یا غلہ دنیا چاہیے مگر جبکہ وہ شو معدوم ہو جا
 جیے شکر ممکن ہو تو قیمت پر فیصلہ ہو سکتا ہے ۵۰۰ زید فرہندوستان میں ایک کتاب چار روپے کو
 بیچی اور دھن میں مشتری سو یہ تصفیہ ہوا کہ چار روپے کو قیمت لیا اب قیمت باعتبار مکان و زمان
 بیع واجب ہوئی پس اگر ہندوستان میں چار روپے کا نہ ماشر سونا اوسدن ملتا ہو تو وہی
 ماشر لیگا نہ بیش روکم دشامی، ۵۰۰ زید ذال بجیکہ شرط کی کہ اسکی قیمت کو روپے کو عوض
 ناکو فلان مال لیگا وہ مال معلوم ہو یا مجہول شرط فاسد ہو اگر داخل عقد ہو اور بعد ختم بیع قیمت قرار
 دادہ لازم ہوگی ۵۰۰ اگر دونوں نے تمسخر اور نہ ل میں بیع کی متعقد ہوگی اور نکاح اور طلاق
 اور خلاق ہو جائیگا ۵۰۰ مدیون کو کوئی مال دین کے پاس بھیجے یا کہ قیمت بازار مجر اسے
 حساب کر لے اور قیمت دو لون کو معلوم ہو تو بیع جائز ہوگی ورنہ نہ دشامی ۵۰۰ ہندوئی اور

لے اگر کسی بیع میں ہے کہ ہندی شہر یا ہندو شہر یا اگر بر خاندان کو کسی دوسری چیز خریدی یا بیع ہو تو اس میں بیع مقدار کا اعتبار ہے ۱۲

تک داری اور اور بزرگات سلطانی اور وجہ تسلطین کو دفتر میں مرقوم اور خزانہ معمول
 ہو تو زمین یا کچا جینا جا کر نہیں اسلیو کہ یہ خود مال متقدم نہیں اور اصل روپیہ مقبوض ہستہ مقدر
 تسلیم اور فطانت و غیر زمین اگر بیع حق آئندہ کی گئی یعنی استقدر روپیہ چک وید و آئندہ سہم لیا کہ
 تو یہ حق کی ابھی خود موجود نہیں وقتاً فوقتاً حادث ہو کر جائیداد اور اگر پر روپیہ چک وید و آئندہ سہم لیا کہ
 بیع زمین سہم اور بیع زمین کو مدینہ کی گئی تھ جائیداد (شامی) ملک زید فریڈ سے پر روپیہ لیا کہ
 مقولیان وظائف کو کسنا سہم پیش کیا اور سفارش کی کہ آئندہ سہم پاپا کر سے میں دست بڑا
 اور حاکم کے منظور کر لیا استقدر زمین زید نے جو کہ لکھ سے لیا وہ بطور وعدہ و خراج احسان
 قیمت بخرات اسکو کہ زید نے عمر کے ہاتھ ایک شریعی اور کہا کہ بیع کر کے پاس سہم اور سہم
 لیا اور کر کے دنیا اور عمر و سہم سے لیا منظور کر لیا تو یہ بیع صحیح ہوگی مگر اصل فیصدہ
 زید پر جو کہ بیان حق یعنی بیع موجود و ثابت ہو اور وظائف میں مقفود اور حادث
 زید نے ہزار کمال مدینہ طور خرید کر فی ہادہ دو سو روپیہ کا لنگر اگر کل مال موجود ہو اور شرط
 صلب عقد میں داخل نہیں ہو سب مال باک گیا اور شرط کا اثر بیع کی حیثیت سے کہ نہ پڑے گا
 اگر مال موجود نہیں تو یہ وعدہ بیع ہر البتہ یہ شرط کہ بائع ضرورتاً قرض نہ کیا وعدہ منقض ہو اور
 وعدہ کہ کسی قدر روپیہ شری کا پیشگی رہ گیا بحیثیت بیانہ صحیح ہے سکتا وہ معاملات جن
 اور عدم جواز و دونوں کا وکیل ہو سکتی ہے اور کسی طرف انقض صریح نہ لکھ اور فساد کا خوف نہ
 اگر ابتلا عام اور ضرورت شدید ہو تو جواز کی تاویل اولی ہے ایسا کہ استدر رتین عموماً مسلمان
 سے بچیں گے اور فعل او کی اتباع شرع سے متبرک ہو جائیگا اور خلاف شرع امور کا رواج
 اور جائیداد اور مخالفت مقام اشتباہ میں اگرچہ احوط ہو مگر ہرج اور معاملات کو انسداد اور
 فسخ کا دفع کوس سہم زیادہ مناسب ہے پس پراپیسی نوٹ میں اگرچہ ضرورت ہو مگر شرط
 وال ہے اور منافع رہن کی اجازت میں سود خوری کا انسداد اور اشاعت فساد ہر اندہ
 اجازت نہیں ہو سکتا اور جواز ہندی و اجارہ اشجار و معاملات متعلقہ شرط سلفہ و غیر
 نفس مخالف ہو نہ کوئی فساد بلکہ ترک اشخاص کل اور معاملات میں محل اور موجب تفسیر
 ہے لہذا تاویل جواز بہتر ہے اور (صاحب منتخب مختار للافتیاء) نے تشریح کر دی ہر کہ

فصل در وظائف کا بیع و شرائط فرمایا کہ شرائط بیع میں تاویل جواز اول ہے

ان معارف میں اعتبار نہایت محل کے قراب ہو اور دنیا و دنیا کے امور یا جائز یہ مسلم ہو یا کافر فقیر
 ہو یا غنی دوم حیات اور یہ خواہ ضروری ہو جیسے زکوٰۃ - قربانی - فطرہ - نفقات و اجیرہ - مندر
 کفرہ خواہ غیر ضروری جیسے مہر - غنی کو ان کا لیا نہ چاہیے اور جب تک حالت انتظار نہ ہو
 کرنا درام پر کئی احتکام مختصر بیان کرتا ہوں پہلے کہ کس کو اپنا مال ہمیشہ کر لیے بلا عوض و دنیا حسین
 قبل شرط ہو اور جب تک قبضہ نہ پا کر ملک نہیں آؤ تو آپ کو ایسی مہر کا اختیار ہے مگر یہ جبکہ ذمہ
 رحم رحم کو دیا گیا ہو مل مال ہلاک یا زیادہ ہو گیا جیسے مکان گر گیا یا خام پنچہ بنوایا گیا ہے جس حاملین
 مہر کو یہ کا ضرر یا موجب عار ہو مناسب وقت تک توقف لازم ہو گا مثلاً زینہ نے سحر کو ایک
 شمع اور کچھ سے کدو برتن بیکر کر کے کشتی پر مال لاؤ اگر کچھ بیکر کسی مجمع یا بازار میں کیا برتن کو
 بکریب میں خیسے ہو زمین اب جب تک دوسرے کشتی کے یا عمارت سے گھر میں واپس نہ آئے یا بکریب
 تمام نہ ہو واپسی نہ کی جائے جبکہ کچھ معاوضہ مہر کا دیا گیا ہو تو وہ مہر بالعوض کہلائیگا اور بعد معاوضی کا ایک
 قسم کی بیع سمجھ جائیگی مسئلہ زینہ نے بکر سے شرط کی کہ تو میرا فلان کام کر دے یا اپنی کسی حق سے کدو
 یا فلان چیز دے تو میں بکریب مکان مہر کر دوں اگر بکر نے شرط پوری کی تو زینہ پر مہر لازم ہو اور واپسی
 مستمع ہو ورنہ نہ مجاہد مہر کا یہ لیر لیا جائز اور کر دہ ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء
 فی ہر ایک کتاب بیع و فی قصیدہ مہر کہ مہر کا خریدنا مکروہ ہے مگر جبکہ کمال لیا نکلت و اتحاد کیو جہ ہو
 مہر مہر کہ وہ آپ کو دیکھے یا وہ مہر بخرق حاجت روائی و اعانت مہر مہر کہ نہ برخ مناسب
 مولد و ذوق حق تعالیٰ سے امید و فوجہ مسئلہ ایسا کہ اگر ب و احباب میں جنہیں کمال رہا کیو جہ سے
 غیرت نہیں رہتی اور ایک دوسرے کا مال بے تکلف مستعمل کیا کرتا ہے اور جنہیں نہ سوال محتوج ہے نہ ذکر
 مہر مہر کا استعمال مکروہ ہلاک یہ باہمی بے تکلفی اور اجازت اور انبساط کا نتیجہ اور موجب اثریاد محبت ہو
 اور ان مختصرت سے اگر شرط لم شالص سے کہنا ناو غیرہ طلب فرمایا ہے البتہ جبکہ ایسی شرط بولے جا کہ جن جو
 سوا لایا ہے پر صاف مساوت و االت کر تہوں تو اوسیک حکم دیا جائیگا صدقہ واپس نہیں ہو سکتا
 صدقہ مہر ہو ورنہ اگر خیر کرنا اپنے نفس اور عیال اور ازواج پر بھی صدقہ ہو اور موجب اجر و عظیم
 حضور کو صدقہ لینا یا باریہ نہیں سوال جو محتاج کسب پر قادر ہو یا جسکو پاس انگین کی قوت موجود ہو
 اوسے سوال حلال نہیں اور سائل جو کچھ مانگ کر جمع کرے وہ مال خبیث ہے (عالمگیر نے)

حکام اسوال بالعلم و انما کسب مہر کہ وہ آپ کو دیکھے یا وہ مہر بخرق حاجت روائی و اعانت مہر مہر کہ نہ برخ مناسب
 مولد و ذوق حق تعالیٰ سے امید و فوجہ مسئلہ ایسا کہ اگر ب و احباب میں جنہیں کمال رہا کیو جہ سے
 غیرت نہیں رہتی اور ایک دوسرے کا مال بے تکلف مستعمل کیا کرتا ہے اور جنہیں نہ سوال محتوج ہے نہ ذکر
 مہر مہر کا استعمال مکروہ ہلاک یہ باہمی بے تکلفی اور اجازت اور انبساط کا نتیجہ اور موجب اثریاد محبت ہو
 اور ان مختصرت سے اگر شرط لم شالص سے کہنا ناو غیرہ طلب فرمایا ہے البتہ جبکہ ایسی شرط بولے جا کہ جن جو
 سوا لایا ہے پر صاف مساوت و االت کر تہوں تو اوسیک حکم دیا جائیگا صدقہ واپس نہیں ہو سکتا
 صدقہ مہر ہو ورنہ اگر خیر کرنا اپنے نفس اور عیال اور ازواج پر بھی صدقہ ہو اور موجب اجر و عظیم
 حضور کو صدقہ لینا یا باریہ نہیں سوال جو محتاج کسب پر قادر ہو یا جسکو پاس انگین کی قوت موجود ہو
 اوسے سوال حلال نہیں اور سائل جو کچھ مانگ کر جمع کرے وہ مال خبیث ہے (عالمگیر نے)

حاصلیت اپنا مال پر چند دن کے لیے کسی کو قرض کر دینا کہ وہ نفع حاصل کرے پس یہ اجازت
 زمین و موقوفہ جو تو شرط سے زیادہ تعمیر کرے ورنہ عذر اللہ ماخوذ اور صورت کسی نقصان کے
 ضامن ہوگا اور زمین اور موقوفہ نمونہ تو جب تک مالک طلب کرے استعمال جائز ہے اور دوسرے کو
 بھی ستاروی سکتا ہو اگر وہ شرط اختلاف استعمال سے خراب ہو مالک کو ہر وقت اختیار ہے کہ اپنا مال
 واپس لے کر موقوفہ میں قبل وقت و عذر خلائی ہو جان چکے وہ ایسی ضرورتوں میں جو جنگا ذکر ہے
 میں گزر لیا زمین بغرض زراعت لی تھی اور کسیت ابھی تیار نہیں تو وہ مال یا زمین باجرت مثل
 وقت حاجت تک مستعیر کے پاس رہی مسئلہ زمین موصوبہ پر باغ لگایا یا مکان بنوایا تو اگر زمین
 موقوفہ تھی اور مالک ذوق قبل وقت واپس طلب کی یا کوئی مدت معین تھی ان صورتوں میں مالک زمین
 کو مع باغ یا مکان کے لے لے اور مستعیر کو قیمت حوالہ کرے اس لیے کہ اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے اسے
 عموماً کو دینے یا باغ کاٹ لینے پر راضی ہو اور زمین کا کوئی نقصان نہ ہو اور اگر بعد مدت طلب کی تو
 ضرورت ہے کہ مستعیر انعام لے لیا گئے اگر زمین کا نقصان نہ ہو ورنہ قیمت کٹی ہو کر دقتوں اور کدھی ہو
 عموماً کی بیگی اس لیے کہ مالک پر کچھ الزام نہیں ہے (یہ سب ہر ایسے معاملہ میں ہے) جن چیزوں سے بدون
 ہلاک عین نفع نہیں مل سکتا جیسے روپیہ یا غلے انہیں عاریت نہیں و قیمت میں شرط ہے کہ
 اسے دھبی حربی ہو وراثت ہو وراثت تو مال سے زیادہ وصیت کی صورت بعد موت دھبی و بعد
 تکفین و اداسے دین واجب الادا ہے اگر وصیت تمام مال سے زیادہ کے اور وراثت را منی
 ہو گئی یا اور کوئی وارث نہیں تو بیشک بقدر وصیت ملے گا ورنہ دھبی تمام مال کی اس کا نام سکتا ہے
 سکا ایسا حکم نافذ ہے جس کو ذریعے سے سکو ایک قیمت معین پر مروج ہوتا ہے جس اگر مسابک مشن
 اصلی لینے چاندی سونا ہے تو اس شے کے جائز ہونے میں کچھ کلام نہیں اور اگر مشن حکم لینے صرف
 سکے کے وجہ سے یا اصطلاح عام یا بحکم سلطان مشن قرار پایا ہے تو اس کو دقتیں ہیں اول
 مال مشن و مہ جیسے فلوس و غیرہ کہ اگر وہ مشن نہیں تب بھی قیمت ان کی قیمت رو بہ
 قریب تریہ جو وہ اس وقت کہ جو بقیہ کوئی مال نہیں اور جب رو بہ قریب ہے تو یہ نسبت مشن و
 منعدم سمجھ جائیں جیسے شامی نوٹ پس سکا اول لینے فلوس و غیرہ مشن صحیح ہیں اور جب ان کا
 مشن اصلی ان پر ترتیب ہو کر گھر سے تقابض الیدین قبل الا فراق شرط ہو گا (عالمگیری) ہے

یہ سب ہر ایسے معاملہ میں ہے جن چیزوں سے بدون ہلاک عین نفع نہیں مل سکتا جیسے روپیہ یا غلے انہیں عاریت نہیں و قیمت میں شرط ہے کہ اسے دھبی حربی ہو وراثت ہو وراثت تو مال سے زیادہ وصیت کی صورت بعد موت دھبی و بعد تکفین و اداسے دین واجب الادا ہے اگر وصیت تمام مال سے زیادہ کے اور وراثت را منی ہو گئی یا اور کوئی وارث نہیں تو بیشک بقدر وصیت ملے گا ورنہ دھبی تمام مال کی اس کا نام سکتا ہے سکا ایسا حکم نافذ ہے جس کو ذریعے سے سکو ایک قیمت معین پر مروج ہوتا ہے جس اگر مسابک مشن اصلی لینے چاندی سونا ہے تو اس شے کے جائز ہونے میں کچھ کلام نہیں اور اگر مشن حکم لینے صرف سکے کے وجہ سے یا اصطلاح عام یا بحکم سلطان مشن قرار پایا ہے تو اس کو دقتیں ہیں اول مال مشن و مہ جیسے فلوس و غیرہ کہ اگر وہ مشن نہیں تب بھی قیمت ان کی قیمت رو بہ قریب تریہ جو وہ اس وقت کہ جو بقیہ کوئی مال نہیں اور جب رو بہ قریب ہے تو یہ نسبت مشن و منعدم سمجھ جائیں جیسے شامی نوٹ پس سکا اول لینے فلوس و غیرہ مشن صحیح ہیں اور جب ان کا مشن اصلی ان پر ترتیب ہو کر گھر سے تقابض الیدین قبل الا فراق شرط ہو گا (عالمگیری) ہے

اگر تین خریدار اور بیس پونڈ پانچ سو روپے رواج جاتا ہے باقی بیس سو روپے کسی خریدار کے
 دانی ہوتی اور رواج چار سو تو مفتی یا برویست کو نزدیک قیمت یوم قیض اور امام محمد کے نزدیک
 قیمت آخر یوم رواج جائز ہوگی (مذاہب مختلفہ) اور اسی پر فتویٰ ہے (خرائنہ) اور امام شافعی کے نزدیک
 بعینہ (دہائیہ) بان کہ نرخ گھٹ جائی تو گزشتہ معاملات میں فرق نہ آئیگا (قاضی خاں)
 ایک پیسہ سے دو یا تین پیسہ نقد۔ اچھوتہ نقدین خریدنا جائز ہے (عالمگیری) کیونکہ مساکین میں دینا
 لحاظ نہیں رہتا اب یہ معہ وہ ہو گوار رعایت رہا اس وقت جنس بانی رہے پس تقاضی
 طلال ہو اختلاف اٹھان اصلی کے کہ انہیں مسکو گیت سر کوئی اثر نہیں ہوتا واضح رہے کہ ہندو
 میں پیسہ نکا دو طرح پر حساب ہوتا ہے گندھون یا گندھون یا پیسہ نکا اعتبار سے مثلاً یہ چیز چار روپی
 یا دو گندھوی یا آٹھ پیسہ کے۔ انہیں باہم خرید و فروخت میں بیشی کی جائز ہے اور اختیار ہے کہ روپیہ
 کے مقابل میں قرض یا نقد۔ اس طرح چاہو پیسے آفر آدھ آفر پاؤ آفر کے اعتبار سے مثلاً یہ چیز
 ایک آٹھ یا دہائی ہے بیشی کی جائز نہیں اس لیے کہ یہ حقیقت میں روپیہ کو خرید نہیں پیسہ نکا
 ارزان ہو یا گران اگر روپیہ کو سولہ آفر بیشی رہے تو ہر اس لیے کہ کوئی مقدار معین نہیں کہیں روپیہ
 کہیں تین کہیں چار کہیں پانچ کہیں چھ پیسہ نکا آٹھ ہوتا ہے اور اس لیے کہ دانی چوتنی آٹھنی کہتے ہیں
 نصف روپیہ روپیہ نہیں کہتے پس جب آٹھ بمقابلہ دو آٹھ یا دھار بمقابلہ عدا رہے یا کوئی پندرہ جب
 بمقابلہ سترہ چوبیس کہی اور یہ قرض میں بیشی متنع ہو کہ نقد میں بوجہ ہونے جنس حقیقی کی منہ
 نہیں آفر ویکوٹو کسی خرید کی طرف منسوب ہیں نہ پیسوں اور اس لیے کہ نکی طرف اور جب وزن منقص
 نہو اور نقد معاملہ کیا جائے تو یہ سکر اپنی جنس سے متفاضل ابھی تک مکتو ہیں جیسے فلوس سے طرف
 سی خریدنا اس لیے کہ اب فلوس محدود ہو گئے وزن نہیں رہے انکی قیمت باعتبار عدد اور طرف کی
 قیمت باعتبار وزن ہوگی لہذا فصل ملال ہے مسئلہ دینے صرف کو ایک روپیہ دیا اور کہا کہ ہم ۲
 گندھون یا دہائی یا دہ پیسے لینگے یہ معاملہ جائز ہے اور سوت لریا دوسرے وقت مسئلہ زید نے
 صرف روپیہ کی آفر آدھ آٹھ لینگے کیا تو یہ معاملہ نقد میں صحیح ہے اور قرض میں فاسد
 واضح رہے کہ ہر کار و رواج حال ڈیل ہے ہو پاؤ آفر کے حکم میں داخل ہیں اس لیے کہ وہ ہمیشہ پاؤ
 آٹھ کو بکتو ہیں بیشی کی اونکو حسب حکم ہر کار ممنوع اور جرم ہر بان اگر یہ قید اوٹھا جائے تو اونکا حکم

مذہب شافعی کے نزدیک ہر کار و رواج جائز ہے

دوسرے خاوس کا ہر دیا گیا سکہ قسم دوم تھیں اس سوال مبتدا کہ بیشک سکیات ناجائز سے ہیں کیونکہ ہر
 سکتا ہو کسی مستحق کو ایسی چیز دیا جائے جس سے بدون لزوم شرط لازمہ و مشرکے دیا یا ناقص نہ پاسکے
 اور ان سکوٹے نفع کیلئے یوں ضرور نہ کرے کہ اس میں قلم و سے سب سے سب سے ضرور اس وقت کو یا خود کر لیا
 سلطنت یا غسوی حکم کا خوف ہو کہ اس سکوٹے کا ایجاد اور وضع کرنا سلطان وقت کو یا خود کر لیا
 اگرچہ بعد حکم کا یا کو حق میں ضرور ناجائز ہے لیکن سوداؤں میں شخص کو جنس کو سے وضع کیا یا جس سے
 اس کو یا پس اور کیونکہ حکم دنیا اور بصورت اس کا بیکار و راج مجبور کرنا یا بیت المال اسلامی یا مصلحت میں
 یا دوسرے امور سے کر اجراء عادت یا کسی مستحق کی حق میں ایک نئی لیے جمع کرنا جو فطن اصنامت ناجائز ہے
 اور مرکب مناس آوری نوٹ وغیرہ میں زکوٰۃ چاند کی وجہ ہو اور تقابض مبدلین ساقط اور جس
 صورت میں ایسے ناجائز سکوٹے یعنی واجب الادا ہوں اور رواج نہ ہے قیمت دنیا پر لگی جیسے زید و الیہ
 کا نوٹ قرض لیا یا کسی مساوی یا اجرت میں اس پر عائد ہوا یا اس کو پاس رہن یا امانت رکھی گئی اور
 اس کو ضائع کر دیا یا امانت یا رہن میں تاخیر کر یا مناس ہو اور رواج جاتا رہا اب قیمت ہو کر
 یعنی ایک ہزار دینی ہو کر نہ وہی شے یعنی کیونکہ اگر وہی کا فذ جو ایک وقت میں ہزار کا مقابل تھا دلا یا جا کر
 تو مستحق بالکل محروم رہے گا اور مدیون پر نفس الامری ہزار واجب ہو اور رواج رہتا تو مدیون کو
 روپے اور نوٹ کسی میں عذر ہوتا نہ نفع نہ نقصان پس اب بھی اس کا نقصان نہیں ہے اس لیے کہ
 مقصود ان سکوٹوں میں غشیت اصطلاحی ہے اور اسی لیے مستحق اس کے لینے میں عذر نہیں کرتا پس
 جب رواج جاتا رہا اور سکوٹیت مرتفع ہو کر غشیت بھی نہ رہی اب اگرچہ صورت باقی ہیں مگر حقیقتہ
 ضائع اور ہلاک ہو گئی پس کوئی مستحق کسی مال بیکار شدہ نہیں لیتا جیسے سود یا جانور جو بڑیا مر جا
 قابل استرداد نہیں رہتا ہاں اگر یہ سکوٹے بطور ذمہ داری نہ ہوں جیسے امانت یا مال میراث یا دوسری
 مہوں وغیرہ تو وہی سکوٹے یعنی دیکھ جائیں گے مسئلہ مستحق کے حکم یا رضاس کو کہیں جمع کر دے یا روانہ کرے
 یا اپنے قبضہ سے خارج کر دے اور قبل از وصول رواج جاتا رہا تو مدیون ذمہ دار نہیں بخلاف قسم دوم
 کہ محض رواج اور سکوٹے سے مقصود نہیں بلکہ اصل میں مالیت ہو اور غشیت عارض ہو اور حسب طرح اٹھان
 وسیلہ حصول اموال میں ہی مال سے ہی مال اور دشمن لے سکتا ہے اب او کو غیر مروج ہو نہیں لیتا نقصان
 نہیں آسکتا کہ بالکل محروم سمجھ جائیں بلکہ بوجہ مخالفت جس پیشی و کم کو تمیز شکل ہے اور کجا

سلیقہ ہو کر اس سے دراز سلفا سلفا بدو وغیرہ اللہ ان جیو دوان اس صورت است اختلاف شکل کا کوئی نہ واقع ہو تو ضائع نہیں ہوتا کہ نہ ہیکر پیشی و دوسری نہ مال تقاضی مسئلہ کہ وہ بیکار نہ ہو جائے یا نہ ہو جائے

مانا کہ قیمت کے خرید اور بیچ جاتا رہا تو بیع قبضہ میں آیا ہو یا نہ بیع باقی اور قیمت سکرو واجب الادرار
 ہو کی بخلاف قدس وغیرہ کہ بیع کا یہ حقیقہ مقابل بیع کر میں اور نوٹ و حشر باعتبار رائے
 قیمت کر میں قرار پاتے ہیں کا غزوات زر اول وہ نوٹ جو تمام ملک فربان میں روپیہ
 طرح ایک معین قیمت پر چلتی ہیں اور نہ لینی والا مجبور کیا جاتا ہے یہ مسئلہ مانا جائز ہے اور نوٹ
 کی قیمت سے ملحق ملک اوسمین فنا ہو پس بیشی دہی اسکی روپیہ سے جائز نہیں اور اشرفی سے
 جائز ہے نیز کہ انان حکم بالضرور کسی اصل میں کفرج ہو تو ہیں اور نوٹ روپیہ کر نام سے وضع کیا
 گیا ہے اور قیمت اسکو روپیہ کر اعتبار سے معین ہے اور اشرفی کا مستحق لینے پر مجبور نہیں ہو سکتا
 جب ایک شہر کے نوٹ پر دوسرے شہر میں بٹا پڑے پس اگر بٹ معین ہے تو بعد منہائی بٹ دہی
 قیمت اصل سے بڑھ جائیگی اور اگر بٹ معین نہیں بلکہ بائع و مشتری کی رائے پر ہے تو یہ مثل تمسک کو
 ہے حکم اسکا اس صفحہ میں مذکور ہو گا وہ وہ نوٹ جو ایسے نہیں اور ان کے قیام قیمت میں
 سے وثیقہ سے نوٹ امانتوان دونوں معین بہت ہوتا فرق ہے انکے پیچہ رہیں کہ جو جب کرینگر
 سرکار سے مانعت ہو اسلیو کہ اصل روپیہ دینو والیکہ یہ عرض ہوتی ہے کہ سود اسکی اولاد کو
 سلا بعد نسل ملی اور کسی قسم کا انتقال اختیار ہی و اختیار کسی اوسکے ہیں سو تب سودی جب کا سود کار
 سے رہتا ہے اور قیمت کم زیادہ ہو اگر فی ہر اور بدون رجسٹری سرکار تک نہیں سکتا کہ نوٹ قسم اول
 جبکہ اول کار و راج نہ ہے یہ چار دن نوٹ مثل تمسک کی ہیں انکا بیچنا یہ کہ نارہن رکنا ممنوع ہے
 اگرچہ کہ دیگر نوٹ خرید اور قیمت میں بیشی دہی ہو یا ان بائع جو بیشی عنقرودی تو منہا کہ نہیں آئیں
 جسقدر روپیہ بطور سود وصول کیا گیا ہے وہ اصل روپیہ میں محسوب کرنا لازم ہے اور زیادہ لینا حرام
 اگر بدون لینے سے انکار کرے تو مالک زر سود اصل میں شمار کرتا جاوے جب پر اہلجا ہو پر تے اور یہاں
 کہ بدون سود کو نام سے دیتا ہے لینے والیکہ مضر نہیں مسئلہ زیر نے میراث میں عمر و کیلیف سے کہنا
 کہ نوٹ سودی پایا اب زیر کو اکیزار روپیہ کامل لینا جائز ہے اسلیو کہ عمر و نے جو روپیہ بطور سود لیا
 نہ وہ عمر کے ملک میں آیا نہ اصل روپیہ میں محسوب ہو اسلیو کہ جو روپیہ سودی نوٹ میں لیا دیا جاتا
 وہ سودی ہر اصل روپیہ نہیں مگر یہ کہ لینے والا یا دینو والا اصل روپیہ کی نیت کرے اور دوسرا سے
 مجبور ہو تو یہ نیت فقہاء و دیانہ سے بڑھ کی مسئلہ قسم کر کو نہیں زکات واجب ہے مگر سودی نوٹ کو نہیں جو ہر

مسئلہ نوٹ کا کہ قیمت کے خرید اور بیچ جاتا رہا تو بیع قبضہ میں آیا ہو یا نہ بیع باقی اور قیمت سکرو واجب الادرار

[illegible]

حکام جنگ کوئی معتبر معاوضہ نہیں دیا جاتا جس کی بغیر ورت و مجبوری جائز ہے نہ تجارت اور
 حقیقت میں یہ مال نہیں مسئلہ مختار الاقتیار میں بعض کا قول یہ بھی نقل کیا ہے کہ اگر مدعا علیہ
 سرکش و شرارت و دارالافتنا میں حاضر نہیں ہوتا یا دین جو اس کی ذمہ ثابت ہو اور انہیں کرتا تو
 قاضی پیادہ و نوکر کا ریر آرسی کرالہ اور خرچہ اس سرکش سے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ مدعی
 کو خرچہ اسامپ مدعا علیہ سے لیا جائے پھر اگرچہ حکام کی نسبت جواز شرع ثابت ہو مگر اس لیے کہ
 مدعو ایسی ظاہر بنا پر جو جس سے مدعی کے صدق اور مدعا علیہ کو ظاہر نہیں غالب ہو جائے جیسے
 لشکر جیشی شدہ یا مدعا علیہ کی طرز تقریر وغیرہ سے مدعا علیہ نے بدون کسی معقول غرض
 اور حق سے انکار کیا ہو اس وقت کہ در شرارت مدعا علیہ کے معلوم ہو جائیگی کیونکہ وہ یقین کر سکتا
 کہ ایسے صورتوں میں مدعی ضرور اپنا حق بذریعہ حکام وصول کر لیا اور حسب قانون سرکار اس سے استفادہ
 خرچ کا بیوہ متحمل ہونا پڑ گیا پس یہ خود باعث نقصان ہوا اس کو نظائر مسائل غرور وغیرہ سے نقل سکتا
 ہیں لیکن وہی مصارف لیا جائے جیسے بنام مدعو ہی موقوف ہو نہ مصارف زائد جیسے بعض بقول
 وغیرہ جو صرف تائید و کرایا استیطاق و دلائل کے لیے ہوتے ہیں اور احتراز اس سے محتاط ہو والہ اعلم
 ہندوی و منی آرڈر ہندی ایک سند ہے کہ تاجر کسی شخص سے روپیہ لیکر لکھدے کہ یہ روپیہ فلاں
 تاجر فلاں شہر میں فلاں شخص کو بمعاذہ اس سند کو اتنا اجرت پر دیا جائیگا اور منی آرڈر کا یہی ہے
 منشا ہے ہر گز یہ حکام کی طرف سے ہوتا ہے انکی جواز اور امتناع میں بہت تاویلین ہیں اور اقوال مختلف
 اکابر سے اس میں کوئی روایت نہیں اس لیے کہ کراہت سنتیہ کہ کتب فقہ میں منقول ہے اور ہندی
 دوسری شے ہے پس قیاس ہندی کا سبب پر صحیح نہیں ہو سکتا پس ضرور ہے کہ بقدر وسعت معلوم
 اکثر منافع و حفظ اموال و امن و راحت عام و ابتلا سے عام تاویلات جواز پر زیادہ توجہ
 کی جائے کیونکہ مشترکین ترقیہ اور مساوی میں وجہ ترجیح ضرور ہے اور قریہ جواز معاملہ اہل اسلام ہے
 اور ترجیح اس و راحت عام میں کیا ضرور ہے کہ امانت یا بیع قرار دیکر ممنوع کر دین بلکہ وہ
 خواہ قرض ہے کہ دائن نے روپیہ دیکر دیون سے اس کو گماشتہ کے نام جو مثلاً کانپور میں ہو حالہ کرالہ
 یا یہ کہ جہان تم یا تمہارے گماشتہ ہوں ہیکر روپیہ لے لیا اختیار ہے اب یہ قرض جو نفع نہ لایا کیونکہ
 دیون سے کسی مقام پر روپیہ لے لیا یا کسی شخص کے نام دیا نہ لیا جاتا ہے اور فی الحقیقت

[illegible]

اور ایسی مرض میں جس میں دو مرتبہ دین مرض ہوا اور دین صحیح سے سو قرا اور قرض مال میں ہون
 سے لازم ہے اگر میت غلبہ ہو تو پورا مال ازیم نہیں اور اگر اوکریں تو زمین میت سے ساقط ہو
 مختصت نہیں ہے ہر حال اگر زمین اس میں محفوظ ہو اور اگر کسی مال حلال شرط نہیں ہے یہ مال میں اسکا
 الحاق ضروری نہیں اگر زمین دیکر سے دوسرے قرض لینے اور کسی مال حرام سے اور اگر تو قرض مال ہو گیا
 مگر اگر کو معلوم ہو تو لکنا چاہیے اور یہ فعل غالی از گناہ نہیں اس لیے کہ کسی مسلمان کو مال حرام دنیا
 ایک قسم کا خالص ہے کیونکہ اگر وہ مال تو ضرور انکار و نفرت کرتا مسئلہ زید مسلم کہ سورہ و پھر عمر مسلم اور اگر
 بند و دو نو پھر قرض ہیں پھر عمر و دیگر سورہ الیٰ حبیب سے پچاس روپیہ سود اور رشوت وغیرہ کو
 بیع کیا تھا اور پچاس شراب کی قیمت و اس صورت میں اگر عمر مسلم روپیہ سے زید کا قرض باؤ اگر کیا
 تو زید کو جان بوجھ کر لکنا جائز ہو گا اور لیا تو عمر یہی ہو جائیگا اور اگر مکر بند و اگر سے تو وہ پچاس جو
 شراب کی قیمت سے لکنا جائز ہے اس لیے کہ یہ انکو حجتیں جائز اور مباح ہیں اور دوسرے پچاس کا جو تشر
 سے مال میں لکنا حرام ہے اس لیے کہ اس میں ملک ہو نہیں اگر زمین یہ قرض کو چوتھی قسم ہے جس میں ہر یون
 اپنا مال دامن کے اطمینان کے لئے اسکی حوالہ کر دیتا ہے اس میں ایجاب و قبول اور مہلت کا قبضہ کامل
 شرط ہے پس ایسی چیز جو زمین کو تعلق ہو علیہ ہو کر مرتن کو قبضی میں نہ آسکے رہن ہو سیکے جسے نصف
 مکان یا شاخ وخت وغیرہ اور جب کا بیچنا بیع ہو اور سکا رہن رکنا بھی منع ہے (عالمگیری) رہن اگر
 ضایع کیا گیا تو قیمت دنیا پر کی اور اگر خود ضایع ہو پس اگر قرض کے برابر ہے یا زیادہ یا مقدار قیمت
 معلوم نہیں تو قرض کا معاوضہ ہو گیا اور اگر قرض سے کم ہے تو بقدر کمی کے قرض باقی رہا کیونکہ مرہون
 بقدر زیادہ قرض امانت اور بقدر قرض مضامین ہو تا ہے مرتن اگر فک رہن کا دعویٰ کرے تو پہلے مرہون
 کو حاضر کر دے یقین مدت از جانب راہن معتبر ہے تاکہ ادا ہو کر قوت حاصل کرے بخلاف مرتن
 کے کہ دوسرے ہر دم و ایسی پر قدرت ہر تین ہیں کسی قسم کا تصرف راہن یا مرتن کو طرحت ہو جائز نہیں
 پس اجارہ یا اعارہ اور بیع اور رہن وغیرہ رہن کا بدو ان اجازت فریقین ناروا ہے کیونکہ یہ تصرفات
 از جانب راہن قبضہ مرتن کو مانع ہیں اور از جانب مرتن ملک راہن کو سنانی مسئلہ زید و عمر
 کے پاس اگر عمر نے بکر کو پاس اور بکر نے خالد کے پاس ایک مکان رہن کیا پس وہ مکان اگر تیرا یا
 اگر لکھا تو زید کو حق ہے کہ خواہ عمر خواہ خالد کا بغض ہو اسکی قیمت وصول کر لے کیونکہ یہ سب اس تصرف

میں نامیب اور خائن ہو کر کسی سے و مفقود الخیر یا بالادوارث مرا یا زائد ہو کر شرارت سے وسعت
 نہیں کرتا زید کو حق ہے کہ زور رہن اگر کسی وہ مکان خالد قابض ہے تو ایک کسی اور قسم کا تصرف
 کرے اور اگر خالد کا قرض اوس مکان پر نسبت قرض عہد زیادہ جو تب بھی خالد کو بقا بلکہ زید عند نہیں
 ہو سکتا اپنا دعویٰ بکرتے کر کیونکہ عمر فاصب اور خالد شریعت کا قابض ہے اور یہی حکم ہے جس سے
 مستعار کا زید فر ایک گھر ٹاٹا عمر کو پاس رہن رکھا اور شرط ہو گئی کہ بکر وکیل بیع ہو یا بعد اتمام عقد
 بکر وکیل کیا تو شکل اولین بالتاق اور ثانی میں باختلاف زید کو حق نہیں ہے کہ بکر کو دکان سے
 حلق کرے وہاں یہ منافع مرہون رہن کر ملک اور مرہون کو پاس امانتا محبوبس رہتو رہن
 اسباب میں کہ یہ منافع مرہون کو حلال ہے یا نہیں بڑا اختلاف ہو مگر مذہب مختار بلکہ امر حق وہی ہے جو
 جناب استاد و مولانا فاضل فخر الا کا بر البوالحسنات مولوی محمد عبدالحمی عفی عنہ الخفی والجلی نے
 اپنی رسالہ فلک المشعرون فیما يتعلق بالتقاع المرہون بالمرہون میں بدلائل واضح تحقیق فرمایا ہے کہ بکر
 ملک رہن چاہے اگر پاس نے بعد تکمیل عقد و قبضہ کیا ہو بشرط اجازت دی تو بطریق ترک اولیٰ
 جائز ہے اور اگر اجازت مقصور رہن یا داخل عقد ہو تو مکمل مکمل اسود ہو اور اگر اجازت خیانت اور
 غصب ہو اور یہ بھی فرمایا کہ بحسب عادت و عرف زمانہ موجودہ اسکی قطع ممانعت لازم ہے کیونکہ
 منہ سے جو چاہیں کہیں لیکن رہن کو موجب نفع اور تجارت اور تدبیر معاش اور منافع کہ
 معاوضہ دین تصور کرتے ہیں و اللہ اعلم باقی التکم اگر سوین و والیک نیک نیت ہوں تو بھی عا
 فتویٰ نہیں ہو سکتا پس اگر رہن فر مرہون کو اجازت دی تو اسرافتیا رہا ہے کہ جب چاہے
 رجوع کرے اور کوئی اثر اس سے عقد رہن پر نہیں پڑ سکتا ہاں وہ مصارف جو مرہون نے بعد
 نفع رہن کا چاہیں رہن سے لے سکتا ہو مثلاً زید فر باغ عمر کو پاس رہن کر کہ منافع اوس کا عمر و کو
 کر یا عمر و فر جو کچھ اوسکی پرورش اور عمدگی میں صرف کیا ہو وہ زید سے لے سکتا ہو اگر زید فر قبل از
 نفع رجوع کے یا رہن چھڑا کر اپنے قبضہ میں لایا اور مرہون کو نفع لینے سے روکا ورنہ مصدا
 عزہول مصارف دوم کہ رہن سے وہ جو مرہون کی بقا و اصلاح سے متعلق ہیں جیسے چا
 گراس - نوکر - باغبان - سائیس - سینچا - بوٹا - مکان کی مرستہ وغیرہ جو حفظ اور واپس
 سی متعلق ہیں جیسے کرایہ مکان و وغیرہ پس مصارف اول رہن کے ذمہ ہیں اور قسم دوم

میں نامیب اور خائن ہو کر کسی سے و مفقود الخیر یا بالادوارث مرا یا زائد ہو کر شرارت سے وسعت نہیں کرتا زید کو حق ہے کہ زور رہن اگر کسی وہ مکان خالد قابض ہے تو ایک کسی اور قسم کا تصرف کرے اور اگر خالد کا قرض اوس مکان پر نسبت قرض عہد زیادہ جو تب بھی خالد کو بقا بلکہ زید عند نہیں ہو سکتا اپنا دعویٰ بکرتے کر کیونکہ عمر فاصب اور خالد شریعت کا قابض ہے اور یہی حکم ہے جس سے مستعار کا زید فر ایک گھر ٹاٹا عمر کو پاس رہن رکھا اور شرط ہو گئی کہ بکر وکیل بیع ہو یا بعد اتمام عقد بکر وکیل کیا تو شکل اولین بالتاق اور ثانی میں باختلاف زید کو حق نہیں ہے کہ بکر کو دکان سے حلق کرے وہاں یہ منافع مرہون رہن کر ملک اور مرہون کو پاس امانتا محبوبس رہتو رہن اسباب میں کہ یہ منافع مرہون کو حلال ہے یا نہیں بڑا اختلاف ہو مگر مذہب مختار بلکہ امر حق وہی ہے جو جناب استاد و مولانا فاضل فخر الا کا بر البوالحسنات مولوی محمد عبدالحمی عفی عنہ الخفی والجلی نے اپنی رسالہ فلک المشعرون فیما يتعلق بالتقاع المرہون بالمرہون میں بدلائل واضح تحقیق فرمایا ہے کہ بکر ملک رہن چاہے اگر پاس نے بعد تکمیل عقد و قبضہ کیا ہو بشرط اجازت دی تو بطریق ترک اولیٰ جائز ہے اور اگر اجازت مقصور رہن یا داخل عقد ہو تو مکمل مکمل اسود ہو اور اگر اجازت خیانت اور غصب ہو اور یہ بھی فرمایا کہ بحسب عادت و عرف زمانہ موجودہ اسکی قطع ممانعت لازم ہے کیونکہ منہ سے جو چاہیں کہیں لیکن رہن کو موجب نفع اور تجارت اور تدبیر معاش اور منافع کہ معاوضہ دین تصور کرتے ہیں و اللہ اعلم باقی التکم اگر سوین و والیک نیک نیت ہوں تو بھی عا فتویٰ نہیں ہو سکتا پس اگر رہن فر مرہون کو اجازت دی تو اسرافتیا رہا ہے کہ جب چاہے رجوع کرے اور کوئی اثر اس سے عقد رہن پر نہیں پڑ سکتا ہاں وہ مصارف جو مرہون نے بعد نفع رہن کا چاہیں رہن سے لے سکتا ہو مثلاً زید فر باغ عمر کو پاس رہن کر کہ منافع اوس کا عمر و کو کر یا عمر و فر جو کچھ اوسکی پرورش اور عمدگی میں صرف کیا ہو وہ زید سے لے سکتا ہو اگر زید فر قبل از نفع رجوع کے یا رہن چھڑا کر اپنے قبضہ میں لایا اور مرہون کو نفع لینے سے روکا ورنہ مصدا عزہول مصارف دوم کہ رہن سے وہ جو مرہون کی بقا و اصلاح سے متعلق ہیں جیسے چا گراس - نوکر - باغبان - سائیس - سینچا - بوٹا - مکان کی مرستہ وغیرہ جو حفظ اور واپس سی متعلق ہیں جیسے کرایہ مکان و وغیرہ پس مصارف اول رہن کے ذمہ ہیں اور قسم دوم

مرتن کوئی گروہ جو بسک از یک کدیر مکان ہی رہا ہن کوئی ہندو بیہ ان اگر قیمت رہن مرتن سے
 لیا ہن ہن یکہ منافع اور سکڑ حاصل ہوسے حقیرا نشتیں اور انکا کل خرچ ہی راہن سکڑ
 رہن اور مرتن کو لاؤم ہے کہ توافر رہن کسٹاوت کرے یا انجو مستی نہ کر یا میل کے پاس رہ کر
 خیر کی پاس رہ کر ہی گانو ذمہ دار ہوگا اور جب راہن مرتن کو قطع ممال کر دے تو کل مصارف ذمہ
 مرتن ہو سکتا ہن اگر راہن او اسے مصارف سے انکار کرے یا انکب بیو حصول اجازت تک
 مرتن کا مالک یا ہلاک ہو سکتا ہو تو مرتن بقدر ارقاضی ضروری خرچ کر کے راہن سے وصول
 کیا اور قاضی خود تو مرتن اپنی اسے سرور کا انکب خرچ کر سکتا ہے ہر چند یہ حقوق مختلفہ قضا و قاضی
 پر مختلف ہن اگر ایسی حالت میں مرتن اپنے حقوق کی محافظت میں منظر ہے اور مثل حق قاضی
 کے مستقل و مختار اور راہن ظالم قاضی اسکی ہر ایہ صفحہ ۵۵۵ آخرباب تصرف و ضمانت مرہون
 میں امام صاحب کو مذہب سے منقول ہے اسطرح منافع اسکی اگر جمع نہ سکین جیسو دودہ بیوہ
 تو مرتن بطور منقول بیوہ ہو سکتا ہو قیمت منافع رہن کا اگر دوسرے ہو جو جو بعض رہن یا تھا تو اوکین و
 گروہ رہن رہن محبوس رہی البتہ منافع منقولہ تک تکفیل نہ اسکو ذمی ہے نہ اوکین مختار جیسو مکانکو
 کہ ایہ پرچہ لانا کیت یا باغ کی درستی و خیر اور اگر گروہ نذر نہ دن اور مرتن اپنی راہی سے کچھ خرچ کرے تو قاضی
 ہو راہن سے نہیں پاسکتا اور وہ منافع جراثی ہو سکتا رہن جیسو جانور کی کچھ خرچہ کرے تو قاضی منافع نہیں پاسکتا
 نیز اگر ایک مکان یا ایک گاؤں پر چلے رو پو کر رہن رہی اور گروہ یا دودہ اور سنگاتین رو پو کر رہا ہو اور
 مصارف ایک دوسرے ہوا رہ مکان یا گاؤں کو ایک برہمین چوت جائیگا اسلیکہ اصل زور رہن للوصفہ اور خرچ
 سے اوکل آمدنی سے اب کہ مرتن کا باقی نہ رہا اسلیکہ اس کو مرتن ہو اور مرتن کو راہن ہو رہن
 بطور گروہ لینا جائز نہیں (خود الدریہ) اسلیکہ راہن نہ اگر لیا تو قبضہ مرتن نہ رہا اور مرتن نے
 لیا تو قبضہ باسحق رہن خود ایک نہایتا قبضہ ہو مرتن اپنی رو پو یا قبضہ کا دعوی کر سکتا ہو مرتن
 کو کو الیہ الحق نہیں ہے شرط کہ اگر اتروہ نو نہیں رو پو یا انگیا تر بیع ہو جائیگی باطل ہے منقولہ در بیع منظر
 اگر مرتن نے اجازت راہن مرہون کو عاریت دیا اب مرتن ضامن نہ رہا اور اگر راہن نے اذن نہ دیا اگر
 نہ رہا تو رہن باطل ہو گیا (دایہ) مسئلہ ہمارے دوسرے گھر مکان یا باغ رہن کو جو جاتی رہن اور کو کسب شرط
 اور کو بہ دن شرط مرتن کو قبضہ رہن رہن کو اذن ہو تو رہن میرے مرتن باطل اسلیکہ رہن میں قبضہ نہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰

کتاب الاجار است

یعنی مسافع پس وہ اجارہ زمین اس معقود علیہ ملک ہو جائے یا نہ ہو زمین مثلاً ایک باغ
 و باغ و پلکار تھی مدت میں جب قدر لاکھ سی خشک ہو یا پل پیدا ہو رہ میرا ہر یکا ہر یکا کا کرد و دہ ہر یکا
 کے لیے اجارہ پر کیا درست نہیں۔ ایسی معاملات میں اگر استدار معقود علیہ کے معلوم ہو کہ تسلیم ہو جائے
 مسافع کی اور شرط لے بھی مخالفت نہ ہو مسافع کا حکم دیا جائے گا اگر کسی زمین کے آسپاس شریکین مجتہدین
 لیکن اول جبکہ اجارہ میں اہل شراک نہیں ہوتی تھی عمل یا منافع مال اس کا قائم مقام کیا گیا ہو یا یہ
 جیسے مکان وغیرہ یا اسل مکان پر کوئی تھی نہیں کرایہ دار صرف نفع سکونت وغیرہ کا اس کے پاس کیا گیا ہو کہ کام لینے کو
 اختیار ہو ورنہ اس ملازم پر ان تیار نہیں اور ایسی ہی ضرورت ہو کہ منافع مال مستقیم و مفید بھی ہوں پس جو منافع
 شرعاً حرام ہیں جیسو اجرت زنا و زنت و غیرہ یا جو منافع عیبت و لہذا زمین جیسو درخت خاص یا خشک کرنے کو
 یا بعض ظروف چاندی سو کے پیشہ آلات وغیرہ صرت و کاروان کر زمینت کے لیے کہ یہ لینا یا جس کے لینے
 باطن ہلاک عین ہے جیسو زم زم یا زیت یا زعفران و وہ منافع غیر محدود ہوتے ہیں جیسو مکان کے نفع
 سکونت برابر حوادث ہو کر رہتے ہیں اور مسافع مجبور فائدہ ہے ہر اجارہ منافع کے لینے میں مستلزمات کے تعین سے
 منافع کی تعیین کی جاتی ہو (ہر وہاں) جس طرح مسافع طرف وغیرہ سے معین ہوتا ہو مثلاً یہ گھوڑا و بھڑا ایک سو
 کے دو کوس یا دو دن کے لیے یا غیر زمین بھڑا و س دو پیر کے ایک سال کے لیے یا غیر کثیر اگر روزگار کا
 تو دو آواز و مرغ ہو تو چار آواز مرغ کسی قسم کے تعین سے صرف جہالت معقود علیہ شرط ہو ورنہ اجارہ فاسد
 ہو گا ہر وہاں جب کوئی زمین یا جانور یا عمارت پر کے تو اسے تو اسے کہ تصریح ہونا چاہی جو اس اجارہ کے لیے
 مقصود اور متعلق ہیں جیسو اس گھوڑا پر وہ آدمی سوار ہونگے یا غلام چیز اس قدر لاوی جائیگی اور غلام
 مقام تک غلام راہ سفر غلام وقت لیجا جائیگے یا اس زمین میں غلام چیز لہوئی جائیگی یا غلام قسم کے
 آدمی بسا (جائینگے) اور اگر بعض تعلقات کی تصریح نہ کی اور معقود علیہ ہلاک یا ناقص ہوا تو اس کی تین ہوتی ہیں

مسافع کی تصریح ہونا چاہی جو اس اجارہ کے لیے
 مقصود اور متعلق ہیں جیسو اس گھوڑا پر وہ آدمی سوار ہونگے یا غلام چیز اس قدر لاوی جائیگی اور غلام
 مقام تک غلام راہ سفر غلام وقت لیجا جائیگے یا اس زمین میں غلام چیز لہوئی جائیگی یا غلام قسم کے
 آدمی بسا (جائینگے) اور اگر بعض تعلقات کی تصریح نہ کی اور معقود علیہ ہلاک یا ناقص ہوا تو اس کی تین ہوتی ہیں

ایک مکان ایک سال کو لیے کر اگر پر دیا اب ہر قطع سکونت پر اور سو قبول کی تجدید پر کسی خواہست پر
نے رت گذر کر بعد سکونت کیا اور مالک فرسخ نکلیا گیا یہی عقدہ درید ہو گیا چھ عقدہ جاریہ احوال
وقبول کے بعد لازم ہو پس اگر مکان ایک سال کو لیے کر اگر دیگر دریا زمین جو دریا مالک تمام مکان
کرایہ لینیکا مستحق ہے اگر خود قبضہ و دخل نہ کرے مسئلہ ایک شخص ملک کو ڈال دین بر کرے لکھو پر
بکر ایلیا اور دھیر سے چھوڑ دیا اب مالک اگر سوار ہو لیا اور سو اور کسی قسم کا نفع حاصل کیا تو نہ ضرر
وہی عامہ خاتمہ ہو گا اگر کسی ایسے کام کر لیے سوار سے یا قبضہ اور سکونت و قبضہ سے ہے مفادیتہ زمین
جیسے پانی پلانٹیک و ریابریا یا کسی خوف اور دیگر مقام میں اگر تمام پر لیا جائے شہ اجارہ مانع
قوی ہو قطع ہو سکتا ہو و یا یہ مسئلہ عاقدین سے کوئی کر کیا یا عذر صحیح جبکہ بیان اسکی لاکھ ہو ا
تو اجارہ قطع ہو جائیگا بخلاف بیع کر کہ وہاں دفعہ بیع مشترک ملک میں آغاز تو اب بیع نہ خیر
مگر بیع اور منافع آئیدہ تو اس پر مستاجر کے ملک میں نہیں آکر درتہ کا کیا ذکر اور تجدید عقد ذکر ایک
ضروری امر تھا اپنی مقام پر منحصر رہیگا نہ درتہ مستاجر سے متعلق ہو نہ مالک عذر صحیح میں نہیں
بلکہ صرف بحالت ضرورت اجارہ خاص مستاجر سے متعلق ہو گا اور معاہدہ لازم اسکا معاوضہ نہیں
کیونکہ قطع اور اقتضا و وقوع میں فرق ہو کرے جبکہ یہ معاہدہ ہو گیا ہو قطع لیا جاوے یا نہ لیا جاوے
اجرت ضرور دیا گیا کرے اجیر کا کوئی ہرج معتر ہو اور وہ بیع زید کر یک گاڑی عمر سے باجرت لیتا ہے
اور بکرنے کا کہ زید سے معاہدہ کر و ہم اس قدر اجرت دیکو یا عمر سے بکرنے کا کہ میں دوسری خواہستگار سے
قطع کر کرتے اس شرط پر معاہدہ کرتا ہوں کہ تم اسکو قطع کر نیکی مجاز نہ ہو یا عمر و بطلب زید کہ میں دوسرے
آیا یا اسکی فرمائش سے کوئی شرط خاص نبوا کی اب شکل و دم میں کل اجرت اور باقی شکل زمین بقدر
ہر جو عمر بکرنے پانچیا مستحق ہو گا اور یہ شرط اسکا ذمہ لازم اور تہات عقد سے کہ کوئی کہ اول امینان و اگر
سے متعلق ہوا ثانی آسائش آخر و نفاست معقودہ علیہ کا سبب ہو جب کہ وہی سے اجارہ قطع ہو یا
یا بکرت گذر جاوے اور عقدہ علیہ متعلق ہو تو مصلحت مناسب شرط ہو پس اگر زمین یا گشتی یا کوئی بکرت
بکر ایلیا اور درتہ اجارہ ختم ہو کر یا دوسرا ایک کر گیا اگر کسی کشتی دریا میں ہے یا دوسرا
میں ملتا تو ایک مناسب مصلحت ضرور دیا جائیگی اور اترو نہ لگا کر ایہ بحساب کر ایہ سابق خاتمہ ہو گا اور
مالک کو اپنی چیز واپس لینے کا ہر گز حق نہیں دیکر اس پر اگر کوئی نوکر یا عذر و ضرورت کی چیز

منصفہ عقد ہو کر نفس الامری میں تمامات عقد ہو کر کہ وہ فضا کے نہ کشی میں بڑا ہوتا ہے اور فضا میں
 اور کمال بی اطمینانی کا استعمال ہو گا ہر ہو کر صاحب کشی دریا میں اور صاحب ریش قبل پتنگی زرعت
 ہو کر کیے جائیں اس طرح آقا و بوشیار و معتبر شہنشاہ نوکر کو روک سکتا تھا لیکن جبکہ ایسے آدمی کم
 مانا کسی مدت پر موقوف نہ تھا اور مدت غیر معلوم تک پابندی شکل ایک مدت خاص کر تین برس یا تین
 و س کے قائم مقام ہو اور بصورت محبت نوکر کو تنخواہ ایام موعود و سکادسی طرح دینا پڑے گی جس طرح کہ
 اور ضرورت کا نقصان دینا اور یہ میں مشتری سو شہر و کفیل یا رہن یا عقد بہن میں رہا ہے
 وکیل بالیج کا لزوم منصفہ نہیں اور بیسے میں یہ شرط کہ اگر فلان وقت تک قیمت نقد کی توجیح ہوگی
 جاکر ہو یا کسی طرح یہ لزوم بھی محال ہے و منوع نہیں ہو سکتا جبراً حاشا نہ میں قسم ہی بلکہ مناد منہ
 جو کسی صریح شرط کی مخالفت ہو فائدہ ہوتا ہے شرط یعنی اگر آئندہ نوکر کو بی منتظر ہو تو کہ منصفہ منقول ہوگی و اشیا کہ
 نسبت جہ مانہ و ورنہ اختیار ہو اس طرح اور قسم کی سزا میں بلکہ بجز یہ یعنی بوجہ فلان مخالفت کر خواہ مخواہ
 جہ مانہ لیا جائیگا پس قسم اول کی دو صورتیں ہیں کہ وہ مخالفت جس سے کہ نقصان مالی یا عمل ہو جیسے
 کوئی شے منائع کر دے یا غیر خاصہ مری یا کسی خود رانی سے کام پورا ہو گیا یا ایسے کام پر نوکر تہا جسے چاہو
 انجام دے سکتے ہیں تہا نہیں ہو سکتا جیسے جہاں پناہ صحت کرنا یا دوسرے کام اور سپر موقوف ہے جیسے
 کسی کارخانہ کا لایتم و غیر اس صورتیں جہاں نہ جائز ہو اور ثبوت اور سکا جہاں نقصان سے کتب فقہ
 میں موجود ہو و مخالفت جس میں سوای ناخوشی و ناظرانی و شرارت کر کوئی نقصان نہیں ہوا تو
 نوکر کا حکم مثل قسم دوم کے ہو اور قسم دوم بوجہ شرط و منافع مجرم و انتظام و ضرورت جائز ہو
 اور قسم محض ظلم و منوع نوکر کو اوقات نوکر میں کوئی کام اپنا کرنا جائز نہیں بلکہ اسے ادائی فراموش
 و سنن کا حاجات ضروری جیسے کھانا پینا وغیرہ مگر نوافل باتفاق منع میں اور عوام مسجد و روزہ ہو تو
 بمقتدار مناسبت جرت کم ہوگی (دعا لکھیری) میرے نزدیک اگر دو نو مسلمانی ہیں تو نماز جمعہ و نوافل وغیرہ
 کا پہلے ہو لیا تو کہ کے مسائل کریں کیونکہ بنا وافر و در طبع مال سے جہ ترک کر دے اور آقا کو بھی بعت جہ
 منافع و عیالات تحفیض اہرہ شان اسلام سے بعید ہو اور یہ قیود و تب ہیں کہ مالک اور کار کا منصفہ
 منع کر دے یا بوقت اطلاع ناخوش ہو یا اسکے کام میں نقصان کا خیال ہو ورنہ بحسب عرف
 و تعامل ہلہ منصفہ نہیں سہے اور ایسی نوکر یا ان جنہیں دوسرے کام نخل نہیں ہو تو یا فرستے یا دے

صل
 فقہ حنفی
 دوسری
 مشہور
 ان کے بارے
 قلمبر
 علوم ان

رہتی ہے ایسی امور کے لئے ہمیں جیسے ایک شخص پہلے ہی دیتا ہو اور کہہ دے بتایا سہیاب و رسوم
 منع و محل جیسے کہ درکنان حسین و کنگہ گنیاں اور رنگینی کی اجرت ہے اس میں اگر مال گنت کا
 ہے اور اجرت خود دے کر تو ایسا رہے ورنہ استغناء سے کہنے اور موت کی تین بون میں منع طاع
 بنو رہے یہ لوگ بھروسہ اجرت ال روک سکتے ہیں جو مال کا ماحول ہوتا ہے وہ معقولہ علیہ نہیں تاکہ
 ہاں کہ عین لازم آئے بلکہ اگر وہ اسے تسلیم معقولہ علیہ ہے دہا یہ اعذر ہاں ہی فسخ اجارہ
 کا محصور ہی جیسے گا ٹری کر اری پر لی اور گھر و امیر گاہ ٹری ٹوٹ گئی حاکم کے مخالفت کو یہ خود پیار
 ہو گیا یا وہ مرین جسکے طریب لایا گیا تھا گیارہ فوت غرض جیسے مرین اجوا ہو گیا مقدر غرض
 کر دیا یا میں صفت اور جس قسم کا نفع معقولہ علیہ سے منظور تھا وہ اس میں نہیں ہے موت احد
 المستحق قلمین اباجارہ باقی نہ رہا البتہ وراثت اور فریق ثانی راہنی ہون تو یہ معاہدہ جدید
 ہوا جس سے اصل جیسا کہ معمول ہے کہ موت کے تمام معاملات اور ملازمین اور معاہدے قائم
 اور باقی رہتے ہیں اسکا جواز بحکم تعارض ہے اور سکوت قائم مقام رضا ہی جدید لیکن جب تک کہ فی
 امر متضمن رضا و لفظ فی معنوم ہوا اختیار باقی ہے مثلاً کوئی مکان ایک سال کر لیے کر ائے پر لیا
 یا دیا یا کسی کو سال بہر کمال کی شرط پر نوکر رکھا یا نوکر کی اب ایک شخص مر گیا تو وہ سرسکڑ کا
 یا نوکر ہی چھوڑنے یا چھوڑا دینا اختیار ہو گیا مگر جبکہ کوئی نقصان معتبر ہو تو اسکی رعایت
 کی جائیگی مثلاً کشتی یا زمین یا مکان یا ظروف متعلق ہیں تو ربح و نفع متعلق باقی رہیگا یا ملازم وغیرہ
 سے اگر اقرار تھا کہ عین ضرورت کو وقت یا بدون مصلحت چند ہوم نوکر ہی چھوڑ سکیں گے تو اس ضرورت
 یا مصلحت کی رعایت لازم ہوا سئلے کہ یہ شرط اصل اجارہ سے متعلق نہیں بلکہ بغرض حفظ حقوق و اموال
 و اعراض و عافیت کو قرار ہیں اور یہ حقوق میراث اور مملوک وراثت ہیں اجارہ است مشروطہ
 یعنی بشرط قربا شراعت و بیجا بیگی جیسے طیب وکیل حامل جنسے بشرط کا میابی ایک مقدار اجرت پر
 تصفیہ کیا جاوے ان میں کسی قسم کا عین لیاوت وغیرہ شرط ہو کیونکہ اثر کا ہونا یا ہونا کسی کو اختیار میں ہون
 کسی وقت خاص سے متعلق اور نہ معلوم ہو سکتا ہو کہ اب اثر مرتب ہو گا پس بدون تین کے
 شرائط قائم رہے اسلئے کہ اگر کتبک انتظار کرے اور اگر بوجہ کسی چہرہ ہوئی خرابی کی جسکا فوٹو شکل ہو
 مگر کہ ناچا ہو تو اجرت کس اعتبار سے دیا جائے اور اگر آمر کو مطلقاً اختیار دیا جائے تو وہ ہر وقت اسکی

مفسر لایا اور حق تعالیٰ پر تدارک سے تسلیم مستحق و عزائم کے یہ عنون ہیں کہ مستاجر شخص یعنی بی قرار
ہو رہے کہ جو جبکہ بعض مدت یا تمام مدت میں کوئی مانع قوی پیش آیا مثلاً مکان یا غصب کیا گیا۔
فرق ہو گیا سو کر پیار ہوا۔ بقدر حد اجرت کہ کسی دن الگ کسی شخص اجارے میں حضور عائدین شری
سے عام زمین کہ خود ہوں یا کوئل یا کوئی غیر محسین مستحق و عاریہ کسی باعتبار عمل یہی ہے
جیسو یہ کام استدر کردہ اور کسی باعتبار وقت کہ جیسو صبح و شام تک موجود ہو اور کام کرنا مستحق
جیسو یہ کام وقت متوسط قوت سے کام کرنا اور کام نہ ہو تو ماضی بنا لازم ہے مگر خالی وقتوں کی وضاحت
میں ہو سکتی ہے۔ **فاسد و اجار است** فاسد و اجارہ شرط فاسد و فاسد شرط اجار
اور شرط فاسد کا ذکر صحن میں ہو گیا لیکن مستحق و علیہ جو زمین جو صبح کی طرح واپس ہو سکے
پس جبکہ جو جمل اجرت اجارہ فاسد و اجرت مثل دلاؤ جائیگو اور اگر دوسرے وجہ سے فساد آیا
تو اجرت قرار دادہ اور اجرت مثل سے جو کم ہو وہی دلاؤ جائیگی مثلاً مسئلہ کہ اگر اکل تک سید و ترقی
در نہ را و اموال فاسد ہوا ان یوں کہ اجارہ کو اجارہ ہر حال میں ہے اور زیادہ تو بطور انعام و شرط اسبق
میں ہو یا یہ کہ اگر کل نہ سید و گو تو نہ لینگو مگر صاحبین ایسی شرطیں استحقاقاً جائز کہ زمین اور خاک
میں اسکو ترجیح دی ہے و بشرط کو اجارہ نگرفتہ انے باتفاق منع فرمایا ہے اور وجہ اسکی یہ عدم تمام
کے عدم حاجت قرار دی ہے میں کتابوں کہ عدم تعامل محبت نہیں خصوصاً اولی امور میں جو
لصوفی قولی و فعلی دونوں سے ثابت ہوں باقی رہے حاجت وہ ہمارے زمینین باشندے کو اگر
نہ لاز میں انہو واجب وخت با جبار دلیا اور جہیل کو خرید و کتھوہ اور سپر بھرن پنگو جھوڑو تو منو
جو شجر سے متنازع پر شافع شجر ہے اسلی کہ انہو ایک قوت پر جو زمین سے حاصل ہوتا ہے نہ پاک نہیں شجر
رزانہ و نہ بالیدگی زراعت جائز نہ ہو کہ وہ شجر کہ وخت تابع ارض ہے اور تابع کا اجارہ غیر ثابت
بالا خانہ کا اجارہ ہے پر جو وار و ہوتا ہو باتفاق جائز ہے اور جبکہ شجر اعیان سے ہوتا ہے تو اسے تابع قرار
دیتر کہ کیا صورت ہوا و امام محمد سے شرط ترک اٹھا دی ہے (ہر ایہ) مالی اجارہ زمین جمل مطلقاً
مفسد ہو پس جبکہ زمین کو عمر کو ایک مکان یا زمین سو روپیہ سالانہ کر اگر پر دیامین شرط کہ جس قدر زمین
یا اجارہ کی زمین میں خرچ ہو وہ جو تمہارے ذمہ ہے پس اگر تمام اور تعداد اگر گت معین اور معلوم ہو
تو خیر و نہ اجارہ فاسد نہ کہ زمین و تعمیر کے احوال متنازع ہیں اور اسطور میں جو بنا یا جاوے وہ پاک

مالک ہر سال کو یہ فقیر درست داخل اجرت ہزار گز زمین گنا یا کر مکن یا دوکان انہر طرف تر بنو النعام
 اور شمس ناس معین کی رانگی اپارہ جائز ہے اور اگر یہ حق زمین کا ہو گا اور علم ملک مستاجر اور شرط
 و عام نہ ہو تو بھی مالک اس کے لیے نہیں ہر یا سکتا اور نہ مستاجر کہ سکتا ہو اور بغیر ممانعتی مستاجر زمین
 مایس لپڑا تو تہیت عدل سے اجرت فقیر مالک ہوگی وقت اور کام کا جمع کرنا موجب نفاذ ہے
 و دیگر ممانعتی رہا اور اس قدر کام ہو کر اور ان دونوں میں کم ہو کر اگر کسی ایک صاحب
 مال کو شکار اجارہ اسکی دو قسمین ہیں ۱۔ مباح مال کو اجارہ پر دنیا یہ باطل ہے ۲۔ مباح مال
 حاصل اور حیح کرنے پر سیکو یا اجرت معین کرنا یہ جائز ہے تفصیل شکل اول شارع عام۔ دریا بنگل
 بہار شکار وغیرہ کو اجاری پر دنیا جائز نہیں مگر جبکہ ایسی چیزیں اپنی محنت اور صرف سے تیار کرے
 جیسے نہر کو وسیع بنانا یا چراگاہ بنانی مسئلہ دریا شکاراہ کا بند کر دینا نیز درت عام و مستفاد نظام
 جائز ہے جیسے ناو کا پل بنانیے کشتیوں کی راہ بند ہو جاتی ہے یا پل کی وجہ سے دوسرے گھاٹ رک
 دنی جائز ہیں اگرچہ یہ نظام نہ ہو کہ تونہ ممنوع لیکن اگر پل کشتی گذرنا یا جاے تو بڑا ضرر ہے
 پس بغیر منافع عظیم و راحت عام کے یہ ملاقات ظلم نہیں استیلاچ ہمار کو بہتر جنگل کی لکڑی۔ دریا
 کا پانی۔ سوئی۔ جھڑکی۔ سد نیا۔ شے۔ بہتر شے شکار اور جسدہ چیزیں جیس و رئیس ان مقامات میں یا
 بائین زمین و رائے ملاقاتی برابر تھی اور جو پل قبضہ کر لے وہ مالک ہو مگر جبکہ حکم وقت محاسنات اور نظام
 کرے اور خلق اللہ کو خوف و نقصانات سے بچائے باہم جنگ و جہل ظلم و تعدی ہو و کو ایسا
 مخصوص برقیہ سے قریب قریب ہو جائے تو ایسا محکم و قبضہ جو حد ملک تک نہ پہنچے اور ان
 رہتا تو عام لیاقت سے خارج نہ کرے جائز ہے تفصیل شکل دوم نوکر یا مزدور کو اپنے کام کے تو زمین
 جو کہ حاصل ہو اسکی چار قسمین ہیں ۱۔ کھاد و شے جو خرید و فروخت وغیرہ کرنا ضرر ہے کہ یہ سادہ منہ
 اور سگزدہ مت کہ جس سے نہو جیسے ایک شخص نوکر کرنا بیچنے اور خریدنے کا ہے تو وہ سوا سے
 سمارت خانگی کے بطور تجارت اپنے لیے کہ خرید و فروخت کرے ۲۔ سبب باخانس یعنی ایسے جو
 سے جو جبکہ معینہ خدشت ہو تو دل نہو جیسے میراث مبر و غیرہ سبب شکر و شہد یعنی جسکو
 اپنی طرف ہی منسوب کر کے جیسو خاص تجارت کی وجہ سے کسی شخص سے ملاقات ہو گئی اور کہ
 شخص ہر اس میں اولاً لیاقت تجارت اور ثانیاً مراعات ذات اجیر دونوں میں توازن غلبہ نہیں

تفسیر اور مثال
 مالک ہر سال کو یہ فقیر درست داخل اجرت ہزار گز زمین گنا یا کر مکن یا دوکان انہر طرف تر بنو النعام
 اور شمس ناس معین کی رانگی اپارہ جائز ہے اور اگر یہ حق زمین کا ہو گا اور علم ملک مستاجر اور شرط
 و عام نہ ہو تو بھی مالک اس کے لیے نہیں ہر یا سکتا اور نہ مستاجر کہ سکتا ہو اور بغیر ممانعتی مستاجر زمین
 مایس لپڑا تو تہیت عدل سے اجرت فقیر مالک ہوگی وقت اور کام کا جمع کرنا موجب نفاذ ہے
 و دیگر ممانعتی رہا اور اس قدر کام ہو کر اور ان دونوں میں کم ہو کر اگر کسی ایک صاحب
 مال کو شکار اجارہ اسکی دو قسمین ہیں ۱۔ مباح مال کو اجارہ پر دنیا یہ باطل ہے ۲۔ مباح مال
 حاصل اور حیح کرنے پر سیکو یا اجرت معین کرنا یہ جائز ہے تفصیل شکل اول شارع عام۔ دریا بنگل
 بہار شکار وغیرہ کو اجاری پر دنیا جائز نہیں مگر جبکہ ایسی چیزیں اپنی محنت اور صرف سے تیار کرے
 جیسے نہر کو وسیع بنانا یا چراگاہ بنانی مسئلہ دریا شکاراہ کا بند کر دینا نیز درت عام و مستفاد نظام
 جائز ہے جیسے ناو کا پل بنانیے کشتیوں کی راہ بند ہو جاتی ہے یا پل کی وجہ سے دوسرے گھاٹ رک
 دنی جائز ہیں اگرچہ یہ نظام نہ ہو کہ تونہ ممنوع لیکن اگر پل کشتی گذرنا یا جاے تو بڑا ضرر ہے
 پس بغیر منافع عظیم و راحت عام کے یہ ملاقات ظلم نہیں استیلاچ ہمار کو بہتر جنگل کی لکڑی۔ دریا
 کا پانی۔ سوئی۔ جھڑکی۔ سد نیا۔ شے۔ بہتر شے شکار اور جسدہ چیزیں جیس و رئیس ان مقامات میں یا
 بائین زمین و رائے ملاقاتی برابر تھی اور جو پل قبضہ کر لے وہ مالک ہو مگر جبکہ حکم وقت محاسنات اور نظام
 کرے اور خلق اللہ کو خوف و نقصانات سے بچائے باہم جنگ و جہل ظلم و تعدی ہو و کو ایسا
 مخصوص برقیہ سے قریب قریب ہو جائے تو ایسا محکم و قبضہ جو حد ملک تک نہ پہنچے اور ان
 رہتا تو عام لیاقت سے خارج نہ کرے جائز ہے تفصیل شکل دوم نوکر یا مزدور کو اپنے کام کے تو زمین
 جو کہ حاصل ہو اسکی چار قسمین ہیں ۱۔ کھاد و شے جو خرید و فروخت وغیرہ کرنا ضرر ہے کہ یہ سادہ منہ
 اور سگزدہ مت کہ جس سے نہو جیسے ایک شخص نوکر کرنا بیچنے اور خریدنے کا ہے تو وہ سوا سے
 سمارت خانگی کے بطور تجارت اپنے لیے کہ خرید و فروخت کرے ۲۔ سبب باخانس یعنی ایسے جو
 سے جو جبکہ معینہ خدشت ہو تو دل نہو جیسے میراث مبر و غیرہ سبب شکر و شہد یعنی جسکو
 اپنی طرف ہی منسوب کر کے جیسو خاص تجارت کی وجہ سے کسی شخص سے ملاقات ہو گئی اور کہ
 شخص ہر اس میں اولاً لیاقت تجارت اور ثانیاً مراعات ذات اجیر دونوں میں توازن غلبہ نہیں

اچیر لکھا تو او پر دستا جبر کے انکار میں نہیں اور اگر یہ کہہ دے کہ میں نے گھوڑا لیا تو اس سے
 گھوڑا اجرت دینا یہ جائز ہے اس لیے کہ اب اس میں پرہیز گری کا نام نہ ہے بلکہ اس میں اجرت ملے
 کر مال لازم ہو رہا ہے لہذا کو اختیار ہے کہ جو گھوڑا چاہے وہاں لے کر آئے اور شکل اول میں یہ جبر خوار و غلام
 اچیر اس مال کے مالک بن جائے گا یا نہ اس میں سوت بنی کر دے یا اور کہ اگر بعد قیام میں اس قسم کا
 اس قدر سوت یا کچھ اور دیا جائے گا جائز ہے اور اگر کہہ دے کہ میں نے قنطاریہ لیا تو اس میں سوت بنی کر دے
 یا صواری یا غلامی یا کچھ اور یا کچھ کام لیا یا کچھ اجرت دے یا کچھ اور یا کچھ لازم لا دے اس میں اجرت
 تعلیم علوم دین یا آگاہی یا غیریہ و اذان وغیرہ جائز ہے اور اس میں مال وافر یا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی اجرت یا خلیفہ علیہ السلام یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ
 صرف و صاحب وقت کا جو ذکر ہو کہ اس میں مال وافر یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ
 جائز ہو گا اگر اس میں مال وافر یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ
 عقد کی فرض پھر نہیں ہے کہ مرچ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ
 فوج کی اور یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ
 اور بن اور ظلم و کفر کی اعانت نہ ہو اور یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ یا انصاریہ
 آقا کی تعظیم اور بعد عزولی مراعات اور لحاظ حق نہ لے کر شرعی نہیں مگر متعارف ہو اور مرد و عورت کو
 اعتبار سے جو شخص مال لازم ہو چاہے کہ وہ خود بخود کسی ایسے شخص کے اطاعت کرے جو اس کی اطاعت
 اس کے شرط میں داخل نہ ہو کیونکہ مزاج مختلف ہوتے ہیں اور آدمی ہر مزاج کا تحمل نہیں ہو سکتا
 مگر جن سرکار و زمین قواعد و حکم معین ہیں وہ ان کے قواعد و احکام سے سبب اس میں کی اطاعت چاہیے
 وہ ماتحت ہو یا ہو لازم ہو یا نہ لگنا کہ میں نے اطاعت ہو نہ اجرت پس گناہ یا ناجائز یا بیگناہ
 رسائی ظالم حکام کے احکام کی تعمیل یا مشروع قوانین کا اچھا اسود خوار و غلامی طاعت ہو سو وہ کا اقامت
 اس کی و کالت حرام چیزوں کو بچھڑنا یا فریاد میں کسی قسم کے اعانت نہ کی تو کفری یا کفری یا کفری یا کفری
 مشروع ہیں اور بعض زمین وہ امر میں نہیں نہ اجارہ منقسم ہونا ہے نہ اجرت لازم ہوتی ہے اور اگر اجرت ملے ہی
 گئی تو اس میں ملک نہیں آتی جیسے اجرت شراب کشی و قتل نفس و غلامی وغیرہ اور بعض میں بے قیود ہے
 ملک غیر شہ آجائی ہے اور اگر ملک عاصی ہو تو اس میں جیسے فساد اور ظلم کی منع اور میں تو کفری ہے

جس پر کفار کی نوزکری یا مزدوری کرنا صحیح ہے اور انصار سے سوا ثابت ہو لیکن یہ کفار کی شکست اور
 قوت زیادہ ہو یا اسلام کو ضرر پہنچے یا غلبہ اسلام پر مانع ہو یا ان کو مدد دے جو حق ہے اور اعمال کی اعانت ہو یا
 شریع اسلام کو نقصان لائے یا فساد دین مقل جہود و جماعت وغیرہ کو اور اگر نہیں مانع ہو یا انکار
 ہو اور موجب مصلحت ہو اگر تمام ملاؤں سے خالی صرف مزدوری ہو تو جائز ہے اور حکم ایسی ممنوع نہ کر دین
 یا مزدوریوں کا حالات یا مصلحتات کو اعتبار سے بلکہ یا کرتا ہو اور اس پر بنا پر غبار و فساد نہ کر نوزکری اور
 اجرت نہیں زیادہ اہتمام اور احتیاط لازم ہو کیونکہ غالباً کام او کو مستمرات و خالی نہیں ہو تو اور او کو محبت
 سے ایمان ضعیف ہو تا ہر تیرے نزدیک کفار و فساق کو نوزکری سے او کو مزدوری اور اس سے اس کے کہ آقا
 کو نوزکری شریقت و اعتقاد اور نوزکری کو آقا سے محبت اور اعتقاد ہو تا ہو اور حکم الناس علی دین بلکہ کم اثر
 تریا و دین تاجر مزدور کو استقدر تعلقات نہیں ہو تو پس جبکہ راہی خراب تعلق قوی ہو تو اگر ایمان ضعیف
 ہو گا فاقہ و اعلیٰ صاحب کو اگر کسی شرط کی مخالفت سے معزول کیا جائے پس اگر وہ مخالفت ضعیف
 نہ اور اجرت اجزائے عمل یا وقت پر منقسم ہو بلکہ مجموعہ کی اجرت ہو تو بالکل اجرت مصلحت ہو گا
 اگر بافتور و غنیمت یا اجرت منقسم ہے تو بحسب تفصیل و تقسیم دنیا چاہیے شاہد اجازات بعض
 اطمینان اور اعتماد اور پسند خاص پر بنی ہیں جیسو وکیل - طبیب - معلم - غافل - وغیرہ او کو فسخ کرنا
 یہ غرض صحیح کہ ضرورت نہیں اس لیے کہ یہ امور قلبی ہیں اور دلیل ان پر قائم نہیں ہو سکتے لیکن جبکہ سیوا
 کو اندازہ فسخ کیا اجرت بقدر عمل یا وقت یا اثر فائدہ ہو گی مثلاً زمین سے طبیب جسکو علاج سے واد
 مرض دور یا علاج ترک کیا یا کسی عامل سے چالیس روپے اقرار دیا بیوی بچہ قتل کیا یا کسی وکیل کو جو چار و بکار کو
 پورے اجرت کا مستحق تھا دو و بکار کو ہی بجز وکیل کیا نہ فسخ اجرت دنیا پر کیا اہم اہل اذہن و اہل جہالت نا جائز ہیں جیسو کہ
 میں معمول ہے کہ گینہ پیشہ و رجحان - دیوبند - چار - پاسی - وغیرہ زمیندار و کوئی ہر قسم کا کام کرنے پر لڑو
 مجبور ہو کر جاتے ہیں اور صرف بعض تقریبات میں او کو کچھ بطور انعام ملا کرتا ہے کوئی اجرت اور محل
 مخصوص اور معلوم نہیں یہ سب شروط و اہمیا اور لڑو م فاسدہ ہیں اگر کچھ مصلحت و تعلیل و کثیر معین
 رہے اور کسی قسم معلوم کے کام کے وہ دن و رات معین اور تقریبات اور فضل میں ہو انعام ملا کر سے تو مصلحت
 نہیں اس کے کہ جو ہی معین اصل اجرت ہو اور باقی انعام کے نزدیک ایک مکان عمر کو بکریا دیا اور غیر
 سے بکریا کے ہاتھ پر یا کسی اور کو بکریا دیا بعض کو نزدیک صرف اجارہ اول لازم ہے ملا

فمنسولی بشر و مذکور در مجمع ہے ۱۹ شریک اجرت کا مستحق نہیں ہو سکتا جیسے زید دیکر ایک مستحق
 کو بیکریت مالک بنی ہر زید بیکریم کہ دوست دوست شریکین یکساں اور اگر پیر اجرت قرار پائی اس پر کسی
 اجرت نہ لگا اس لیے کہ بیکریم جبر میں مستحق کا مالک ہو پیر اپنے چیر کر اجرت کیونکر لے سکتا ہو (دعا) سنا
 جس کام کا کرنا واجب ہو اس کا اجارہ مجمع اور اجرت ساقط ہے اس لیے کہ ان کے درمیان کو دودھ پلانیکا اجارہ
 کرے تو اجرت کی مستحق نہ ہوگی اگرچہ اولاً ان پر دودھ پلانا واجب نہیں کہ جبکہ پلا یا تو گویا امر واجب اور گویا
 ہیئر ٹلام پر ناز حید اور حج اگر نہیں واجب ہو جاتا ہے ۲ زید بیکر کو کسی کام کا ٹھیکہ دیا کہ جس قدر کام
 ہو اس قدر اجرت دیکجا بیکر اس غرض سے کہ نہیں معلوم کہ سقوت ضرورت ہو تو فلان وقت تک
 رانری ہو ضرور ہے اب بیکر کو کام ہو یا نہ ہو رانری لازم ہے اس لیے کہ کو یا بیکر نے یہ شرط کی ہے کہ فلان وقت
 سے فلان وقت تک ہرچ ہونو یا کسٹ ۳ زید بیکر ٹھیکہ لیا کہ اس تمام مکان میں جس قدر چھپر یا خس کہ
 میان مطلوب ہوگی یا کسی ٹھیکہ کو چھپر کرنے کو یا فلان باغ سمجھنے کو یا فلان جماعت کو ضروریات کو جس قدر
 پانی مطلوب ہو گا یا ان مواد میں کو لیے جس قدر طعام یا فلان کتاب چھپر میں جس قدر سیار یا فلان
 مکان کے آرائش میں جس قدر فروش درکار ہوں یا اس جلسہ کی روشنی میں جس قدر تیل صرف ہو وہ
 سب اپنی پاس سے جرن کر دین گاہیں اگر مقدار اور وصف اون چیز و محاجہ خرج ہو تو بیان یا حزن
 سے معلوم ہو جس سے اس قسم کا لکھا یا فلان قسم کا فلان فلان مقامات کا فرش اور معاونہ بقدر اسوال ہے
 جیسے فی شجر علی بانی چاندنی علی بانی سیر طعام ۴ تو یہ معاوضہ ہے اور انعقاد اس کا روزانہ ہو کر گیا
 اور نمونہ معین ہے تو اختیار رویت ہو نہ سکا اور اگر قسم و مقدار معلوم ہے مگر ایک معین معاوضہ ہے
 علیہ ہر از روپیہ یا سوار تو یہ اجارہ ہے اور معقود علیہ فقط اثر ہے نہ وہ اشیاء یعنی اوس مکان کا خس کو
 ہو جانا یا چھپر لکھا ہو یا باغ یا کسیت کا سیر ہو یا ایک کجا چھپر جانا یا آدمیوں کا آسودہ ہونا
 یا روشنی کا ہونا اور اس کے نظر کے کتب فقہ میں بہت ہیں جیسے بیکر از روز عرفہ شہر رنگد ویکر اسخ
 رشیم سے سید و یا یک کتاب شیخیت سو لکھ دیہان ہوا مال ہے اور اس کو مد معلوم نہیں مگر اصل
 معقود علیہ وہی اثر ہے یعنی زنگنا سینا وغیرہ اور یہ اسوال موقوف علیہ یا آلات یا توابع معقود علیہ
 میں اور پانی پیو اور حمام من جائز کا عوض بالتفاق جائز ہے باوجودیکہ کوئی شخص یا زکرم یتیم اور کوئی
 زیادہ اور حمام میں بعض آدمی پانی کم کرتا ہیں اور جلد فارغ ہو جاتا ہیں اور بعض آدمی دیر تک

فمنسولی شریک اجرت کا مستحق نہیں ہو سکتا جیسے زید دیکر ایک مستحق کو بیکریت مالک بنی ہر زید بیکریم کہ دوست دوست شریکین یکساں اور اگر پیر اجرت قرار پائی اس پر کسی اجرت نہ لگا اس لیے کہ بیکریم جبر میں مستحق کا مالک ہو پیر اپنے چیر کر اجرت کیونکر لے سکتا ہو (دعا) سنا جس کام کا کرنا واجب ہو اس کا اجارہ مجمع اور اجرت ساقط ہے اس لیے کہ ان کے درمیان کو دودھ پلانیکا اجارہ کرے تو اجرت کی مستحق نہ ہوگی اگرچہ اولاً ان پر دودھ پلانا واجب نہیں کہ جبکہ پلا یا تو گویا امر واجب اور گویا ہیئر ٹلام پر ناز حید اور حج اگر نہیں واجب ہو جاتا ہے ۲ زید بیکر کو کسی کام کا ٹھیکہ دیا کہ جس قدر کام ہو اس قدر اجرت دیکجا بیکر اس غرض سے کہ نہیں معلوم کہ سقوت ضرورت ہو تو فلان وقت تک رانری ہو ضرور ہے اب بیکر کو کام ہو یا نہ ہو رانری لازم ہے اس لیے کہ کو یا بیکر نے یہ شرط کی ہے کہ فلان وقت سے فلان وقت تک ہرچ ہونو یا کسٹ ۳ زید بیکر ٹھیکہ لیا کہ اس تمام مکان میں جس قدر چھپر یا خس کہ میان مطلوب ہوگی یا کسی ٹھیکہ کو چھپر کرنے کو یا فلان باغ سمجھنے کو یا فلان جماعت کو ضروریات کو جس قدر پانی مطلوب ہو گا یا ان مواد میں کو لیے جس قدر طعام یا فلان کتاب چھپر میں جس قدر سیار یا فلان مکان کے آرائش میں جس قدر فروش درکار ہوں یا اس جلسہ کی روشنی میں جس قدر تیل صرف ہو وہ سب اپنی پاس سے جرن کر دین گاہیں اگر مقدار اور وصف اون چیز و محاجہ خرج ہو تو بیان یا حزن سے معلوم ہو جس سے اس قسم کا لکھا یا فلان قسم کا فلان فلان مقامات کا فرش اور معاونہ بقدر اسوال ہے جیسے فی شجر علی بانی چاندنی علی بانی سیر طعام ۴ تو یہ معاوضہ ہے اور انعقاد اس کا روزانہ ہو کر گیا اور نمونہ معین ہے تو اختیار رویت ہو نہ سکا اور اگر قسم و مقدار معلوم ہے مگر ایک معین معاوضہ ہے علیہ ہر از روپیہ یا سوار تو یہ اجارہ ہے اور معقود علیہ فقط اثر ہے نہ وہ اشیاء یعنی اوس مکان کا خس کو ہو جانا یا چھپر لکھا ہو یا باغ یا کسیت کا سیر ہو یا ایک کجا چھپر جانا یا آدمیوں کا آسودہ ہونا یا روشنی کا ہونا اور اس کے نظر کے کتب فقہ میں بہت ہیں جیسے بیکر از روز عرفہ شہر رنگد ویکر اسخ رشیم سے سید و یا یک کتاب شیخیت سو لکھ دیہان ہوا مال ہے اور اس کو مد معلوم نہیں مگر اصل معقود علیہ وہی اثر ہے یعنی زنگنا سینا وغیرہ اور یہ اسوال موقوف علیہ یا آلات یا توابع معقود علیہ میں اور پانی پیو اور حمام من جائز کا عوض بالتفاق جائز ہے باوجودیکہ کوئی شخص یا زکرم یتیم اور کوئی زیادہ اور حمام میں بعض آدمی پانی کم کرتا ہیں اور جلد فارغ ہو جاتا ہیں اور بعض آدمی دیر تک

جیکر شبہ سوختہ تک متصل نہ دست کرے اور جب خبر متصل یعنی یوم سوختہ تمام ہوا اجرت یوم جموع کے
 دو چھٹا الا اسوئی اسلیک کہ کوئی شخص راضی نہیں ہوتا صرف دو تین دن کی ٹوکر میں تمام یوم جموع کے
 تعطیل و بیک چھ یوم کامل کے بعد ایک یوم دیا جاتا ہے ایسی ہر دوسری تعطیلین مثل خید و غیرہ کو
 پھر عینہ کی طرف منسوب اور ایام سابقہ سے متعلق ہیں پس تعطیل سید الشہداء کی مجموعہ سے متعلق ہے
 اور تعطیل عید الفطر آخر یوم رمضان یا رویت ہلال پر موقوف ہے اس کے بعد تعطیلین ہیں مثلاً زید
 مقدردینی ہفتہ یا تاہر میں ابتدا میں غیر حاضر رہا بیسے شبہ سوختہ تک سے اتنا میں ٹوکر جانے
 ہوا بیسے شبہ سوختہ تک سے دریا میں غیر حاضر رہا بیسے شبہ سوختہ سو دیا پر شبہ تک ان ٹوکر تو نہیں
 لکھتا آخر یوم میں نوکر ہوا آخر واول میں نوکر تھا صرف دریا میں بر طرف ہو گیا تھا تعطیل
 کامل ایک یوم آخر یوم یا پنجہ کو بر طرف ہوا تعطیل بالکل غلگی سے رخصت ہو کر یوم متصل تک و
 اگر ملا و منعات ہو تو کل تعطیل ورنہ بقدر رخصت اگر کی ہو غلگی سے عید وغیرہ کی تعطیلات کو یوم
 متصل میں حاضر تھا اور اول سے کچھ غیر حاضری تو اولیہ کو کر تعطیل و منع نکلی جاسے تقسیم حسب
 تنخواہ کا دن ایام کو اعتبار سے ہو گا جو بعد و منع تعطیلات باقی رہیں پس زید سو روپیہ یا ہار کا کو
 ہے نہ وہ مہینہ ۲ یوم اور چار جمعہ کا چھاب ۵ یوم و رخصت ہو تو لاء پوہیرا دیا جاوے اور اگر اس
 یوم غیر حاضر بھی ہے تو لاء عید و منع ہو کر شکر الکت اگر ۲ مہینے ہیں ۳۰ دو نو طرف سے مال
 سے دو نو طرف سے عمل سے دو نو طرف سے مال و عمل سے ایک طرف سے مال و عمل سے مال و عمل اور

۱۔ جب بیک و بیک
 ۲۔ جب بیک و بیک
 ۳۔ جب بیک و بیک
 ۴۔ جب بیک و بیک
 ۵۔ جب بیک و بیک
 ۶۔ جب بیک و بیک
 ۷۔ جب بیک و بیک
 ۸۔ جب بیک و بیک
 ۹۔ جب بیک و بیک
 ۱۰۔ جب بیک و بیک
 ۱۱۔ جب بیک و بیک
 ۱۲۔ جب بیک و بیک
 ۱۳۔ جب بیک و بیک
 ۱۴۔ جب بیک و بیک
 ۱۵۔ جب بیک و بیک
 ۱۶۔ جب بیک و بیک
 ۱۷۔ جب بیک و بیک
 ۱۸۔ جب بیک و بیک
 ۱۹۔ جب بیک و بیک
 ۲۰۔ جب بیک و بیک
 ۲۱۔ جب بیک و بیک
 ۲۲۔ جب بیک و بیک
 ۲۳۔ جب بیک و بیک
 ۲۴۔ جب بیک و بیک
 ۲۵۔ جب بیک و بیک
 ۲۶۔ جب بیک و بیک
 ۲۷۔ جب بیک و بیک
 ۲۸۔ جب بیک و بیک
 ۲۹۔ جب بیک و بیک
 ۳۰۔ جب بیک و بیک

مستطیلات میں جانب افراط و تفریط سے اجتناب کرنا

حالت ضرورت و انتظار میں ہو کر کسی امر خلاف قرار داد کرے تو اس خیال سے کہ بے اسکی
مشکل یا محال ہے تو نرم نہیں بلکہ تقسیم شرکت کو باطل کرتی ہے لاکسی شریک کی اپنی شرکت سے حصہ
بہر یا فروخت یا رہن کرنا اختیار نہیں ہے جب تک دوسرے شریک شرطوں کے تحت اور خریدار کو مال
پر قبضہ نہ دیدن اور بعد قبضہ شرکت اول فتح ہوگی اور شریک سے اسنو معاہدہ ہو سکتا ہے اسلیکے
مجموع بشرط شرکت جائز ہے نہ شرکت کو عموماً استحقاق قبول کہا جائے غیر مذہب سے شرکت نہ کرے
سیلکے مفسی الی الشرائع ہر آتشاہ میں ذمی کو شرکت کو کوہر عالمگیری میں ہے کہ لفظ شریک
مستعار ہے نہ دوسرے اور معاملات فاسد کرے تو ناجائز ہے نہ غیر مذہب واسے سے خلاف شرع
سور ضرورت اور غالباً ہوگا لہذا او کی شرکت سے احتراز لازم ہے واللہ اعلم سبب اس میں شرکت نہیں
پس وہ غلط ہے اور شرکت بائین میں استحقاق نفع کا نواہی میں الی ہوتا ہے جیسو رب المال کو خواہ
برجہ عمل کے جیسو مستعار یا کو قوتہ بر حجبہ عنان و ذمہ دار کی جیسو شرکت فی الوجود میں ان تینوں
سے کوئی بات نہ تو نفع کا استحقاق نہ نفع کا مسکال نہ یہ ہے بلکہ عموماً سور و پور قرض و لواہی کے
پس اگر خود ذمہ دار ہو اور عموماً کو بکر پر کچھ دعوی نہیں تو زیادہ بکر کا نفع میں شریک ہو سکتا ہے نہ بین
نفع میں مال اور نسبت کا اعتبار نہیں بلکہ اول ضمان بعد از ان شرط جیسو رحمانیہ اگر وہ
شریک نہیں ہو تو پورا یا بکر یا مال یا پور قرض لیا جائیگا اس میں نہ حیا م یا نصف کا مناسب ہوا تو کا پور ذمہ دار ہے
اسو لایق نہ رہے نہ بین و دیگر تین ضمان نفع یا یکا اہ جو عموماً شرط اسکو فلاں ہو جیسو اگر ان کے مال ہو لایق نہ
زید کا مال ہو پور ذمہ دار نہ ہو یا اگر بکر کا مال پچاس روپیہ اور محنت و کوشش ہو میرے اور نفع
یا ہم برابر قرار پایا تو جائز ہے نہ شک شرعاً و عہد کا اعتبار ہے مگر جبکہ روپیہ میں ضابطہ شراذہ ہو
مگر سور و پور قرض الی اور زیادہ پیشتر کا اور بکر پچیس کا ذمہ دار اور مناسب ہو تو اس صورت میں بکر
سور اور زید کا مال نفع سے ضرور شریک اور عموماً اسکو خلاف ہو وہ مستبر نہیں نہ شک مال میں ذمہ دار
تو نفع بضرر و مرداری ہوگا نہ عہد بلکہ انتقام بقدر مال ہے و محلیہ یعنی اگر تجارت میں
انتقام جیسو نفع خواہ برابر ہو خود ہمیشہ کم مگر نقصان مال پر تقسیم ہوگا جیسو زید کا سور اور
بکر کا پچاس روپیہ ہر قوتہ و عہد نقصان زید یا بکر ایک حصہ بکر پر عام ہوگا نہ شریک اپنے شریک
عالمیہ میں نہ بین نہ مستعار نہ اسکو اجرت کا مستحق ہو لایکے شریک یا سور نہیں ہو سکتا مگر اگر

تجارت میں یا قرض یا مسافر وغیرہ سے منع کر دے تو جائز ہے اور شرطین لازم ہے مضارب امین ہر گرجہ کہ
 شرط کرنا نہ کرے اور کوئی شرط نہ ہو مگر تجارت کا نکاح کرنا منہ مناسبت بنایا جائیگا مگر مضارب
 نفع میں بحسب قرار داو شرکاء ہر اور نقصان اس کو نہ ہو نہیں ہاں اگر مال میں کچھ نفع ہو تو دارال
 نفع نقصان میں وضع ہوگا پہر کچھ تو مضارب او میں شریک ہو ورنہ اپنی پاس سے نہ دیا جائیگا
 نہ بالمشاورت نہ شریک نہ نفع ہو جائے مگر جبکہ رب المال قبل مدت یا مدت منو تو اپنی خبر
 سے مضارب کو موزول کرے تو مضارب کو اختیار ہے کہ مال ہیکر وہی نفع و نقصان کا حساب کرے اور اگر
 نہ مضارب وقت قبض مال امین اور بوقت معاملہ وکیل اور جب نفع ہو تو شریک اور مضارب
 فاسد ہو تو اجیر اور منافقت کرے تو غاصب و ضامن ہر عیب مضارب ایسے ہر کرے کہ شکوہ
 گھر میں نہ رہے تو خرچہ و مال اس مال ہے رب المال کو اختیار نہیں ہے کہ کوئی چیز کم قیمت
 شل سے بڑا یا مضارب یا خود خریدے مگر مضارب فاسد ہو جائے تو اجرت شل دلوں
 جائیگی اور اگر دونوں طرف عمل ہو جیسے خیاط و نان پز وغیرہ یہ شرکت حنا ہے ہر ایک دوسرے
 تقاضا و اجرت کا اخذ و مستحق ہے۔ اور جو نفع قرار دین صحیح ہے۔ شریک یا غریب یا بلا غدر کام نہ کرے
 تو بھی نفع کا مستحق ہے اسلیو کہ نفع عموماً ضمان مال ہے (احکام العدلیہ) ایسے صورتیں چاہے ہوں
 شریک یا اجازت لیکر اسکی طرف سے دوسرا اجیر متعین کرے اور اگر چند آدمی کوئی مال قرض لیں
 بیچا کریں تو یہ شرکت فی الوجہ ہے امین نفع بقدر ذمہ داری ہو اور ہر ایک دوسرے کا وکیل ہے مسئلہ
 سیاح یا نوین شرکت جائز نہیں جیسو جنگل کا گھاس۔ شکار۔ دریائی چلیان کیونکہ یہ کسی
 ملک نہیں اور تقسیم حق قابض کا متعلق ہو جائے یا پھر زمین و آب و ہوا کو ایک مالین شریک کیا
 اور زر حصہ بطور قرض رہا تو عمر مال مشتری کا مستحق اور مالک ہی اور زر شرکت کا ذمہ وار ہے
 شرارت میں آئیں میں زر اعت کرنا یا ایک قسم کی شرکت ہے اور محل اسکا زمین اور زمین کو زمین
 قسمین نہیں بلکہ ملک مگر سلطانی خراج یا عشر دنیا پڑتا ہے پھر ملک جو اجارے پر لیا ہو وہ خواہ
 ملک ہو یا کسی سے بھاریت ہو مگر خراج وغیرہ امین نہ ہو پس اول و دوم میں تمام شرطیں
 یعنی وقت و مقدار اجرت و تقسیم قسم منفعت وغیرہ کا لحاظ لازم ہے اور سوم میں اگر ملک ہے تو
 اختیار ہے اور مستعار ہو تو اسکی لوازمات کی پابندی ہوگا ہر گرجہ کہ شرکت کیا ہو تو اسکی پابندی

مباح بین شرکت

مردم زمین با زمین باقی فاسد آواز زمین ایک شغل سے اور عمل اور مصارف دوسرے سے کیا جائے
 ہے دوسرے زمین دکل مصارف ایک کسرت عمل دوسرے کا سوم زمین اور شغل ایک کا اور شغل یا عمل
 دوسرے کا یہ مصارف ہر چارم زمین کسی اور کسی ہوا اور مصارف ایک شریک کو دوسرے کا اور عمل
 دوسرے کا دوسرے شریک فی الجوہ فی مجموع دونوں عمل اور مصارف میں شریک ہوں یہ شرکت ہر باقی
 اور دوسرے زمین یا فلت اصول شرکت کی وجہ سے جواز نہیں اور مصارف فاسد و بعض مخالفت
 اشکال و شرط نہ گورد میں ایک روایت یہ کہ صاحب زمین غلام غیر کا مالک ہو اور دوسرے شریک یا
 اجرت اور جزیع کیا ہو وہ پاسٹیک اور ایک روایت میں ہے کہ صاحب مرقم مالک اور صاحب زمین
 اجرت پاسٹیک (یہ ایسا) اور اسی بچا بی روایت کی تصدیق حدیث مرفوع سے جبرلام محمد نے
 کہا مرفوعہ این نقل کیا ہے ہوتی ہے اور عمل زراعت زمین ہے اور مصارف اس کے مخرج خارج ہو وہ
 مزدوریان جو عرق یا صرافہ مزارع کو زمین کی ہوں یا جو عاودا مزارع کی قوت سے خارج ہوں
 یا دواؤمی مزارع میں وہ سب کسبت اپنے باہم ہو گا اگر غلہ علیہ زمین کر سکتا یا اگر زمین زیادہ
 تو اس کا بیچنا یا جو تنہا اہل قوت سے خارج ہے ایسی سبب دوسرے زمین میں یہ مزدوریان داخل
 مصارف ہیں اور آلات اسکیل اور ہر س وغیرہ ہیں یہ اگر دوسرے مزارع کو خرچ جائیں تو داخل
 عمل ہیں جب طرح مصارف اپنے آلات کو دوسرے سے سرمایہ تجارت کی اصلاح کر سکتا ہے یا اجیر اپنے
 بہتیا روتے معاہد کر تا ہے اور مصارف اس کے جیسے دانہ ہو سا وغیرہ یہی دوسرے مزارع ہو سکتے ہر
 جب طرح وہ خود کام کر تا ہے اور دوسرے سے کہتا ہے اور اگر دوسرے مالک کی جائیں تو یہی جائز ہے
 اس لیے کہ متعلق مصارف ہیں غرض کہ آلات من وجہ ہاں ہیں اور من وجہ عمل ہیں انکی نسبت
 دونوں طرف جائز ہے مزدور ہے کہ مزارعت میں اصول شرکت کا لفظ رہے یہ مزارع کو شغل مصارف
 کو اختیار کامل دیا جائے سے نفع معین و مخصوص نہ ہو جیسے سو روپیہ یا مرقم ہو یا گیہوں وغیرہ
 سے خرچ دیا جائے میں اختیار ہے کہ عمل معین کر دیا مال سے یا کوئی مال - مگر عمل اور المین
 یقین وغیرہ ضرور ہے مثلاً اس قدر روپیہ یا گیہوں یا ہوسہ یا فلاں کام کرید جائز نہیں کہ جب قدر
 ہو سہ یا گیہوں پیدا ہو یا فلاں کسبت کا غلہ اس لیے کہ جائز ہے کہ وہ شغل بالکل نہو یا اس قدر زیادہ ہو
 اور یہ مزارعین کہ بوقت ضرورت رعایا کو کام یا سقیر مال سے اعانت کرے یا گیہوں یا شغل کو

مردم زمین با زمین باقی فاسد آواز زمین ایک شغل سے اور عمل اور مصارف دوسرے سے کیا جائے ہے دوسرے زمین دکل مصارف ایک کسرت عمل دوسرے کا سوم زمین اور شغل ایک کا اور شغل یا عمل دوسرے کا یہ مصارف ہر چارم زمین کسی اور کسی ہوا اور مصارف ایک شریک کو دوسرے کا اور عمل دوسرے کا دوسرے شریک فی الجوہ فی مجموع دونوں عمل اور مصارف میں شریک ہوں یہ شرکت ہر باقی اور دوسرے زمین یا فلت اصول شرکت کی وجہ سے جواز نہیں اور مصارف فاسد و بعض مخالفت اشکال و شرط نہ گورد میں ایک روایت یہ کہ صاحب زمین غلام غیر کا مالک ہو اور دوسرے شریک یا اجرت اور جزیع کیا ہو وہ پاسٹیک اور ایک روایت میں ہے کہ صاحب مرقم مالک اور صاحب زمین اجرت پاسٹیک (یہ ایسا) اور اسی بچا بی روایت کی تصدیق حدیث مرفوع سے جبرلام محمد نے کہا مرفوعہ این نقل کیا ہے ہوتی ہے اور عمل زراعت زمین ہے اور مصارف اس کے مخرج خارج ہو وہ مزدوریان جو عرق یا صرافہ مزارع کو زمین کی ہوں یا جو عاودا مزارع کی قوت سے خارج ہوں یا دواؤمی مزارع میں وہ سب کسبت اپنے باہم ہو گا اگر غلہ علیہ زمین کر سکتا یا اگر زمین زیادہ تو اس کا بیچنا یا جو تنہا اہل قوت سے خارج ہے ایسی سبب دوسرے زمین میں یہ مزدوریان داخل مصارف ہیں اور آلات اسکیل اور ہر س وغیرہ ہیں یہ اگر دوسرے مزارع کو خرچ جائیں تو داخل عمل ہیں جب طرح مصارف اپنے آلات کو دوسرے سے سرمایہ تجارت کی اصلاح کر سکتا ہے یا اجیر اپنے بہتیا روتے معاہد کر تا ہے اور مصارف اس کے جیسے دانہ ہو سا وغیرہ یہی دوسرے مزارع ہو سکتے ہر جب طرح وہ خود کام کر تا ہے اور دوسرے سے کہتا ہے اور اگر دوسرے مالک کی جائیں تو یہی جائز ہے اس لیے کہ متعلق مصارف ہیں غرض کہ آلات من وجہ ہاں ہیں اور من وجہ عمل ہیں انکی نسبت دونوں طرف جائز ہے مزدور ہے کہ مزارعت میں اصول شرکت کا لفظ رہے یہ مزارع کو شغل مصارف کو اختیار کامل دیا جائے سے نفع معین و مخصوص نہ ہو جیسے سو روپیہ یا مرقم ہو یا گیہوں وغیرہ سے خرچ دیا جائے میں اختیار ہے کہ عمل معین کر دیا مال سے یا کوئی مال - مگر عمل اور المین یقین وغیرہ ضرور ہے مثلاً اس قدر روپیہ یا گیہوں یا ہوسہ یا فلاں کام کرید جائز نہیں کہ جب قدر ہو سہ یا گیہوں پیدا ہو یا فلاں کسبت کا غلہ اس لیے کہ جائز ہے کہ وہ شغل بالکل نہو یا اس قدر زیادہ ہو اور یہ مزارعین کہ بوقت ضرورت رعایا کو کام یا سقیر مال سے اعانت کرے یا گیہوں یا شغل کو

